NO. 14.

GEOGRAPHY

PART II.

Compiled from various English works,

BY

THE REV. WILLIAM WILKINSON, MINISTER
OF SEHORE.

Contributed to and published by the Allygurh
Scientific Society.

1870.
Printed at the Institute Press.—Allygurh.

رسالہ علم جغرافیہ

مسمی بمرأت غریب

حصہ سوم

مؤلفہ ولیم ولکنسن صاحب بہادر پادري سہور جس کو اُنہوں نے
متعدد انگریزي کتابوں سے تالیف فرماکر حق طبع اُسکا
سین تیفک سوسئیتي علیگدہ کو مرحمت فرمایا

اور

سین تیفک سوسئیتي نے بنظر افادۂ عام اس کو
چھاپ کر مشتہر کیا

علیگڈہ

مطبوعہ انسٹیٹیوٹ پریس

سنہ ۱۸۷۰ ع

DEDICATED

TO

HIS GRACE THE DUKE OF ARGYLL,

BY

TEH SCIENTIFIC SOCIETY

اِس کتاب کو

بنام نامي

جناب هزگریس ڈیوک آف آرگائل

کے

سیئن ٹیفک سوسٹیٹي نے معزز کیا

جغرافیہ

حصہ سوم

اِس حصہ میں ممالک مغربي ایشیا کا بیان مفصل کیا جاتا ھی *

ملک ارمینیہ کا بیان جسکو بلاد ارمن بھي کہتے ھیں

یہہ ملک اُتر کي طرف بحر اسود اور گرجستان سے اور پورب کي طرف گرجستان اور کچھہ بلاد عجم سے اور دکن کي طرف کردستان اور الجزیرہ سے اور پچھم کي طرف کوچک ایشیا سے محدود ھی *

مملکت ارمینیہ زمانہ قدیم میں بہ نسبت اب کے بہت وسیع تھي لیکن تاریخ مسیحي سے کچھہ مدت پہلے ایک حصہ اسکا مملکت رومانیہ میں شامل ھوگیا اور بجاے خود مستقل ھوکر اُسیطرح پر قایم رھا یہاں تک کہ ترک اِس مملکت پر قابض ھوئے بعد اُسکے اِس میں سے ایک حصہ بلاد عجم میں بھي ملگیا غرضکہ اُس مملکت کي وسعت بطرز مذکورہ نسبت پہلے کے کم ھوگئي — اِس میں پہاڑ بہت سے ھیں چنانچہ شہر ارض روم اور طرابزون کے بیچ میں پانچ سلسلے برابر ایک دوسرے کے مقابل ھیں اور اِسکے جہات شرقیہ میں اراراط کا پہاڑ ھی جسپر حضرت نوح کي کشتي ٹہري تھي اور یہہ حقیقت میں دو پہاڑ ھیں ایک بڑا ھی اور دوسرا چھوٹا منجملہ اُنکے بڑا پہاڑ ایک لاکھہ تہتر ھزار قدم بلند ھی اور چوٹي اُسکي (۳۹° ۴۴') عرض شمالي اور (۴۱° ۵۵') طول شرقي میں واقع ھی اور چھوٹا بقدر ۱۲۵۰۰ فٹ کے بلند او (۳۹° ۳۹') عرض شمالي اور (۴۲° ۲') طول شرقي میں واقع ھی چھوٹا بڑے سے جنوب شرقي کي طرف ھی جس پر بعضے سیاح مشکل سے چڑھے ھیں اور اِن دونوں کے بیچ میں ایک بڑا وسیع میدان ھی اور زمین اسکي سیر حاصل ھی *

ابواسحاق اصطخري نے اِن دونوں پہاڑوں کو آذربیجان کے تابع کیا هی اور بڑے کا نام حارث اور چھوٹے کا حویرث رکھا هی چنانچہ اُسنے لکھا هی کہ آذربیجان میں ایک بڑا پہاڑ هی جسکا نام حارث هی اور اسپر بسبب سختي اور دشواري راہ اور برف دوام کے کوئي چڑھ نہیں سکتا بعضے سیاح نہایت مشقت سے چڑھے هیں اور اِس سے چھوٹا ایک اور پہاڑ هی جسکا نام حویرث هی بڑا بہت دور سے نظر آتا هی چنانچہ ایک سیاح سے منقول هی کہ اُس نے شہر دربند سے اُسکو دیکھا تھا جو بحیرہ خضر میں واقع هی اور وهاں سے دوسو چالیس میل دور هی اور اسکے دامن شمالي پر میدان وسیع بہت هیں جنمیں جنگلي سؤر اور پرند اور غار اور کھوئیں بہت سي هیں جنمیں ایرادي چور اور ڈاکو چھپے رهتے هیں *

اِس شہر کي نہروں میں سے نہر فرات هی اور یہہ دو نہروں سے بني هی ایک کا مخرج شہر ارض روم کے قریب هی جسکا نام قراصو هی اور دوسري اُن پہاڑوں میں سے نکلي هی جو جبل اراراط سے جنوب غربي کي طرف کو واقع هی اسکو مرادچئي کہتے هیں اور یہہ نہر جنوب غربي کي طرف کو بہکر شہر کیان کے نزدیک دوسري نہر سے ملگئي هی پھر یہہ دونوں نہریں مایل بہ جنوب شہر دربند تک بہکر وهاں سے جنوب کي طرف پھر کر شہر ملطیہ کے قریب تک بہتي هوئي چلي گئي هیں یہہ نہر الجزیرہ یعني دوآبہ اور کوچک ایشیا کے بیچ میں فاصل هی *

دوسري نہر ارکسس هی اور یہہ اُن پہاڑوں میں سے نکلي هی جو ارض روم سے شمال کي طرف واقع هیں اور یہہ بلاد گرجستان میں سے گذر کر مشرق کي طرف بہتي هی اِسکا ذکر پہلے بھي مذکور هو چکا هی *

ارمن میں کئي بحیرے بہتے هیں منجملہ اُنکے ایک بحیرہ وان هی جو ارمینیہ اور کردستان کي حدود پر واقع هی اسکو بحیرۂ ارجیش بھي کہتے هیں طول اِسکا تیس میل کے قریب اور عرض ۱۹ اور ۱۲ میل کے درمیان میں هی *

دوسرا بحیرہ ترو‌ک ھی جو بحیرہ وان سے شمال کي طرف واقع ھی اور ان دونوں کے بیچ میں بلند بلند پہاڑ واقع ھیں ھوا اِس زمین کي سرد ھی کیونکہ اِسکے بعض بعض پہاڑوں پر برف ھمیشه رھتا ھی اور اساڑہ اور ساون میں بھي برف پڑا کرتا ھی لیکن اِس شہر کي اطراف جنوبیه سرحد جزیرہ پر کي ھوا معتدل ھی اِن اطراف میں چراگاھیں بہت اچھي ھیں اور مویشي بہت کثرت سے اور غله ــ جوز ــ سیب ــ بھي ــ خوب پیدا ھوتا ھی اور نہر فرات کے کناروں پر انگور اور زیتون بہت ھوتا ھی اور معدنیات میں وھاں کي لوھا اور تانبا ھی باشندے اسکے ارمن ترک اکرادي ھیں ارمن وھاں کے اصلي باشندے ھیں اُنھوں نے سنه ۳۰۰ ع میں دین مسیحي کو قبول کیا تھا *

ارمینیه کے شہروں میں سے ایک شہر ارض روم ھی جسکو ارزن روم بھي کہتے ھیں اور یہه ایسے میدان پر واقع ھی جو سطح سمندر سے پانچ هزار سات سو فٹ بلند ھی باشندے اِسکے پینتیس هزار کے قریب ھیں اھل عرب کي بعضي تالیفات میں نام اسکا قالي‌قلا لکھا ھی *

دوسرا شہر بازید ھی جو جبل اراراط کي قریب اور حدود بلاد عجم سے شمال غربي کي طرف کو دس میل کے فاصله پر ھی باشندے اسکے تیس هزار کے قریب ھیں اور شہر موش نہر مرادچئي سے جانب جنوب اور شہر وان بحیرہ وان کے کنارہ شرقي پر واقع ھی *

بلاد کردستان کا بیان

حد شمالي پر اسکے ارمینیه اور حد شرقي پر اُن پہاڑوں کا سلسله ھی جو بلاد کردستان اور بلاد عجم میں فاصل ھیں اور حد جنوبي پر نہر زاب‌اسفل اور غرباً نہر دجله واقع ھی باشندے اِسکے اکراد اور نساطرہ ھیں اکثر نساطرہ اُن پہاڑوں میں رھتے ھیں جو موصل سے شمال شرقي کي طرف حد بحیرہ ارمینیه تک جو بلاد عجم میں ھی واقع ھیں کئي برس گذرے که اکرادیوں نے غالب ھوکر بہتوں کو قتل کیا تھا اکرادیوں

ني کئي قومين هين هر ايک قوم مين ايک حاکم علىحده هوتا هى
پس جبکه قوم اکراد نے نساطرہ کو قتل کيا تو سلطان روم نے نساطرہ کي
اعانت فرمائي اور اکراديوں کو نساطرہ کا مطيع اور تابع بنايا *

يہاں کي نہروں ميں سے ايک نہر خابور هى يهه اُن پهاڑوں سے
کہ جو شہر تبليس اور بحيرہ وان کے بيچ ميں واقع هيں نکلي هى اور
جنوب غربي کو بهتي هوئي شہر تبليس اور سعرت پر سے گذر کر
نہر دجلہ ميں جو شہر زاخو سے پندرہ ميل کے فاصلہ پر هى گرتي هى *

دوسري نہر زاب اعلى يهه اُن پهاڑوں سے نکلي هى جو آذربيجان
کي سرحد پر هيں اور جانب جنوب بهکر اُس دجلہ ميں گرتي هى
جو موضع اتسون سے قريب هى اِس نہر کو تيز رواني کے باعث سے
زاب مجنون بهي کہتے هيں *

تيسري نہر زاب اسفل هى يهه اُن پهاڑوں سے نکلي هى جو بلادعجم
کي سرحد پر واقع هيں اور جانب جنوب غربي بهکر دجلہ ميں گرتي هى *

سر زمين اِس کي خوب سير حاصل هى کئي قسم کے غلے اور ميوے
کثرت سے پيدا هوتے هيں يہاں کے اکثر پهاڑوں پر بلوط کے درخت جس
سے مازو پيدا هوتا هى بہت هيں اکرادي فقير اِسکي روٹي پکا کر کهاتے
هيں *

کردستان کے شہروں ميں سے تبليس ايک شہر هى جسکو بدليس
بهي کہتے هيں يهه شہر بحيرہ وان سے پچهم طرف بيس ميل کے فاصلہ
پر ملتقى النہرين کے قريب جہاں نہر خابور ملي هى آباد هى *

يهه شہر بہت پرانا هى سابق ميں اکرادي اميروں کي دارالامارۃ
تها باشندے اِسکے بارہ هزار کے قريب هيں آدهے اُنميں سے ارمن هيں *

اِس شہر ميں چهوٹي چهوٹي نہريں کئي هيں اُن پر پل بنے هوئے
هيں اور يهه طول شرقي سے (۴۲° ۵۰) اور عرض شمالي سے (۳۸° ۳۰)
پر واقع هى اور اِسميں اور بحيرہ وان ميں ۲۰ ميل کا فاصلہ هى *

اِس شہر سے جنوب غربي کي جانب ۵۴ میل پر شہر سعرت ھی اور یہہ ایسي زمین پر آباد ھی جو بباعث نہر خابور کے خوب سیراب اور شاداب ھی اِس شہر اور نہر خابور میں دومیل کا فاصلہ ھی باشندے اِسکے قوم اکراد اور ارمن اور یعقوبیہ اور نساطرہ سب قریب تین ہزار کے ھیں عرض شمالي اسکا (۳۸) اور طول شرقي (۴۲ ، ۴۰) پر ھی اِس شہر کے قریب انار انجیر اور انگور کے درخت بہت سے ھیں جو صرف بارش کے پاني سے سرسبز رھتے ھیں *

جزیرہ خابور میں ایک شہر زاکو ھی یہہ جزیرہ نہر خابور کے مصب الماء سے جو دجلہ میں گرتي ھی پندرہ میل پر واقع ھی اِسکے اطراف کي زمین سیر حاصل ھی میوے کثرت سے ھوتے ھیں *

موصل سے شمال شرقي کي طرف تین منزل کے فاصلہ سے شہر عمادیہ ھی اور اِسمیں ایک قلعہ ھی جسکے نیچے باغات اور نہریں جاري ھیں فيزماننا باشندے اِسکے یہود اور نساطرہ ھیں اور یہہ عرض شمالي (۳۶° ۳۷" ۲۹) میں واقع ھی زمین اسکي سطح سمندر سے ۴۲۶۵ فٹ بلند ھی اکثر مکانات اِس شہر کے خستہ شکستہ اور بازار اُسکے منہدم ٹوٹے پھوٹے پڑے ھیں *

اِس شہر سے شمال شرقي کي طرف زاب اکبر کے وادیوں میں سے ایک وادي میں شہر جمار آباد ھی جسکو جولامرگ بھي کہتے ھیں یہہ شہر بطریرک نساطرہ کي دارالامارۃ ھی *

الجزیرہ کا بیان

وہ دوآبہ جو فرات اور دجلہ کے بیچ میں واقع ھی الجزیرہ کہلاتا ھی اور دو قطعوں پر منقسم ھی ایک قطعہ جنوبي جسکو عراق عرب کہتے ھیں دوسرا قطعہ شمالي جسکا نام الجزیرہ ھی *

یہہ شمالاً آرمینیہ اور شرقاً کردستان اور جنوباً عراق عرب اور غرباً ایشیاے کوچک اور سوریا اور بادیہ‌شام سے محدود هی اور نام اِسکا توریت مقدس میں مابین‌النهرین لکها هی *

ایک سال ایسی بارش هوئی کہ اُسکے مارے بلاد یمن سے ربیعہ اور بکر اور مضر تین قبیلہ اوجڑے اور حصہ شمالی مابین‌النهرین میں آکر سکونت اختیار کی اور جب سے وہ دیار بکر اور دیار ربیعہ اور دیار مضر کے نام سے موسوم ہوئے *

اگرچہ یہاں کی زمین نرم اور دشت هموار هیں مگر شمال شرقی کی طرف جبل سنجار ایک پہاڑ هی جسکا طول شمال غربی سے جنوب شرقی تک پچاس میل اور بلندی اِسکی بہ نسبت اُس دشت کے جو اسکے چاروں طرف محیط هی دو هزار فٹ هی باشندے اِسکے فرقہ یزیدیہ هیں اور یہہ ایک قوم هی جو روح مشارک کی عبادت کرتے هیں اور ایسی هی قوم معمودیہ اور خذان هیں ان سب کا اعتقاد یہہ هی کہ روح ایک جسم سے نکلکر دوسرے جسم میں آجاتی هی اور جسوقت آفتاب نکلتا هی اُسوقت تین رکعت نماز پڑهتے هیں اور آفتاب کو سجدہ کرتے هیں *

اِس قطعہ کی نہروں میں سے فرات اور دجلہ اور خابور هیں اور یہہ خابور اُس خابور کے علاوہ هی جو بالا مذکور هوئی او یہہ راس‌العین کے قریب سے نکلی هی جسکو عین وردہ بهی کہتے هیں ابن حوقل نے لکها هی کہ شہر راس‌العین جو دشت هموار پر شہر حران سے دو منزل کے فاصلہ سے واقع هی دیار ربیعہ کے شہروں میں سے هی اور بعضے کہتے هیں کہ دیار بکر میں سے هی یہاں سے تین سو سے زیادہ چشمے نکلے هیں اِن سب چشموں کا پانی صاف هی اور اِن سب کے مجتمع هونے سے نہر خابور بنی هی اور یہہ جنوب شرقی کی جانب بہتی هی پهر جنوب مغرب کی طرف پهر کر شہر قرقیسیا کے قریب نہر فرات میں گرتی هی اسکے دونوں کناروں پر بہت سے درخت هیں زمین

اسکي سير حاصل هی خصوصاً نهروں کے قرب و جوار کي یہاں تک که اگر تھوڑا سا بھي ترددّ اُسمیں کیا جاوے تو خوب آباد هوجاتي هی لیکن هوا اِسکي نہایت خراب هی کیونکه یہاں باد سموم یعني لو بہت چلتي رهتي هی اور جنگل میں یہاں کے شیر اور اَور درندے اور گورخر هرن شتر مرغ بہي هرتے هیں اور نباتات میں سے سرو اور بید سفید اور الوبالو کے درخت اور لیموں پرتگالي اور شہتوت اور املي کے درخت بہي بہت هیں اور افسنتین اِس کثرت سے هوتي هی که دور دور تک روے زمین اُس سے چھپ جاتي هی *

یہاں قلت پاني اور بڑي بڑي منزلوں کے باعث سےسفر بہت دشواري سے کیا جاتا هی چنانچه جو قافلے بصره سے حلب کو جاتے هیں وه اِس مسافت دور و دراز کو جو آتھه سو میل کي مسافت هی حتی الامکان فرات کے کنارے کنارے قطع منازل کرتے هوئے چلے جاتے هیں باشندے یہاں کے قوم اکراد نساطره ارمن ترک یزیدیه اور عرب هیں اِن عربوں میں سے بعضے بدوي هیں یعني جیسے هندوستان میں بہیل کي قوم هی یہه لوگ گھوڑے بہیڑ اور اونٹ سے اوقات اپني بسر کرتے هیں اور بعضے حاضره هیں یہه لوگ گانوں میں رهتے هیں اگرچه یہه بہي گھوڑے بہیڑ اونٹ پالتے هیں لیکن انکے پاس اونٹ بدویوں کي نسبت کم هوتے هیں اور عرب کے کئي قبیلے هیں ازانجمله زحا اور ماردین میں بني ملان ایک قبیله بستا هی جسمیں بیس هزار سوار ڈاکو رهتے هیں اور دوسرا بني ایوب هی اِن لوگوں کے آسي هزار گھر هیں *

موصل سے جانب جنوب طی ایک قبیله هی جسمیں سے حاتم بن عبدالله طائي تھا جو سخاوت میں مشہور و معروف هی اور عوس بن حبیب معروف به ابي تمام طائي که شعر گوئي میں مشہور تھا یہه قبیله قبیله بني مضر میں سے هی چنانچه بني ملان اور بني ایوب قبیله بکر اور ربیعه میں سے هیں *

جزیرہ کے شہروں میں سے سروج ایک شہر ھی بیرہ سے شمال اور مشرق کی طرف ایک منزل کے فاصلہ سے بستا ھی ابوزیدسروجی اُسی کی طرف منسوب ھی سابق میں باغات اور فواکھہ اِس شہر میں بہت تھے اور آب و ھوا یہاں کی بہت اچھی تھی لیکن اب تباہ اور خراب ھوگیا اور قابل ذکر کے نہیں رھا *

دوسرا شہر رھا ھی جسکو عرفا بھی کہتے ھیں اور یہہ وھی انکلدایتین ھی جو حضرت ابراھیم خلیل‌الله کا مسکن تھا بعدہ حکم خدا تعالی کا ھوا کہ اِس سر زمین اور اِس قبیلے سے نکل جاؤ یہہ حال سفرتکوین کے ص ۱۱ اعـــ ۲۸ میں بخوبی لکھا ھی یہہ بہت بڑا شہر ھی پانی یہاں کا بہت میٹھا ھی اور یہہ پانی اُس چشمہ کا ھی جو اِس شہر سے جنوب غربی کی طرف ھی اور پانی اِسکا بہکر اُس بحیرہ میں جسکا نام برکہ ابراھیم ھی گرتا ھی کنارہ پر اِس بحیرہ کے ایک مسجد ھی جسکا نام جامع ابراھیم ھی نہایت عمدہ اور مستحکم بنی ھی اِس پر تین گنبد برابر برابر ھیں اور چاروں طرف اِس جامع کے سرو کے درخت ھیں بلکہ شہر کے گرد بھی تین چار میل تک سرو کے درخت بہت ھیں مکانات اِس شہر کے بہت مستحکم اور بازار اسکے تنگ جنمیں ھر قسم کی چیزیں اور میوے وغیرہ کثرت سے دستیاب ھوتے ھیں باشندے اِسکے پچاس ھزار کے قریب ھیں انمیں سے دوھزار ارمن اور یعقوبی ھیں اور باقی سب مسلمان *

یہہ شہر یعقوب برادیوس کی دارالسلطنت تھا جس نے عیسائیوں کو بچایا اور حضرت مسیح پر یہہ اعتقاد رکھتا تھا کہ انکے واسطے طبیعت واحدہ ھی فرقہ یعقوبیہ اِسی یعقوب برادیوس کی طرف منسوب ھی اور وے لوگ دعوی کرتے ھیں کہ ھم حضرت یعقوب پیغمبر کی اولاد میں سے ھیں لیکن یہہ دعوی اُنکا صحیح معلوم نہیں ھوتا *

رہا سے آٹھہ گھنٹہ کي راہ پر شہر حران هی جسمیں حضرت ابراهیم نے انکلدایتین سے هجرت کرکے بودوباش اختیار کي تهي چنانچہ سفرتکوین کے ص ١١ میں لکها هی که في‌زمانتا یهہ شہر بهي خراب اور تباہ هوگیا هی *

یهہ شہر اعمال دیار مصر میں سے هی باشندے اِسکے فرقہ صائبیہ هی جنکے سترہ سدنہ یعني اُنکے هیکلوں کے خادم اِس شہر میں رهتے هیں *

اِسمیں ایک بلند تیلہ هی میزانہ وار اُسپر صائبیوں کا مصلی یعني عبادت‌خانہ بنا هوا هی وے لوگ اُسکو بہت بزرگ جانتے هیں اور اسکو حضرت ابراهیم کي طرف منسوب کرتے هیں اور انهي صائبیوں کي اسمیں ایک شکل بهي بني هوئي هی جسکا نام هرمس هی یہاں کي ساري شکلیں ابتک قایم هیں اُنمیں سے ایک بهي خراب نہیں هوئي *

شہر حران سے قریب رقہ ایک شہر هی جسکو بیضا بهي کہتے هیں یهہ شہر دیار مصر کي دارالامارۃ تها قاضي ناصرالدین بیضاوي جنهوں نے تفسیر بیضاوي لکهي هی اِسي شہر کي طرف منسوب هیں اور کبهي اِس شہر کو رافقہ بهي کہتے هیں شہر رہا سے پورب کي طرف جبل ماردین پر دو میل کي بلندي پر شہر ماردین آباد هی اِسپر چڑهنے کے واسطے پتھروں کو کات کر ایک سڑک بنائي هی باشندے اِسکے گیارہ هزار کے قریب هیں اِنمیں سے بعضے مسیحائي هیں اور بعضے مسلمان اور بعض مجوسي جو آگ اور سورج کو پوجتے هیں اور دامن کوہ ماردین پر مارایلیا ایک گانو هی اور لوگ گمان کرتے هیں که حضرت ایلیا نبي یهیں سے آسمان پر گئے تهے اور مقبرہ مالک بن طوق کے قریب جو قوادرشید عباسي کا بیٹا تها نہر فرات سے پچھم طرف کو شہر رحبہ واقع هی اور جہاں رحبہ قدیم آباد تها وهاں بلند مکانوں کے نشان ابتک موجود هیں اور فرات سے ایک فرسخ پر حدیبہ هی یهہ مقام عراق اور

شام کے قافلوں کے مسافروں کا فرودگاہ ھی اور یہہ دیار بکر کے اعمال میں سے ھی *

فرات اور خابور پر شہر قرقیسیا آباد ھی جسکا ذکر سابق ھوچکا ھی یہہ شہر ھنبذسریان کا آباد کردہ ھی جسنے جذیمةالابرش کو قتل کیا تھا اور یہہ دیار مصر کے توابع میں سے ھی اور جبل ماردین کی تلیٹی میں شہر دارہ واقع ھی اسکے اور جبل ماردین کے بیچ میں ایک بڑا قبرستان ھی جسمیں اکثر قبروں پر یونانی میں کچھہ لکھا ھوا ھی لیکن بباعث محو ھوجانے کے کسی سے پڑھا نہیں جاتا اور بلاد بنی عامر میں دارہ ایک وادی کا نام بھی ھی اور بلاد عرب میں بہت سے دارے ھیں چنانچہ یاقوت نے مشترک میں لکھا ھی کہ چالیس سے زیادہ ھیں اور مجد الدین فیروزآبادی صاحب قاموس نے ایک سو دس سے زیادہ لکھے ھیں اور دارہ ایک کتاب کا بھی نام ھی جو شیخ ابوالحسین احمد بن فارس نے اس نام سے مشہور مقامات کے بیان میں تالیف کی ھی *

دیار بکر کے مکانات سب سیاہ پتھر کے بنے ھوئے ھیں اور اسی سبب سے ترکوں نے نام اسکا قرہ آمید رکھا ھی یہہ شہر تین میل کے گرد میں آباد ھی اسکا ایک قلعہ دجلہ پر بنا ھوا ھی باشندے اس شہر کے ترک اور یعقوبیہ اور نساطرہ ھیں سوتی اور ریشمی کپڑے یہاں بنے جاتے ھیں اور دجلہ ایک ایسی چھوتی نہر ھی کہ جب تک بارش کا پانی اسمیں جمع نہیں ھوتا تو بے پل کے لوگ اسپر سے گذر جاتے ھیں طول شرقی اس شہر کا (۵۲ ۵۹) اور عرض شمالی (۵۵ ۵۲) جبل ماردین سے اتھارہ گھنتہ کی راہ پر واقع ھی *

دارہ سے جنوب شرقی کی طرف اتھارہ میل کے فاصلہ پر شہر نصیبین ھی جو دیار ربیعہ میں سے بہت بڑا اور وسیع اور نہایت آباد ھی اسمیں زھریلے بچھو بہت پڑے ھوتے ھیں اور وبا اور اور بیماریاں اکثر بہت آتی جاتی ھیں سفید پھول کا گلاب اس کثرت سے ھوتا ھی کہ لوگ دور دور تک لیجاتے ھیں اور سرخ پھول کا گلاب مطلقاً یہاں نہیں ھوتا *

اُس سے اوپر جودي ايک پہاڑ هى کہتے هيں کہ کشتي حضرت نوح کي اسي پر ٹہري تهي اور اسکے ايک جانب ثمانين ايک گانو هى جودي سے ايک نہر نکلي هى جو نصيبين کي شہر پناہ کے نيچے سے گذر کر ايک دوسري نہر ميں جاملتي هى اور نہر خابور ميں جاکر گرتي هى نام اُس نہر کا هرماس هى *

دجلہ سے مغرب کي طرف شہر موصل آباد هى جو بلادالجزيرہ کي دارالامارة هى باشندے اِسکے پچاس هزار کے قريب هيں اور اسکے مقابل دجلہ سے مشرق کي طرف شہر نينوى واقع هى جسميں حضرت يونس پيغمبر سکونت رکہتے تهے اور جب اسکے قرب و جوار کے ٹيلے کهودے جاتے هيں تو آثار قديمہ مثل بناء مکان اور تصويريں اور نقش و نگار نکلتے هيں اور موصل سے شمال غربي کي طرف اور دجلہ سے مغرب کي جانب جزيرہ ابن‌عمر ايک قصبہ هى گرد اُسکے نہر محيط هى اکثر اهل علم اس جزيرہ کي طرف منسوب هيں چنانچہ ابن‌اثير مبارک جسنے کتاب جامع‌الاصول في احاديث‌الرسول تصنيف کي هى اور نصرالله مصنف کتاب انشاءالبلاغت اور علي مورخ اُسي جزيرہ سے منسوب هيں پس يہہ سب لوگ جزرے کے نام سے معروف هيں اور جو جزيرہ مذکورہ سے منسوب هى *

وسط فرات ميں جزيرہ پر بابل قديم کے قريب قصبہ عانہ واقع هى شراب يہاں کي نہايت عمدہ هوتي هى اور شہر برازيج اِ بل اور تکريت کے درميان ميں هى بعض علماء اِس شہر کي طرف بهي منسوب هيں *

شہر السن دجلہ پر زاب‌اسفل کے مصب کے قريب واقع هى اِسکا ذکر پہلے بهي هوچکا هى *

شہر تکريت دجلہ سے مغرب کي طرف موصل سے چهہ روز کي راہ پر اور جزيرہ کي اِنتہا پر عراق عرب سے قريب واقع هى اِس سے جنوب کي جانب ايک نہر هى جسکا نام نہر اسحاقي هى يہہ نہر سواد عراق کي حد هى *

شہر تکریت کو بعضے کہتے ہیں کہ تکریت بنت وائل بکربن وائل کی بہن کے نام سے موسوم ہی شاپور بن آردشیر بن بابک نے اسمیں ایک قلعہ بنایا تھا فی زماننا وہ خراب ہو گیا ہی *

عراق عرب کا بیان

وجہہ تسمیہ عراق کی یہہ ہی کہ لفظ عراق کے معنی کنارہ دریا کے ہیں اور چونکہ یہہ ملک دجلہ کے دونوں کناروں پر واقع ہی جیسے بلاد مصر رود نیل کے کناروں پر بستا ہی اِس سبب سے عراق کے نام سے موسوم ہی *

ابوالفدا نے لکھا ہی کہ عراق کے معنے نزدیکی کے ہیں اِس ملک کو بباعث نزدیک واقع ہونے کے نجد اور بحر خضر سے عراق کہتے ہیں *

حدود اربعہ اِس ملک کی یہہ ہیں کہ شمال کو الجزیرہ اور کردستان اور شرق کو بلاد عجم اور جنوب کو خلیج عجم جسکو بحر فارس بھی کہتے ہیں اور غرب کو بادیہ عرب واقع ہی اور اُس خط سے شمالاً شہر فلوجہ سے جو انبار کے قریب فرات پر واقع ہی بغداد تک اور وہاں سے شرقاً مصب زاب اسفل تک مفروض ہی یہہ ملک شروع ہوا ہی اِسمیں اور بلاد فارس میں سلسلہ جبال خوزستان فاصل ہی جو جبال کردستان سے شروع ہوکر جنوباً لنبا چلا گیا ہی وہ قطعہ زمین کہ جو فرات کے جنوب غربی واقع ہی اور زمانہ قدیم میں اُسکا نام ارض انکلدائینین تھا اور نیز وہ قطعہ جو دجلہ اور فرات کے درمیان میں واقع ہی یہہ سب اِسی ملک میں شامل ہی سر زمین عراق اور خصوصاً فرات اور دجلہ کے درمیان میں نہریں وغیرہ بہت سی ہیں جنکے باعث اُسکی سر زمین سہو حاصل اور شاداب ہی اور فالیزین بھی خوب ہوتی ہیں اُن نہروں میں سے ایک نہر عیسیٰ ہی جو عیسیٰ بن عبداللہ عباسی کی طرف منسوب ہی یہہ نہر فرات میں سے

انبار کے قریب جو کوفہ کے مقابل ھی نکل کر وسط بغداد میں دجلہ کے اندر گرتي ھی دوسري نہر صرصر ھی جو نہر عیسیٰ کي جانب جنوب واقع ھی تیسرے مالکہ جو نہر صرصر سے جنوب کي طرف ھی یہہ سب نہریں فرات اور دجلہ میں جاکر ملي ھیں بعضي اُنمیں سے ھمیشہ جاري رھتي ھیں اور نہر شطالحیہ بھي جو قریۂعمارة واقع ساحل دجلہ کے نزدیک سے نکل کر فرات میں شہر عرکہ کے قریب جاملي ھی اور نہرشطالواسط شطالحیہ کے مشرق طرف واقع ھی اسکو شطابراھیم بھي کہتے ھیں یہہ نہر ایک مدت سے بند پڑي ھی *

عراق کے شہروں میں سے ایک شہر بغداد ھی جو اُسکا دارالامارة ھی وجہہ تسمیہ اسکي یہہ ھی کہ زمانہ سابق میں بلاد شرقي میں ایک بت تھا جسکو بغ کہا کرتے تھے اور باشندے وھاں کے اُسکي پرستش کیا کرتے تھے جبکہ نوشیرواں نے اپنے عہد میں ایک خصي یعني خواجہ سرا کو وھاں سے بلا کے یہہ شہر اُسکو مرحمت کیا اُسنے یہہ لفظ کہا کہ بغداد یعني بغ نے مجھے عطا فرمایا تب سے یہہ شہر اِس نام سے موسوم ھوا ابن‌مبارک نے کہا ھی کہ اُسکو بغداد بذال معجمہ نہ لکھا چاھیئے بلکہ بدال مہملہ کیونکہ داد کے معني بخشش کے ھیں بعضے اِس نام کو اِسي سبب سے کہ اُسکے معني (بت کا دیا ھوا) ھیں مکروہ جانتے ھیں منصور عباسي نے اسکا نام مدینۃالسلام رکھا ھی کیونکہ دجلہ کو نہرالسلام کہتے ھیں اور بعضوں نے کہا ھی کہ بغ زبان عجمي میں مخفف باغ کا ھی اور داذ نام تھا ایک شخص کا یعني باغ داذ کا *

یہہ شہر دجلہ کے دونوں کناروں پر (۳۳° ۱۹' ۴۰") عرض شمالیہ اور (۴۴° ۲۵' ۳۵") طول شرقي میں واقع ھی اسکے نصف حصہ غربي کو کرخ کہتے ھیں ابوجعفر منصور اِسي میں رھتے تھے *

جب شہر بغداد بسا تو اُسکے اندر کے دروازوں کو باھر کے دروازوں سے مقوس یعني گول بنایا چونکہ زوراء کے معني مقوس کے ھیں تو اِس باعث

سے اِس شہر کا لقب زوراء بھي ھی — یاقوت نے کتاب مشترک میں لکھا ھی کہ دجلہ کو بغداد میں زوراء کہتے ھیں پس بہ سبب قریب واقع ھونے کے اِس شہر کو بھي اِس نام سے نامي گرامي کیا اور نصف حصہ شرقي کا نام رصافہ ھی یہہ نام ھارون رشید نے رکھا تھا اور اِسمیں ایک قصر بھي بنایا تھا اُس زمانہ میں یہہ حصہ بڑي عشرتگاہ تھا خلفاے عباسیہ کے عہد خلافت میں وہ ویسے ھي رھا جبکہ اُنکي سلطنت کو زوال آیا تو یہہ بھي اپني شان و شوکت پر نرھا قرمید † ایک قسم کي اینٹ وھاں ھوتي ھی اُس سے اِس شہر کي شہر پناہ بني ھوئي ھی باشندے اِس شہر کے دنکو گرمي کے مارے تہہ خانوں میں رھتے ھیں اور راتکو بالاخانوں پر سوتے ھیں خلفاے عباسیہ کے عہد کے محل ابتک موجود ھیں اُن محلوں میں سے ایک بي بي زبیدہ کا محل ھی جو متوکل عباسي کي بیٹي اور ھارون رشید کي بي بي تھي اور وھاں مسجدیں اور مکانات اور حمام وغیرہ بھي بہت بنے ھیں باشندے اِس شہر کے ساٹھہ ھزار کے قریب ھیں یہہ شہر علماء اور شعراء اور فقہاؤں کا مولد اور مسکن ھی اور ھر ایک علم و فن کے اھل کمال اِس شہر میں پیدا ھوئے ھیں *

اشیاے تجارت بغداد کي وہ اشیا ھیں جو اکثر ھندوستان اور بنگالہ سے اُس طرف کو جاتي ھیں اور نجد اور کردستان اور سوریا اور الجزیرۃ میں فروخت ھوتي ھیں باشندے اس شہر کے عرب عجمي ترک اور ھندو ھیں *

فرات سے مغرب کي طرف شہر انبار سے اوپر شہر نیت اور شہر حلہ بستے ھیں منجملہ اُنکے شیخ صفي الدین حلي جنکا دیوان عربي اور کتاب محبوکات الارتقیہ مشہور ھی حلہ سے منسوب ھیں کہتے ھیں کہ یہہ پرانے شہر بابل کے پتھروں سے جو داراشاہ ایران کا دارالخلافت تھا بنایا گیا ھی جو یہاں سے مشرق طرف پر قریب اِسکے واقع ھی *

---

† اصل یہہ ھی کہ وہ ایک قسم کا پتھر ھی — فیض الحسن

حله بغداد سے جنوب اور غرب کي سمت پر اتھاون میل کے فاصله سے آباد هی اِسمیں بھي بہت سے نشان تیلے اور کھنڈر وغیرہ کے موجود هیں جو شہر قدیم یعني بابل کي عظمت پر دلالت کرتے هیں اگرچھ علما اور سیاحوں کو اِسباب میں شک شبہه اور گونه اختلاف هی که وہ خاص کس جگهه میں واقع تھا مگر اِسمیں سب کو یقین هی که وہ حله کي شرقي طرف پر بستا تھا *

بادیه اور سواد عراق کے کنارہ پر شہر قادسیه جو اب خادیه کے نام سے مشہور هی اور شہر حیرہ جو نقشه میں هیت لکھا جاتا هی واقع هیں *

حیرہ بڑا شہر هی نہریں اور باغیچے اِسمیں بہت هیں یہه شہر ملوک لخم یعني آل نعمان بن‌منذر کي دارالسلطنت هی اور یہیں سے منذر بن امرءالقیس کو مدد ملي تھي اُس نے اسمیں بڑے بڑے کلیسے بنائے هیں خصوصاً ایک قصر بنایا هی اُسکا نام زوراء رکھا هی وجهه تسمیه اِس شہر کي بعضوں نے یوں بیان کي هی که منذر بن‌امرءالقیس یمن سے خراسان کي طرف چلا جب اس مقام حیرت ناک پر پہونچا تو متحیر هو کے وهیں مقام کیا اور حکم دیا که یہاں شہر آباد کیا جاوے بعد آباد هونے کے نام اسکا حیرہ هي مشہور هوا اور اب یہه بھي ویران هو گیا هی *

کوفه اس شہر کو سعد ابن‌ابي‌وقاص صحابي نے عمر بن‌خطاب کے عہد خلافت میں آباد کیا اور حیرہ کے باشندوں کو یہاں لاکر بسایا یہه شہر فرات کے قریب واقع هی اور خورنق کوفه میں ایک نہر هی اور ایک قصر کا نام بھي هی جو نعمان بن منذر بادشاہ نے بنایا تھا اور وہ قصر بہرام گور مشہور تھا سعد بن ابي‌وقاص افسوس کرتے تھے که کوفه کا نام بھي خورنق رکھا جاتا *

کوفه اور قادسیه کے بیچمیں ملک عرب اور فارس کے درمیان وقعه ایک موضع هی اور وقعه اور واسط کے درمیان ذوقار هی جہاں اهل فارس اور عرب میں بڑي لڑائي واقع هوئي تھي *

نصیریوں کي ایک جماعت کوفه کیطرف منسوب هی یهاں کے باشندوں
کي عربي کو معتبر اور مستند جانتے هیں احمد بن حسین متنبي جو
شاعر معروف هی سنه ۳۰۳ هجري میں یهیں پیدا هوا تها *

کوفه کے قریب مسجد علي هی جس میں حضرت علي بن
ابی طالب والد ماجد امام حسین کے مدفون هیں جهاں اکثر شیعه فارس
وغیره کے زیارت کے واسطے جاتے هیں *

اس سر زمین میں مذهب باطنیه اور قرامطه کے لوگ بستے تهے جن
میں سے فرقه نصیریه نکلا هی اور طائفه باطنیه میں سے ایک طائفه نکلا هی
جس کو دروز کهتے هیں *

انبار ایک شهر هی جو فرات سے مشرق کي طرف نهر عیسی کے
مخرج کے قریب واقع هی هر ایک فن کے اهل حرفه اس شهر سے
منسوب هیں اور سفاح جو خلفاے عباسیه کا اول خلیفه تها وه بهي یهیں
رهتا تها اور عکبري ایک چهوٹا سا قصبه دجله پر بغداد سے اوپر واقع هی
اور اُسکے قریب قطربل بغداد کي جانب هی یهه جگهه بهي خلیفوں کا
مجمع تهي شراب یهاں کي بهت مشهور هی *

بغداد کے قریب جانب شمال سر من راه ایک موضع هی مگر
لوگ اُسکو مخفف کرکے سامري کهنے لگے معتصم عباسي نے اُسکو آباد
کیا تها اب یهه بهي ویران هوگیا هی کچهه کهنڈر باقي رهگئے هیں *

دجله کے کناره مشرقي پر بروان ایک قصبه هی اور اِس کے قریب
بغداد اور مکه کي راه میں صرصر ایک قصبه هی اور بغداد سے جانب
جنوب ایک منزل کے فاصله پر دجله کے اوپر مدائن هی جو پهلے زمانه
میں طیسفون کے نام سے مشهور تها بعضے قدما نے یهه لکها هی که کسریٰ
نے اِس میں ایک محل بنایا تها جو ایک گوشه سے دوسرے کونه تک
پنچانوه گز وسیع اور اسي گز بلند تها *

واسط بھي ايک شہر دجلہ قديم پر يعني جہاں پہلے دجلہ بہتا تھا اور اب بالکل خشک ہوگيا ہی واقع ہی *

فرات اور دجلہ کے سنگم کے قريب ايک قلعہ بنا ہوا ہی جسکو قرنہ کہتے ہيں اور اِس سنگم سے ايک نہر جسکو شطالعرب کہتے ہيں نکل کر بہتي ہوئي خليج عجم ميں جاکر ملي ہی اِس نہر کے غربي کنارہ پر اُس کے مصب سے ستر ميل کے فاصلہ پر شہر بصرہ آباد ہی کہتے ہيں کہ يہہ شہر عمر بن خطاب کے عہد خلافت ميں کوفہ کے آباد ہونے سے ايک برس پہلے آباد ہوا تھا کوفہ اور بصرہ کو عراقين کہتے تھے باشندے اِس شہر کے پچاس ہزار ہيں اِس ميں کھجور کے درخت بہت ہيں لوگ عرب کي طرف سے يہاں گھوڑے لايا کرتے ہيں يہہ شہر بھي صحت عربيت ميں کوفہ کي مانند مستند ہی مگر دونوں ميں لغات و مسائل کي بابت اختلاف ہی بعض علما نے لکھا ہی کہ جس مقام پر اهل بصرہ اور کوفہ ميں خلاف پايا جاوے پس بصرہ والے لفظ ميں اور کوفي والے معني ميں اعتبار کيئے جاوينگے يعني اُن دونوں کے خلاف لفظ ميں بصرے والوں کو ترجيح ديجاويگي اور خلاف معني ميں کوفي والوں کو غالب رکھا جاويگا اکثر صرفي نحوي مثل کتاب صاحب مقامات حريري وغيرہ کے اِس شہر کي طرف منسوب ہيں *

جانب اُس کے جنوب سنام ايک پہاڑ ہی اور اُس کے جنوب غربي کي طرف وادي‌النسا ايک ميدان ہی جس ميں مستورات آکر سير کيا کرتي ہيں اور وہاں ايک بہت بڑا مکان بنا ہوا ہی جنگل کي طرف اُس کو مريدالبصرہ کہتے ہيں عرب لوگ وہاں چاروں طرف سے آکر جمع ہوتے ہيں اور مشاعرہ اور بيع اور شرا کرتے ہيں جيسيکہ بازار عکاظ ميں دستور تھا *

بصرہ کے قريب مغرب کي طرف اُبلہ ايک قصبہ ہی اِس ميں باغات اور نہريں بہت ہيں اور قرات ہوں سے ايک نہر نکل کر اِس

میں آتی هی جس کے پانی سے تمامی باغات سیراب و شاداب رهتے هیں پانی اِس کا سیلاب کی فراوانی سے اِسقدر بڑہ جاتا هی کہ کل باغ اور درخت چھپ جاتے هیں پھر بعد اُس کے تھوڑا تھوڑا کم هو جاتا هی *

بصرہ کے نیچے مقام محمرہ کے قریب اِس نہر کی دو بڑی بڑی شاخیں هوگئی هیں اور وہ دونوں خلیج عجم میں جاکر گرتی هیں اور بغداد اور واسط کے بیچ میں جبل ایک شہر هی جس کے بعض شاعر مشہور هیں *

بر شام کا بیان

اِس کی حدشمالی پر کوچک ایشیا اور شرقی پر نہر فرات اور بادیہ اور حد جنوبی پر کچھہ بلاد عرب کا حصہ جس کو تیہہ بنی اسرائیل کہتے هیں اور حد غربی پر بحر روم واقع هی *

زمانہ قدیم میں یہہ ملک دو حصوں میں منقسم تھا سوریا اور فلسطین لیکن جب کہ تھوڑی مدت پہلے حضرت مسیح علیہ‌السلام سے جبکہ یہہ ملک مملکت رومانیہ میں داخل هوا اِن دونوں کو سوریا کہنے لگے بعد اُس کے جب سنہ ۶۳۲ ع میں مسلمان عربوں نے اِس کو فتح کیا تب سے نام اِس کا شام هوا وجہہ تسمیہ اِس کی کیئی هیں ازانجملہ ایک یہہ هی کہ یہہ ملک منسوب هی شام بن نوح علیہ‌السلام کی طرف اور اُنکا نام زبان سریانی اور عبرانی میں شام بہ شین منقوطہ هی یہہ ملک حلب اور دمشق اور بیروت اور اورشلیم یعنے بیت‌المقدس چار ضلعوں پر منقسم هی اب هم قبل از تفصیل اِن اضلاع کے بیان اُس سلسلہ کوهستان کا جو اس ملک میں شمال سے جنوب تک واقع هی لکھتے هیں *

اُن میں سے ایک جبل لکام هی جو جبل طوروس سے جو کوچک ایشیا میں واقع هی شروع هوکر برشام میں چلا آیا هی غرض کہ

اُس کو جبل طوروس سے لاذقیہ تک جبل لکام کہتے ہیں اور لاذقیہ سے حمص تک جبل بہراء اور تنوخ اور حمص سے انتہا تک جبل لبنان بولتے ہیں اور حق یہہ ہی کہ جبل لکام مصب نہر عاصي کے نزدیک بطرف شمال سویدیہ کے قریب تمام ہوا ہی *

مصب نہر عاصي کے جانب جنوب جبل شامخ واقع ہی جس کو جبل اقرع بھي کہتے ہیں اور یہہ وہاں سے شروع ہوکر جنوباً وادي فملة الحصن اور دیر الحمیراء تک چلا گیا ہی یہانتک تو جبال نصیریہ ہی باقي یہاں سے جبل لبنان شروع ہوا ہی جسکي سب چوٹیوں سے بلند چوٹي جو طرابلس سے اوپر ہی اور اُس کو قم المیزاب کہتے ہیں گیارہ ہزار فٹ بلند ہی اور راس صنین اِس سے کچھہ نیچے ہی اور وادي لیطاني میں قلعہ شقیف کے اطراف کے نزدیک سلسلہ مذکور تمام ہوا ہی ملک صلاح الدین ایوبي نے سنہ ۱۱۹۰ع میں قلعہ مذکورہ افرنج سے لیا تھا پھر افرنج نے باتفاق ملک اسمعیل کے ان کے قبض و تسلط سے نکالا بعد اس کے سنہ ۱۲۶۸ع میں ملک ظاہر بیبرس نے اہل افرنج میں فساد ڈال کے اپنے قبضے میں کرلیا اس سر زمین کو جبل عاملہ کہتے ہیں یہاں سے سلسلۂ مذکور جنوباً اطراف صفد اور ناصرہ تک جاکر شرقاً اطراف نابلس کي طرف موڑ گیا ہی *

ناصرہ سے جانب جنوب دشت مرج ابن عامر ہی جو جبال مذکورہ اور جبل کرمل کے بیچ میں فاصل ہی اِس دشت کا ایک قطعہ طبریہ اور اردن کي طرف بھي ہی اور اس میں ایک پہاڑ ہی جسکا نام جبل طور ہی کہتے ہیں کہ اِسي پہاڑ پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کو تجلي ہوئي تھي اور جبل کرمل دریا کے نزدیک حیفا سے شروع ہوکر جنوب شرقي کي طرف سیدھا جاکے جبال نابلس سے جا ملا ہی اور وہاں سے جنوب کي طرف بحیرہ لوط سے جانب جنوب جبل شراة تک جاکر تمام ہوگیا ہی *

وہ پہاڑ جو جبل شرقي کے نام سے معروف ہی شہر حمص کے ایک منزل جانب جنوب سے حسیاء اور شمسین کے بیچ میں سے شروع ہوکے انتہاے جبال نصیریہ تک جاکر جنوب غربي کي طرف پھر گیا ہی *

اِس جبل اور جبل لبنان کے بیچ میں ایک دشت وسیع واقع ہی جسکا نام بقاع ہی اور سب سے بلند ٹیلہ اِس سلسلہ کا حاصبیا کے اوپر جبل شیخ ہی جو دس ہزار فٹ بلند ہی اور وہاں سے ایک شاخ نکلکر اولاً جنوب شرقي کي طرف اور بعد اُس کے سیدھي جنوب کیطرف جاکر مقام تل الفرس میں تمام ہوئي ہی اس کے اور جبل شیخ کے بیچ میں ایک وادي ہی جس کو تیم اسفل کہتے ہیں اور اُس شاخ مذکور کا نام جبل حسن ہی اِس شعبہ کي جانب جنوب اردن سے مشرق کیطرف جبل عجلون ہی اور اُس سے جنوب کي طرف جبل جلعاذ ہی جسکو جبل صلت بھي کہتے ہیں اور اِس سے جنوباً جبل بلقاء اور اُس سے سمت جنوب جبال مواب اور جبال قوم لوط ہی جو بحیرہ لوط سے مشرق کي طرف ہیں اور بحیرے کے کنارہ جنوبي پر غور ایک وادي ہی جو دوپہاڑوں کے بیچ میں واقع ہی اگر کوئي اِس وادي میں جنوباً سفر کرے تو اُبلہ کو جو بحر احمر کے خلیج کابا کي انتہا پر ہی پہنچ جاے *

ملک شام کي نہروں کا بیان

یہاں کي نہروں میں سے ایک نہر حلب ہی اسکا مخرج اُن پہاڑوں میں ہی جو عین تاب کے قریب ہیں یہہ نہر جنوب کي طرف بہتي ہوئي شہر حلب پر سے گذرکر اجمہ میں جو حلب سے جانب جنوب ہی بیس میل کے فاصلہ سے گرتي ہی اسکو نہر فویق کہتے ہیں اور یہہ منسوب ہی فویق آغا کي طرف جو اسکا مہتمم تھا اور جس نے اپني جگہہ سے اس نہر تک سنگین سڑک بنوائي تھي *

دوسري نهر عاصي جسکو ارنط بهي کہتے هيں يهه نهر موضع منبع‌اللبنه سے جو شهر بعلبک سے شمال کي طرف چهه گهنته کي راه پر هی نکلي هی اور يهه نهر انطاکيه کے قريب تک شمال کي طرف بهکر غرب و جنوب کي جانب کو پهر جاتي هی اور جبل لکام اور جبل‌اقرع ميں سے گذرکر سويديه کے قريب بحر روم ميں گرتي هی اِس نهر پر کهيت اور باغ اور پن‌چکي اور رهٹ وغيره بهت هيں *

نهر عفرين اور نهر لغيرا اور نهر اسود جبل‌لکام کے مشرق کي طرف سے نکل کر جنوب کي جانب مايل بمغرب بهتي هوئيں بحيره انطاکيه ميں گرتي هيں اِن تينوں نهروں ميں سے نهر عفرين بڑي نهر هی جو بطرف مشرق هی اور نهر اسود بطرف مغرب *

نهر کبير يهه نهر جبال نصيريه سے نکل کر جانب جنوب غربي بهتي هوئي لاذقيه کے قريب بحر روم ميں گرتي هی اِسکے جانب جنوب نهر صنوبر هی اور اِس سے جنوباً نهر ملک بهي هی اور اس سے جانب جنوب نهر حسين پهر نهر کبير سواے نهر کبير مذکور کے پهر نهر عکار پهر نهر بارد هی يهه سب نهريں جبال نصيريه سے نکل کر بحر روم ميں جاکر گرتي هيں *

نهر ابي‌علي نشره سے اوپر جبل لبنان سے نکلي هی اور شمال غربي کي طرف بهکر شهر طرابلس کے قريب بحر روم ميں گرتي هی *

نهر ابراهيم عاقوره کے قريب جبل لبنان سے نکل کر جانب جنوب غربي بهتي هوئي شهر جبيل سے جنوب کي طرف بحر روم ميں گرتي هی اسپر ايک هي در کا ايک پل بنا هوا هی اور يهه پل اسقدر بلند هی که اس ملک شام کے پلوں ميں بے نظير هی کہتے هيں که اميرابراهيم نے جو مردةلبنان يعني قوم لبنان کے اميروں سے ميں تها يهه پل بنايا تها اِسي سبب سے يهه نهر اُس کي طرف منسوب هوئي *

نہر کلب جعبتا سے جو جبل لبنان کي ایک کوچز ھی نکل کر جانب جنوب غربي بہتي ھوئي جونہ کسروان سے جنوب کي طرف کو بحر روم میں گرتي ھی زمانہ قدیم میں اسپر ایک پل تھا جو ملک انطیوخوس قیصر نے کنارہ بحر کے قریب بنایا تھا لیکن بہ سبب کثرت اشجار اور سیلاب کے توت گیا پھر اِس مقام سے الگ امیر بشیر شہابي نے دوسرا پل سنہ ۱۲۲۳ ھجري میں بنایا یہہ ابتک ثابت ھی *

نہر بیروت یہہ نہر دونہروں سے مجتمع ھی ایک کا مخرج جبل لبنان میں ترشیش اور کفر سلوان کے قریب ھی اور دوسرے کا فالوغا اور حمانا کے قریب یہہ دونوں قلعہ کے نیچے ایک وادي میں ملي ھیں بعدہ غرب کي طرف بہکر شمال کي طرف مڑ کر شہر بیروت کے نزدیک خلیج مارجرجیس میں جاملي ھی *

نہر دامور یہہ کئي نہروں سے مجتمع ھی ایک نہر غابون ھی جو بعقلین کے قریب ایک مقام سے نکلي ھی دوسري نہر صفا جو عین زحلتا کے قریب ایک جگہہ سے خارج ھوئي ھی اور بیم القاعہ جو یہاں ایک غار ھی اسمیں سے بھي پاني نکل کر اس نہر میں آملتا ھی تیسري ایک چھوٹي سي نہر ھی جو وادي عین دارہ سے نکلي ھی پس یہہ سب نہریں قاضي کے پل کے قریب باھم ملکر جانب غروب مائل بہ جنوب بہتي ھوئي معلقہ دامور کے قریب بحر روم میں جاملي ھیں اِس نہر پر ایک مضبوط پل امیر بشیر شہابي نے ۱۲۳۰ ھجري میں بنایا تھا اب توت گیا ھی مگر ابتک اُسکي موریوں میں بڑي بڑي چٹانیں جالیدار لگي ھوئي ھیں *

نہر اولی قطعہ باروک کے قریب جو قطعات عرقوب میں سے ایک قطعہ ھی جبل لبنان سے نکل کر جنوب غربي کي طرف بہتي ھی پھر پچھم کي طرف مڑکر شہر صیداہ کے قریب بحر روم میں گرتي ھی اِس شہر کے باغات اِس نہر کے پاني سے تروتازہ اور سیراب ھوتے ھیں اور اھل شہر بھي اِسي کا پاني پیتے ھیں *

نہر لیطانی شہر بعلبک کے قریب سے نکلی ھی زمین و دشت ھموار میں بہتی ھوئی قلعہ شقیف کے نیچے سے گذرکر جبل لبنان اور جبل شیخ کی گھاٹیوں میں سے ھوکر شہر صور کے قریب بحر روم میں جاملی ھی اِس نہر کا نام اُس جگہہ نہرقاسمیہ ھی *

نہر مقطع مرج ابن عامر کے مشرق کی طرف کے پہاڑوں سے نکلی ھی اور شمال غربی کی طرف بہکر حیفا کے قریب بحر روم میں گرتی ھی اور یہہ وہ نہر ھی جسپر حضرت ایلیا نبی انبیاء بعل میں سے قتل کیئے گئے تھے چنانچہ سفر ملوک ثالث کے (ص ۱۸ ع ۴۰) میں لکھا ھی *

نہر اعوج اسکا مخرج لد کے قریب ھی اور شمال کی طرف بہکر جانب جنوب غربی پھر کر یافا سے شمال کی طرف نہایت بلندی سے بحر روم میں گرتی ھی *

نہر بردے زبدانی کے قریب اسکا مخرج ھی اور جنوب شرقی کی طرف بہتی ھی عین فیجہ کا پانی بھی اسمیں آملا ھی اور پھر غوطۂ دمشق اور دمشق کے بیچ میں آس پاس ھوتی ھوئی بحیرہ مرج میں جاملی ھی اور دوسری نہر اعوج جو اول کے سوا دوسری نہر ھی مینبج کے قریب عین دویہ سے جو جبل شیخ کے دامن شرقی میں ھی نکل کر شمال شرقی میں بہکر بحیرہ مرج میں گرتی ھی *

نہر اردن یہہ نہر اور کئی نہروں سے مجتمع ھی ازانجملہ ایک نہر حاصبانی ھی جسکا مخرج حاصبیا کے قریب ھی اور جانب جنوب بہتی ھوئی بحیرہ حولہ میں گرتی ھی *

بانیاس اور تل القاضی کا پانی بھی بحیرہ حولہ کی طرف بہتا ھی اور یہہ سب پانی بحیرہ حولہ سے بحیرہ طبریہ میں گرتا ھی اور اس بحیرہ سے نہر اردن نکل کر ایچ پیچ سے جانب جنوب بہتی ھوئی بحیرہ لوط میں گرتی ھی اور بہت سی چھوتی چھوتی نہریں جانب

مشرق اور سمت مغرب سے آکر بحیرہ لوط میں ملی هیں اُنمیں سے یرموک اور زرقا بڑي نہریں هیں اور نہر محجب بھي اُس پہاڑ سے جو اِسکے مشرق کي طرف هی نکل کر بحیرہ لوط میں گرتي هی *

ملک شام کے بحیروں کا بیان

ازانجملہ ایک بحیرہ انطاکیہ هی جو شہر انطاکیہ سے جانب شمال شرقي هی اور یہہ وہ بحیرہ هی جسمیں نہر اسود اور نہر لفیرا اور نہر عفرین گرتي هیں اسکا ذکر پہلے بڑي مذکور هوچکا هی اور اسکے جنوب کي طرف نہر براک ملي هی جو جبل اعلی کي طرف سے بہکر آئي هی *

بحیرہ انطاکیہ زمین هموار پر واقع هی لیکن گہرا بہت هی اسمیں سے ایک نہر بھي نہر عاصي کے نزدیک اور اُس پل کے قریب سے جسکا نام جسرالحدید هی نکلي هی *

بحیرہ اٰفامیا حماۃ سے شمال غربي کي طرف هی اسمیں بہت بحیرے آکر ملے هیں زمانہ قدیم میں بہ نسبت زمانہ حال کے یہہ بہت بڑا تھا گرداگرد اسکے بانس نے اور جھاؤ کے درخت هیں اور بیچ میں بھي اسکے نے اور بردي کے درخت جو ایک قسم کا خرما هوتا هی نہایت عمدہ بکثرت پیدا هوتے هیں اور اسمیں انواع و اقسام کے دریائي پرندے جیسے بطلک مرغابي وغیرہ بھي هیں فصل ربیع میں اِس بحیرہ میں زرد نیلوفر اس کثرت سے پیدا هوتا هی کہ گویا اُس سب بحیرے پر چھایا هوا هوتا هی *

بحیرہ حمص شہر حمص سے جنوب غربي کي طرف واقع هی اُسکو بحیرہ قدس بھي کہتے هیں یہہ شہر حمص سے چند ساعت کي راہ پر هی گرد اسکے نہر عاصي هی طول اِس بحیرہ کا دس میل اور عرض چھہ میل کے قریب هی بعضے کہتے هیں کہ نہر عاصي پر دیوار بنانے سے یہہ بحیرہ بنا هی یعني نہر کے پاني کے رکنے سے اِس بحیرہ میں

پاني جمع هوا هى اِس ديوار پر كئي برج تهے اب بجز ايک برج كے جسكا نام برج بلقيس هى اور كوئي باقي نهيں رها اس بحيرة ميں مچهليان اور خصوص افقلس ايک قسم كي مچهلي اور جونكيں بهت هيں *

بحيرة مرج شهر دمشق سے جنوب شرقي كي طرف غوط كے اطراف ميں هى نهر بردي اِسي بحيرة ميں گرتي هى *

بانياس سے شمال شرقي كي طرف ايک بحيرة هى جسكو بركڈزان كهتے هيں لوگ اسميں سے اكثر جونكيں پكڑتے هيں *

بحيرة حوله يهه وه بحيرة هى جسميں نهر حاصباني اور بانياس كا پاني آكر ملا هى اور اسميں سے نهر شريعت نكل كر بحيرة طبريه ميں گرتي هى *

بوشام كے سب بحيروں ميں سے بحيرة طبريه بڑا بحيرة هى اِسكا نام كتب مقدسه ميں بحرالجليل اور بحيرة جناشر اور كنرث مندرج هى اِسكے جنوب كي طرف سے نهر اردن نكلي هى *

بحيرة لوط جسكو بحرالميت اور بحيرة منتنه اور بحيرة زغر بهي كهتے هيں اُسميں نهر اردن گرتي هى نهريں وغيرة اسميں آكر ملي هيں مگر اسميں سے كوئي نهر نهيں نكلي بلكه يهه هر چاروں طرف كے پاني كے واسطے جو بهت كثرت سے آتا هى بمنزله ڈول كے هى پاني اِسكا تلخ اور ثقيل بهي هى اور جوشى اور جگهه ڈوبتي هى وه اسميں اوچهل آتي هى طول اسكا پچاس ميل اور عرض دس ميل هى بعضے گمان كرتے هيں كه اس بحيرة ميں شهر سدوم اور عاموره اور سبرائيم كي بهي زمين چهپ گئي هى يهه وه شهر هيں جو به سبب آگ اور گندک كے اوجڑ گئے هيں جيسا كه سفر تكوين كے (ص ۱۹) ميں يهه ذكر مذكور هى *

برشام کي هوا کا بيان

اِس ملک کي هوا حسب اختلاف مقام کے مختلف هی چنانچه کنارہ بحر کي هوا گرم و تر هی اِسمیں سے بعض جگهه کي هوا وبا آمیز هی جیسے اسکندریه کي نواح میں کثرت نیستان اور جهاڑي کے سبب هوا خراب هوجاتي هی اور وبائي بخار پهیل جاتا هی گرتي هی اور جسقدر فصل صیف میں بارش بکثرت هوتي هی جیسے شهر طرابلس اور صیداء میں اُسیقدر وهاں بیماریاں کثرت سے هوتي هیں مگر کوهستان کي هوا اچهي هی جس سے بدن کو قوت حاصل هوتي هی ایام سرما میں سردي بهت هوتي هی *

جبل لبنان اور جبل شیخ کے اوپر کے بعضے وادیوں میں برف ایک سال سے دوسرے سال تک پڑتي رهتي هی اور اِسي لیئے ایام گرما میں گرمي زیادہ نهیں هوتي مگر اِن بلاد کے جنگلوں کي هوا فصل ربیع اور خریف میں نهایت خوب هوتي هی البته موسم زمستان میں سردي اور موسم تابستان میں گرمي بهت هوتي هی اور کبهي هواے گرم بهي جنگل کي طرف سے آنے لگتي هی لیکن پهر بهي هوا اِس ملک کي اچهي کهي جاتي هی *

برشام کے حیوانات کا بیان

حیوانات اِس ملک کے اونٹ بهینس هرن لومڑي بجو اور ایک قسم کے چیتے اور ریچهه بعضے پهاڑوں میں هیں جیسے جبل صنین اور جبل شیخ اور جنگلي سوئر جبل ریحان اور اُسکي تلیٹي میں هیں اور انواع و اقسام کے پرندے اهلي اور صحرائي بهي اکثر هوتے هیں اور کسي سال میں تیڑهي بهي آجاتي هی اور کهیں ایک قسم کے چهوٹے پرندے سمرمر نام بهي پیدا هوجاتے هیں جو تیڑهي کو هلاک کرڈالتے هیں *

ملک شام کے باشندوں کا بیان

باشندے اسکے مختلف الاصول ہیں اُنمیں سے ایک قوم اصلی باشندوں سے ملگئی ہی زمانہ قدیم میں یہہ ملک کنعانیوں وغیرہ کا حام بن نوح کي نسل سے تھا پہلے اسکي اطراف میں اولاد سام بن نوح رہتي تھي بعدہ بني اسرائیل نے یہاں آکے کنعانیوں کو ارض فلسطین سے نکالدیا اور خود قابض ہوگئے بعدہ ملک آثور انپر غالب آیا پھر ملوک بابل بعدہ ملوک مادي اور فارس پھر ملوک مصر پھر چند مدت وہ سلطنت بالاستقلال رہي پھر وہ مملکت مقدونیہ میں پھر مملکت رومانیہ میں داخل ہوئي مگر سنہ ۶۲۲ ع میں عربوں نے اُسکو فتح کیا بعد اُسکے تاتاري اور اتراک عثمانیہ مالک ہوئے *

باشندے یہاں کے بباعث انقلاب سلطنتوں کے باہم ملکر نئي فرقے ہوگئے لیکن باعتبار اصول مذہب کے وہاں گیارہ فرقے ہیں مسلمان اور متاولہ اور دروز اور نصیریہ اور اسماعیلیہ اور روم اور موارنہ اور سریان اور ارمن اور یہود اور سامرہ *

مسلمان دو قسم کے ہیں عرب اور ترک عرب نے بعد فتح کرنے کے بود و باش اپني وہیں اختیار کي اور جمیع اطراف میں مالک اور قابض رہے قبل اسکے زبان اِس ملک کے باشندوں کي سریاني تھي بعد فتح اور سکونت اہل عرب کے عربي بولنے لگے ترک بھي دو قسم کے ہیں عثمانیہ اور ترکمان یہہ دونوں فرقے اصل میں تاتاري ہیں بلاد تاتار اور اطراف شمالي بحراخضر سے یہاں آئے تھے اور تاتاري دوفریق ہیں بعضے مقیم ہیں اور بعضے مسافر جنکو رحل بھي کہتے ہیں *

منقول ہی کہ رحل یعني مسافر تاتاري خراسان میں آکر عورتیں وہاں کي لیگئے اُنسے جو اولاد پیدا ہوئي اُنکا نام اہل فارس نے بہ سبب مشابہت ترکوں کے ترکمان رکھا باقي ترک کا نام ماخوذ ہی ترک بن یافث بن نوح سے جنسے تاتاري پیدا ہوئے اتراک عثمانیہ کا ذکر کوچک ایشیا کے بیان میں مذکور ہوچکا ہی *

متاولہ جنکو شیعہ بھي کہتے هیں انکي هیئت اور اعتقاد سے
ظاهر هوتا هی کہ اصل انکي فارس تھي اور فرقہ نصیریہ قرامطہ
کي ایک شاخ هی پہلے پہل سر زمین کوفہ میں یہہ طائفہ ظاهر هوا
اور اُسکا موجد حمدان بن قرمط تھا جسکو صاحب الخال اور
مُدثر مطرق کہتے تھے اور سنہ ۲۶۴ هجري میں یہہ شخص ظاهر
هوا اور نام اپني تعلیم کا علم باطن رکھا اسي سبب اِس طائفہ کو طائفہ
باطنیہ بھي کہتے هیں اکثر شہروں کے باشندوں کو اپنے مذهب میں
داخل هونے کي دعوت کي اور بڑي سعي اور کوشش برتي چنانچہ
کثر لوگوں نے اُسکا مذهب اختیار کیا اُس طائفہ میں ایک شخص
پیدا هوا کہ اُسکو نصیر نصري کہتے تھے نماز اور روزہ بہت ادا کیا کرتا تھا
اُس طائفہ کے نزدیک وہ شخص اولیا سے تھا اُس شخص نے اپنے یاروں
میں سے بارہ شخصوں کو انتخاب کرکے دعوت خلایق کے واسطے مقرر کیا
چنانچہ اُنھوں نے مطابق اُسکي تعلیم کے لوگوں کو تعلیم کرنا شروع
کیا جبکہ اُسکا مذهب بہت شائع ذائع هوا تو حاکم وقت نے نصیر مذکور
کو پکڑکے قید کیا اتفاقاً محافظ جیلخانہ کي ایک لونڈي کو شیخ پر
شفقت آئي ایک روز محافظ کو کوئي نشہ کي شی کھلاکے سلایا اور دروازہ
بندیخانہ کا کھولکر شیخ کو نکالدیا اور پھر دروازہ بند کرکے کنجیاں جہاں
سے لي تھیں وهیں رکھہ دیں جبکہ محافظ بیدار هوا اور شیخ کو قید
خانہ میں نہ پایا اور کوئي علامت بھي جیلخانہ کے کھلنے کي نہ معلوم
هوئي گمان کیا کہ فرشتوں نے شیخ کو قید سے چھڑا دیا اور اِسي طرح پر
سب میں خبر کردي تاکہ حاکم کے غصہ سے نجات پاوے بعد اِسکے جب
شیخ نے اپني کرامت کي خبر مشہور پائي تو لوگوں کو اپنے مطیع
کرنے میں زیادہ تر کوشش کرنے لگا اور ایک کتاب ایسي لکھي جسمیں
یہہ لکھا هی کہ میں وہ هوں (جو لوگ گمان کرتے هیں مجھہ پر کہ
یہہ عثمان کا بیٹا هی) میں نے مسیح کلمتہ اللہ احمد بن محمد بن حنفیہ

کو (جو حضرت علي کي اولاد میں سے هیں) پایا اور وهي جبرئیل هیں اُنهوں نے مجهکو کہا که انت القاري انت الصادق انت الجمل الحافظ الغضب علی الکافرین انت البقر الحامل خطایا المومنین انت الروح انت یوحنا † بن ذکریا پس اب تو لوگوں کو تعلیم کر که هر روز اورشلیم یعني بیت المقدس کي طرف مونهه کرکے چار رکعت نماز پڑها کریں اور دو رکعت قبل طلوع آفتاب اور دو رکعت بعد غروب کے *

کہتے هیں که یهه شخص کوفه سے بر شام تک گیا اور وهاں کے ساده لوح لوگوں میں اپني تعلیم کو شایع کیا آخر کو پوشیده هوگیا پهر کسیکو اُسکا حال معلوم نهوا اور ابوالفدا لکهتا هی که نصیریه منسوب هیں نصیر مولی علي بن ابي طالب سے اور گمان کرتے هیں که سورج علي کے واسطے ٹهر گیا تها جیسے حضرت یشوع بن نون کي خاطر ٹهرا تها ‡ اور انسان کي کهوپري نے اُنسے کلام کیا جیسے حضرت مسیح عیسی بن مریم سے کلام کیا تها اور اُنمیں الوهیت نے حلول کیا تها انتہا کلامه *

غرضکه فرقه نصیریه فرع هی طائفه قرامطه کي یعني طائفه باطنیه کي اور فرقه اسماعیلیه بهي طائفه باطنیه میں سے هی عراق عجم میں فرقه اسماعیلیه کي اکتهر برس بادشاهي رهي اور اِنمیں سے آٹهه بادشاهوں نے اُس ملک میں بادشاهي کي اهل فارس انکو اشیاخ الجبل کہتے هیں اور مسلمان انکو بسبب فساد تعلیم کے ملاحده بولتے هیں اب بهي ایک قوم اس طائفه میں سے برشام میں باقي هی اور اتفاق سے مصر میں دوباره بهي وه بادشاه هوگئي تهي اُسکا فرقه دولت فاطمیه فاطمه زهرا سے منسوب هی غرض که طائفه باطنیه قرامطه اور اسماعیلیه فاطمیه اور رافضیه در حقیقت ایک هي طائفه هیں یا فرع هیں ایک طائفه کي جنکا اعتقاد یهه هی که قدرے الوهیت علي بن ابي طالب میں بهي هی اور ائمه اُنکي اولاد میں سے هیں اور وه باره تن هیں جنکے نام و القاب مشهور و معروف هیں *

---

† یعني یحیی علیه السلام — فیض الحسن

‡ یعني عمالقه کي لڑائي میں — منه

چھٹا خلیفہ دولت فاطمیہ میں سے مصر میں حاکم بامراللہ ابوعلی منصور بن عزیز باللہ تھا اور یہہ اول بادشاہ ہوا جو سنہ ۳۸۶ ھجری میں گیارہ برس کی عمر میں تخت نشین ہوا کبھی دین اسلام کی نہایت طرفداری کرتا اور کبھی مسلمانوں کو قتل کرتا اور حج سے باز رکھتا اور لوگوں پر نہایت ظلم کرتا علی‌ھذاالقیاس ایسی ہی اور بہت سی باتیں اُسکی تھیں جنکا بیان تطویل کتاب کا باعث ہی اور وہ دعوی علم غیب کا بھی کرتا تھا اُسنے جاسوس مقرر کیئے تھے کہ وہ لوگوں کے گھر کے حالات معلوم کرکے اُس سے کہتے اور وہ اُس گھر کے آدمیوں کو بلا کے جو کچھہ کہ اُنکے گھروں میں گذرتا اُن سے اِس طور پر بیان کرتا گویا یہہ وہیں موجود تھا *

سنہ ۳۹۵ ھجری میں ایک شخص معروف بہ ابی رکوۃ ظاہر ہوا لوگوں کو اپنے مذھب کی طرف دعوت کرتا اور یہہ دعوی کرتا تھا کہ میں بنی امیہ میں سے ہوں پس اُن لوگوں نے جو حکومت حاکم بامراللہ سے ناخوش تھے دعوت اُسکی قبول کی حاکم نے فضل بن‌عبداللہ کو لڑائی کے واسطے بھیجا اول ابی رکوۃ غالب ہوا بعدہ فضل بن عبداللہ نے فتح پائی اور ابی‌رکوۃ کو قید کرکے قاھرہ میں لایا حاکم نے اُسکے واسطے حکم قتل کا دیا اِس بات کو بھی لوگ حاکم کا معجزہ سمجھتے ہیں کہ اُسنے اپنی قدرت الوھیت سے کیا اور فضل بن عبداللہ کو انعام دیکر مقرب اپنا بنایا *

نقل ہی کہ ایک روز فضل مذکور حاکم کے حضور میں حاضر ہوا دیکھا کہ ایک لڑکا خوبصورت اُسکے پاس بیٹھا ہی اور ایک پیش‌قبض اُسکے ھاتھہ میں ہی جوں ہی کہ فضل داخل ہوا تو حاکم نے وہ چھری اُس لڑکے کے پیٹ میں مار کر آنتیں اور اوجھڑی نکال کر ٹکڑے ٹکڑے کرڈالیں جب کہ فضل نے یہہ ماجرا دیکھا علامت غضب کی آپ میں پاکر گھر کو واپس آیا اور اولاد کو وصیت کرکے منتظر موت کا رہا ایک

ساعت نگذری هوگی که بموجب حکم حاکم کے جلاد نے آکر سر اُسکا تن سے جدا کیا *

جعفری نے لکھا ہی کہ آخر سنہ ۴۰۷ ہجری میں ایک شخص مصر میں آیا اُسکو لوگ محمد بن اسماعیل درزی کہتے تھے قبل اِسکے وہ عجمی تھا اور لوگوں کو دعوت طرف طائفہ باطنیہ کے کیا کرتا تھا اور نام اسکا دروز کی کتابوں میں نشتگین درزی لکھا ہی یہہ شخص حاکم کی خدمت میں آیا اور حاکم کے ساتھہ موافق ہوکر علانیہ لوگوں کو الوہیت حاکم کی تعلیم کرنے لگا اور ایک کتاب ایسی تصنیف کی جسمیں لکھا کہ نفس آدم کا علی بن ابی طالب میں آیا اور اُنسے ایک دوسرے میں ہوتا ہوا حاکم بامرالله میں آکر منتہی ہوا پس خالق تمامی موجودات کا یہی ہی پھر اُس کتاب کو ایک مجمع میں پڑھا لوگ اُسکے قتل کرنے کے واسطے جمع ہوئے اور قاہرہ میں بلواے عظیم واقع ہوا اگرچہ وہ تو جان اپنی لیکر بھاگ گیا لیکن لوگوں نے اُسکے گھر کو لوٹ لیا اور اُسکے دوستوں کو قتل کرڈالا حاکم نے یہہ حال دیکھکر اُسکو پوشیدہ برشام کی طرف بھیجدیا وہ شخص وہاں وادی تیم میں جبل شیخ کے قریب پہونچکر پھر حاکم کے خدا ہونے کا دعوی کرتا رہا *

تنوخ کے امیروں نے جو عراق سے آکر برشام میں بسے تھے اور مذہب باطنیہ رکھتے تھے اُسکی دعوت کو قبول کرکے اُسکی اطاعت کو اختیار کیا جب سے اُس طائفہ کا نام دروز ہوا سنہ ۴۱۰ ہجری میں یہہ شخص ایک لڑائی میں تاتاریوں کے ہاتھہ سے مارا گیا اور کتب دروز کی ایک کتاب کے حاشیہ پر لکھا دیکھا کہ وہ سنہ ۴۱۱ ہجری میں مارا گیا حاکم کے نزدیک ایک اَور شخص عجمی حمزہ بن علی بن احمد مصاحب تھا اور وہ اسماعیل درزی سے مخالفت رکھتا تھا جبکہ اسماعیل درزی مارا گیا حاکم نے اُسکو دیار شام کی طرف بجاے اسماعیل کے بھیجا وہ بھی وہیں جاکر سنہ ۴۰۸ ہجری میں حاکم کی الوہیت یعنی خدا

ہونے کي تعلیم کرنے لگا اور اپنے آپ کو اُسکا نفس ثاني یعني نائب قرار دیا قوم مذکور نے اُسکا بہت اعزاز و اکرام کیا اور اسماعیل درزي سے پھر گئے بلکہ اُس پر لعنت کرنے لگے یہاں تک کہ درز کے نام کو اُنھوں نے برا جانکر چھوڑ دیا اور بجاے اُسکے موحدین بتوحید الحاکم اپنے آپ کو کہلانے لگے سنہ ۴۱۱ ہجري میں اُسکي بہن نے جو سیدۃالملک مشہور تھي کچھہ حیلہ اوتھاکر حاکم کو ایک شخص کے ہاتھہ سے جسکا نام ابن دواس تھا اور یہہ اُسکو نہایت چاھتي تھي مروا ڈالا اور آپ اپنے بھائي کے اِس خوف سے کہ مبادا ہم دونوں کو قتل کرڈالے اُس شخص کے ہمراہ کسي طرف کو چلي گئي یہہ واقعہ سنہ مذکور کے اخیر میں شوال کے مہینے میں واقع ہوا بعد وفات حاکم کے حمزہ نے ایک رسالہ تصنیف کیا اور اُسکا نام سجل معلق رکھا اور جامع مسجد کے دروازہ پر لٹکا یا اُسمیں لکھا تھا کہ حاکم بامراللہ بغرض امتحان ایمان مومنوں کے پوشیدہ ہوگیا ہی غرض کہ طائفہ دروز کي اصل و حقیقت یہہ تھي کہ جو مذکور ہوئي اِس لیئے برشام میں وہ قوم زیادہ ہی اُنکے خاص عقائد کے ذکر کرنے کي یہاں کچھہ ضرورت نہیں کیونکہ في زماننا اُنکے مذہب کي کتابیں اکثر لوگوں میں منتشر ہوگئي ہیں اور جس شخص کو اُنکے عقائد پر تفصیل وار آگاہي منظور ہو کتاب کشف دیانۃالدروز جو مقام باریس میں مطبوع ہوئي ہی اور کتاب مختصرالبیان في مجري الزمان کو مطالعہ کرے رسائل حاکم اور رسائل حمزہ اور تعلیقات آخر شیخ بہاءالدین صابري اور تعلیقات شیخ زین الدین معضادفلجیني اور تعلیقات شیخ یوسف کفر فوقي متوطن وادي تیم طائفہ مذکورالصدر کي کتابیں ہیں اِن رسالوں پر امیر عبداللہ تنوخي نے جو جبل شوف سے مغربي جانب کو قریہ عبیہ کا رہنے والا ہی چوڑي چکلي شرحیں لکھي ہیں طائفہ دروز کے نزدیک یہہ شخص سید مشہور ہی بلکہ منجملہ اولیاء کبار کے مسلم ہی چنانچہ قریہ مذکور میں جس جگہہ وہ مدفون ہی وہاں اکثر

لوگ زیارت کو جاتے هیں اور کچھہ بطور نذر و نیاز کے لیجایا کرتے هیں *

دروز کے بلاد جبل لبنان سے جانب جنوب کي واقع هیں اور اکثر وہ لوگ جبل شیخ اور حوران اور جبل اعلی میں بھي جو نہر عاصي کے قریب عملداري حلب الشہباء کے هیں رهتے هیں *

یہہ لوگ بعضے عالم هیں اور بعضے جاهل هیں منجملہ اِن کے عالم لوگ اپنے دین و مذهب سے خوب بخوبي واقف هیں اور جاهل درحقیقت بے دین اور لامذهب هیں یہہ بیان تاریخ جعفري اور کتاب ابي المحاسن جمال الدین کي هی اور تاریخ مصر اسحاقي اور کتاب السکروان تلمساني اور زبدة الحلب في تاریخ حلب اور کتاب وفیات الاعیان ابن خلکان اور کتاب البیان في مجري الزمان اور علاوہ اُنکے اور کئي تاریخوں اور طائفہ دروز کي چند کتابوں سے لکھا گیا هی *

یہود اِس ملک یعني برشام کے قدیم باشندے تھے بیان اُنکي اصل و حقیقت کا تحریر سے اِس لیئے مستغني هی کہ وہ اکثروں کو معلوم هی *

سامرہ کي اصل کا بیان بھي سفر الملوک رابع کے (ص ۱۷) میں لکھا هی کہ آثور کے پادشاہ شلمنا صرسامري نے اَسباط بني اسرائیل میں سے سترہ فرقے آثور میں لاکر بسائے اور اپني مملکت کے باشندوں کو بھي یہاں آباد کیا جبکہ عرب نے اُن میں سے بعضوں کو مارڈالا اور یہہ خبر بادشاہ کو پہونچي تو بادشاہ نے فرقہ لادیہ میں سے ایک کاهن کو بھیجا کہ اُنکو الہ البلاد یعني حاکم کي عبادت کرنے کا طریقہ سکھادے چنانچہ اُنہوں نے خدا کو بھي ایک معبود اُن کے معبودوں میں سے مقرر کیا اور ایک مدت تک بموجب اُس کي تعلیم کے عبادت کرتے رهے بعد ایک مدت کے اِس عبادت باطلہ سے نجات پائي *

جب کہ یہود بعد جلاے وطن کے بابل میں پھر آئے تو سامري والوں نے چاها کہ یہودیوں کے ساتھہ متفق هوکر اورشلیم یعني بیت المقدس

میں هیکل بناویں مگر یہود اِسبات پر راضي نہوئے یہاں تک کہ سامریوں نے شہر نابلس کے قریب جبل غزریم پر ایک هیکل بنائي اُسیوقت سے درمیان اِن دونوں فرقوں کے ایسي بڑي عداوت پڑي کہ وہ اب تک چلي جاتي هی سامري لوگ انقلابات زمانہ کے بعد بھي جو اُن میں حادث هوئے اطراف نابلس میں کچھہ باقي رهگئے هیں *

اُنہوں نے بہت سے فتنہ و فساد ملوک رومانیوں پر برپا کیئے تھے یہاں تک کہ سنہ ۵۲۹ ع میں ملک یوستینیانوس کے مقابل پر اپني قوم میں سے ایک شخص یولیانوس نام کو اپنا بادشاہ بنایا اور فلسطین میں بہت سے عیسائیوں کو قتل کیا اور اُنکے مال و اسباب کو لوٹ کر گھروں اور گرجاؤں کو جلا دیا بعد اُس کے ملک یوستینیانوس نے عیسائیوں کي مدد کو لشکر بھیجکر ملک یولیانوس کو قتل کرایا چنانچہ اکثر سامریوں نے بھاگ کر کسرىٰ یعني خسرو بادشاہ فارس کے ملک میں جاکر پناہ لي یہہ حال کتب تواریخ میں بالتفصیل لکھا هی اِن میں سے کچھہ لوگ مصر اور غزۃ اور دمشق شام میں بھي بستے تھے مگر اب بجز نابلس کے کہ کل قریب ڈیڑہ سو آدمیوں کے هیں اور کہیں نہیں رهے اور نہ اُن کي هیکل کا کہیں نشان باقي رها یہہ لوگ اسفار موسىٰ کي صرف پانچ باتوں پر اعتقاد رکھتے هیں ایک یہہ کہ حضرت مسیح کے آنیکے منتظر هیں دوسرے هر برس میں جبل غزریم پر تین مرتبہ ایک عیدالفصح دوسرے عیدالخمسین تیسرے عیدالمظال کے روز عبادت کے واسطے جایا کرتے هیں اور عیدالفصح کے روز وهاں پر سات بکري کے بچے ذبح کرتے هیں وهاں کے آثار قدیمہ میں سے صرف ایک قلعہ باقي رها هی جو ملک یوستینیا نوس نے بنایا تھا *

ارمن اصل اِنکي آرمینیہ میں سے هی انہوں نے سنہ ۳۰۰ ع میں دین مسیحائي کو اختیار کیا اور بعد انقضاے کچھہ مدت کے انہوں نے یہہ تعلیم قبول کي کہ حضرت مسیح کیواسطے طبیعت واحدہ هی جسکا ذکر آگے آویگا *

سریان اِنکو یعاقبہ بهي کہتے هیں اصل اِنکي یہہ هی کہ سنہ ۴۴۸ ع
میں ایک شخص مسمی اُفتیخس پیدا هوا اور لوگوں کو یہہ تعلیم کي
کہ حضرت مسیح کے واسطے طبیعت واحدہ هی شہر اَفسس میں
ملک ثاوذوسیوس نے اِس امر کي تحقیق کے واسطے کونسل کي چنانچہ
سنہ ۴۴۹ میں اهالیان کونسل کے نزدیک یہہ بات ثابت هوئي بعدہ
شہر خلکیدون میں ملک موسیانوس نے سنہ ۴۵۱ میں مجلس کونسل
منعقد کي جو مشرق والوں کے نزدیک چوتهي کونسل هی پس اور اِس
کونسل کے اهالیوں نے تعلیم مذکور حرام تهرائي چنانچہ ملک موسیانوس
نے اِس تعلیم کے معلموں کو سخت سزائیں دیں اور اِس مذهب کے
سردارونکو اُن کے مرتبوں سے گرایا یہہ لوگ اِس مذهب کے پیشوا کے
متلاشي هي تهے کہ ایک شخص مسمی یعقوب برادیوس جس کا ذکر
شہر رها کے ذکر میں مذکور هوا هی ظاهر هوا اِس نے کل ملک مشرق
میں پهر کر تعلیم افتیخس کو زندہ کیا یہاں تک کہ عیسائي سرداروں
اور تمام ارمن نے بهي تعلیم مذکور کو تسلیم کیا وہ لوگ بهي اِس سے
ملگئے یہاں تک کہ اِس طائفہ کے لوگ برشام اور بلاد ارمن اور مصر
اور بلادالصعید اور حبش میں بہت سے هوگئے *

اِس وقت میں جبل لبنان میں ایک قوم بستي تهي جسکو مَردہ
لبنان کہتے تهے اور وجهہ تسمیہ اِس کي یہہ هی کہ تمرد کے معني
سرکشي کے هیں چونکہ یہہ قیاصرہ روم سے باغي تهے اور سرکشي کیا کرتے
تهے اور اپني هي قوم میں سے اکثروں کو لقب ملک کا دیا کرتے تهے اِس
سبب سے یہہ قوم بنام مردہ لبنان مشہور هوئے *

یہہ قوم انطاکیہ سے جبل کرمل تک اور بعضے کہتے هیں اورشلیم
تک پهیل گئي *

قس سمعاني نے کتاب مکتسبہ شرقیہ میں ایک تاریخ کي کتاب سے
جسکا مولف نامعلوم هی لکها هی کہ ابتداء سلطنت اهل اسلام میں

یوسف جبیل کا بادشاہ اور کسروی کسروان کا بادشاہ تھا اور عہد خلافت خلیفہ عمر بن خطاب میں ایوب قیساریہ کا اور فیلبس بیت المقدس کا حاکم تھا بعد ایوب کے قایم مقام اُس کا والباس ہوا *

ملک هرقل نے جبکہ بلاد شام کي طرف فوج کشي کي یوسف کو جبیل اوز جبل لبنان دونوں کا حاکم کردیا *

بعد وفات ملک هرقل کے امیر یوحنا قایم مقام اُس کا ہوا بعضے سریاني موورخوں نے لکھا هی که ملک یوسف نے اُن لوگوں سے جو بیت المقدس کي زیارت کرنیوالوں سے متعرض هوتے تھے لڑائي باندهي چنانچه فتح یابي کے بعد بہت سي غنیمت کے ساتھه لوت کر قریه بسکنتا میں آکو سکونت اختیار کي اور وهیں بوڑھا هوکر مرگیا طائفه رومانیه نے جو قس یوحنا رومان کي طرف منسوب هی سلاطین آل عثمان سے بغاوت اختیار کرکے جبل لبنان میں سکونت اختیار کي اور بار اول سنه ۹۸۱ هجري میں سلطان سلیم کے لشکر کو شکست دي لیکن سنه ۹۹۲ میں سلطان مرادثالث نے ابراهیم بادشاہ والي قاهرہ کے هاتھه سے اُنکو مغلوب کرایا جب که مسلمانوں اور افرنج میں لڑائیاں هوئیں تب یہه طائفه پھر سنه ۱۱۸۰ میں رومانیه والوں کے ساتھه ملگیا چنانچه جب سے اب تک انمیں وهي اتحاد چلا جاتا هی *

شہر حلب اور سوریا کے اکثر شہروں میں بھي اِس قوم کے لوگ قریب دو لاکھه بیس هزار کے هیں اِن میں سے ایک لاکھه اسي هزار جبل لبنان میں بستے هیں *

طائفه روم کي اصل سریانیوں کي اصل کي مانند هی مگر دین وملت کي بابت کل کونسلوں میں سے سات کونسلوں کے حکم و احکام کو جس کا نام مجامع مسکونیه رکھا هی پسند کرکے اُن پر چلنے لگے باقي اور کونسلوں کو نہیں مانا تاریخ امیر حیدر شہابي میں لکھا هی که سنه ۱۱۷۵ هجري میں شہر حلب میں منجمله اس طائفه کے ایک اَوْر طائفه جکسا نام

طائفه روم ملکیه هی نکل کر کنیسه رومانیه والوں سے مل گیا جبکه بطارقه روم اِس طائفه سے مزاحم هوئے تو اُنکے واسطے ممانعت کي گئي که اِن سے کوئي اَوْر کسي صورت سے مزاحم نہوں *

طائفه انجیلیه کے لوگ جسکو پروتستانت بهي کہتے هیں برشام کے عین تاب اور بیروت اور حاصبیا میں پائے جاتے هیں اور کچهه لوگ حلب طرابلس دمشق اورشلیم اور جبل‌لبنان میں بهي بستے هیں سب باشندے مختلف‌المذاهب برشام میں بالاجمال سوله لاکهه ساتهه‌هزار کے قریب هیں اِنمیں سے ایک لاکهه کے قریب بدوي یعني جنگلي هیں اور باقي شهري *

تفصیل اهل مذاهب برشام

مسلمان آتهه لاکهه پندره هزار — روم دو لاکهه چالیس هزار — موارنه دو لاکهه بیس هزار — روم ملکیه وغیره اور طوائف رومانیه چالیس هزار دروز ایک لاکهه — متاوله پچیس هزار — نصیریه اور اسماعیلیه دو لاکهه اور باقي طوائف بیس هزار *

حاصلات برشام

برشام کي لکڑي قابل تعمیر مکانات اور جلانے کے خصوصاً اطراف شمالیه میں بڑے بڑے وسیع جنگل صنوبر اور شاه بلوط کے هیں جسکا پهل مازو هی اور اسکے سب اطراف میں صنوبر حور آزا درخت جسکو آزاد درخت بهي کہتے هیں زیتون خرما یعني کهجور گولر انگور اخروت شہتوت بادام جهاؤ چانول اور سرو کے درخت بہت هوتے هیں *

فواکهات میں سے انجیر سیب زردآلو شفتالو ناشپاتي آڑو ترنج انار لیموں وغیره *

اقسام غله میں سے گیہوں جو مسور ماش متر چنا جوار چانول اور تل اور بہت اشیاے غیر معدوده پیدا هوتي هیں اور درخت ارنڈ ملہٹي گلنار عناب نیشکر مهندي اور انواع و اقسام کے گلاب کے پهول

اور چنبیلي زنبق لونگ کالي‌مرچ اور نرگس وغیرہ اور کئي قسم کي
ترکاریاں اور بقولات کہانے کي بہي پیدا ہوتي ہیں اور چونکہ وہاں
کپڑا بُنا جاتا ہی اِسي سبب وہاں کے باشندے روئي کي کشتکاري میں
زیادہ تر مشغول رہتے ہیں چنانچہ ہر سال ساڑہے سات ہزار من روئي
پیدا ہوتي ہی اُسمیں سے پانچ ہزار من ملک فرانس اور اطالیہ کي طرف
بہیجي جاتي ہی *

حریر برشام میں بہت اچہا اور مضبوط ہوتا ہی لیکن قصور
کم صفائي اور موٹے باریک ہونے کے باعث سے بلاد فرنگ کے حریر
کو نہیں پہونچتا اِسي سبب سے اہل فرنگ نے بلاد شام کے بعض
مقامات میں حریر کے کارخانے مقرر کیئے ہیں کہ اُنمیں بلاد فرنگ کے
کارخانوں کي مانند حریر بنتا ہی اور برشام میں بکري کے بال بہت
عمدہ بکثرت ہوتے ہیں لیکن لوگوں کي رغبت اُس کي طرف نہیں
بعض لوگ کمل وغیرہ بُنتے ہیں ہر سال لوگ بلاد ارمن اور اکراد کي
طرف سے قریب اسي ہزار بکریوں کے اس ملک میں لاکر فروخت
کرتے ہیں اور اکثر اسکے اطراف و جوانب میں زیتون اور تل کا تیل اور
بعضے مقامات میں ارنڈي اور زردآلو کے بیجوں کا بہي تیل نکالتے
ہیں *

شراب برشام کي اچہي کم ہوتي ہی لیکن اسود مریمي جو ایک
قسم کي شراب ہی اور اُسمیں عفوصت کم ہوتي ہی اور زرد رنگ کي
شراب اور کسروان کے قرب و جوار کي اور طرابلس خصوصاً سبعل کي
بہت عمدہ ہوتي ہی چنانچہ بعض شاعروں نے شراب سبعلي کي
تعریف میں یہہ شعر لکہا ہی ـــ کل النبیذ محترم * الاالنبیذالسبعلي *

حلب اور حماۃ اور حمص اور دمشق کے اطراف کے میدانوں میں
زعفران اور مجیٹہہ کے درخت بہت ہوتے ہیں اور بعضي جگہوں میں
عشبہ بہي بوتے ہیں *

ابراهیم پاشا والي مصر نے ابریشم کے کیڑے اِس ملک میں بھیجے تھے چنانچہ وہ اطراف طرابلس میں پھیل گئے عین تاب اور انطاکیہ کے اطراف میں بھیڑ کے بالوں کے کمل وغیرہ بہت بُنے جاتے ہیں اور اِس ملک میں تبغ بلاد جبیل اور تبرون اور جبل ریحان سے بہت عمدہ ہوتا ہی لوگ اکثر وہاں سے قسطنطنیہ اور مصر اور دمشق کي طرف تجارت کے واسطے لیجاتے ہیں اور بعض قطعہ زمین میں قنب ایک قسم کي گھانس ہوتي ہی جسکیا رسي بناکرتے ہیں اور لوگ جبال عین تاب اور انطاکیہ سے ہر سال کئي سو من موم لاکر اکثر بلاد یورپ کي طرف بھیجتے ہیں *

سر زمین حلب اور جبال تبرون میں سقمونیا جو اُس ملک میں محمودہ کے نام سے مشہور ہی بہت ہوتي ہی مگر نشاستے اور مُر سے ملاکر بناتے ہیں اور خالص کم ہاتھہ آتي ہی *

نہر فرات کے اطراف سے سجي لاکر یہاں فروخت کرتے ہیں کیونکہ یہاں کے شہروں میں خصوصاً بلاد نابلس میں صابون بنانے کے واسطے بہت کام آتي ہی چنانچہ پہلے نابلس میں سجي کے آٹھہ سو کارخانے تھے اور جس سال زیتون بوتے ہیں تو اُس سال میں صابون کرید اور مصر اور الجزیرہ کي طرف بہت بھیجا جاتا ہی اور کنارہ بحر کے باشندے سمندرپھین جمع کرکے ازمیر کي طرف بھیجتے ہیں *

برشام کے معدنیات میں سے اُن پہاڑوں میں جو اسکندرونہ سے شمال کي طرف ہیں چاندي اور رانگ کي کانیں ہیں اور جبل افرع اور جبل لبنان میں لوہے کي کان ہی اور جبل لبنان میں قرنابل کے قریب جو بیروت کے متعلقات میں سے ہی پتھر کے کوئیلوں کي کان بھي ہی اور بعض مقامات میں نمک بھي نکلتا ہی لوگ اکثر نمک اور شورہ تدمر اور فرات کے اطراف سے یہاں لاتے ہیں *

اشیاے تجارت یہاں کي ببول کا گوند ہی جو لوگ بغداد اور مصر کیطرف سے لاتے ہیں مگر اُسمیں پستے اور زرد آلو کا گوند بہت ملاتے ہیں *

براناصول اور مرعش اور الجزیرہ کے اطراف سے کتیرا اور ہندوستان
اور مسقط سے ہینگ بغداد کي راہ سے وہاں جاتي ہی اور سناہ مکي
اور لوبان مصر سے اور افیون کوچک ایشیا سے اور اِس ملک کے اطراف
شمالي سے لومڑي اور خرگوش کي پوستین بلاد فرانس کي طرف لیجاتے
ہیں موصل اور کردستان کے اطراف سے مازو لاکر دور دور کے شہروں کو
بھیجتے ہیں *

اشیاے مصنوعہ برشام کے سوتي اور ریشمي کپڑے اور اوني اور چاندي
سونے کے برتن ہیں اور اطراف اورشلیم اور بیت المقدس میں سنکھہ اور
موتي کي سیپ کي تسبیحیں بناتے ہیں جو عرق اللولو کہلاتي ہی
بحر احمر سے آتي ہی اور اکثر لوگ زیور وغیرہ جڑکر بلاد اطالیہ اور
فرانس کي طرف کو بھیجتے ہیں *

بر شام کے شہروں کا بیان

اِس ملک کے شہروں میں سے ایک شہر حلب الشہباء ہی جسکي
وجہہ تسمیہ یہہ ہی کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ کي ایک گاے تھي
شہباء یعني کبري اُس ٹیلہ پر جہاں اب حلب کا قلعہ بنا ہوا ہی دودہ
اُسکا دوہتے اور ایک آدمي اُس پر سے فقیروں کو اِس طرح آواز دیتا
کہ ابراہیم حلب الشہباء یعني حضرت ابراہیم نے گاے دوہي ہی پس
فقیر یہہ سنکر وہاں آکر جمع ہوتے اور وہ دودہ اُنکو خیرات دیاجاتا مگر
صحیح یہہ ہی کہ وجہہ تسمیہ اسکي معلوم نہیں" لیکن لقب
شہباء اِس سبب سے ہی کہ مکانات اِس شہر کے سنگ سفید اور سیاہ کے
بنے ہوئے ہیں یا یہہ شہر زمین سفید پر آباد ہی یہہ شہر قدیم ہی اور
ایک کفِ دست میدان پر جسمیں جھاڑي نہیں ہی واقع ہی اِسکے
قریب نہر قویق ایک نہر ہی جسکے پاني کے باعث یہاں کے باغات
خوب سیراب رہتے ہیں مگر باشندے اِسکے وہ پاني پیتے ہیں جو

اِس شہر کي جانب شمال آٹھہ میل کے فاصلہ پر دوچشمہ سے نکلا ھی اور نلوں کي راہ شہر سے تمام مکانوں اور بازار اور کارخانوں اور حماموں میں جاري ھی *

یہاں کے باغوں میں پستے کے درخت بہت ھیں اور شہتوت کے عجب طرح کے موتے درخت ھوتے ھیں کہ بعضے درختوں کے تنہ کا محیط چار ھاتھہ موتا ھوتا ھی پھل اُسکا چھوارے کے برابر اور نہایت ھي میتھا *

بازار اِس شہر کے تنگ اور مکانات بہت خوش قطع ھیں لیکن جو کہ وھاں کا پتھر کچا ھی اور چھوتا اور پتلا ھی اِس لیئے اکثر مکان قایم نہیں رھتے *

شہر پناہ اِسکي نہایت مستحکم تھي مگر بباعث زلزلوں کے گر پڑي ھی محیط اسکا سات میل کے قریب ھی *

زمین میں گڑھے بہت پائے جاتے ھیں اور یہہ زلزلوں کي علامت ھی کہ بہ سبب متوتر آنے زلزلوں کے یہہ شہر کئي بار خراب ھوا سنہ ۱۸۲۲ ع میں ایک ایسا زلزلہ عظیم آیا تھا جس سے حلب اور انطاکیہ نصف شہر سے زیادہ اور اُن دونوں شہروں کے قرب و جوار کے گانوں علاوہ انکے تیرہ شہراَور خراب اور ویران ھوگئے تھے جنمیں قریب بیس ھزار آدمیوں کے ھلاک ھوئے تھے اور سنہ ۱۸۵۰ ع میں بعضے اھل حلب نے فساد برپا کیا تھا پس حاکم نے اُنکے عاجز کرنے کے واسطے تاکہ وہ اِس شرارت سے باز آئیں اُنکے اور جو اُنکے شریک تھے سب کے مکان توڑواڈالے *

قلعہ اِس شہر سے شمال شرقي کي طرف ایک مدور تیلے پر بنا ھوا ھی اور گرد اسکے ایک خلیج محیط ھی *

حلب کي مشہور عمارات میں سے ایک پرانا برج ھی جسکا نام سرابہ ھی حنبلاط نے اُن مشائخ سلف کے واسطے بنایا تھا جو

جبل لبنان میں بني حنبلاط کے نام سے مشہور هیں اور جبل شوف کے مشایخوں سے زیادہ معزز و ممتاز هیں *

هوا حلب کي نہایت اچھي هی جس سے بدن کو صحت حاصل هوتي هی لیکن اهل حلب اور جو لوگ اِس سے مغرب کي طرف رهتے هیں اُن کے واسطے یہہ هوا همیشه چاهیئے کیونکه وهاں ایک پھڑیہ نکلتي هی جسکو وہ لوگ حبةالسنه کہتے هیں اِس سبب سے که جب وہ نکلتي هی تو قبل ایک برس کے اچھي نہیں هوتي اور اس عرصه میں کوئي علاج بھي موثر نہیں هوتا اور اَور ملک کے لوگ اسکو حبةالحلب کہتے هیں اِسواسطے که یہہ اسي شہر سے مخصوص هی حالانکه عین‌تاب اور فرات کے کناروں پر بغداد تک یہہ پھڑیا هوتي هی لیکن یہہ حلب هي کے نام سے مشہور هی اور ایک شخص جو طائفه دروز میں سے قریه بشاهون کا رهنے والا تھا اور ابراهیم باشا والي حلب کے لشکر میں نوکر تھا اِس پھڑیا کو حلب سے جبل لبنان تک لیگیا اب اس قریه کے قرب و جوار میں بھي کبھي نکل آتي هی وہ لوگ اسکو حب بشاهون کہتے هیں *

اهل حلب حسن و صورت اور خوش آوازي اور خوشنویسي میں مشہور اور ان اوصاف میں برشام کے لوگوں سے ممتاز هیں *

تجارت یہاں به نسبت زمانه قدیم کے في‌زماننا بہت کم هوتي هی اب بھي بغداد دمشق موصل دیاربکر اور کوچک ایشیا کے بعض شہروں سے قافلے تجاروں کے اِسمیں آکر جمع هوتے هیں باشندے وسط جبل کے سنه ۱۸۰۰ ع میں دولاکھه تیس هزار کے قریب تھے مگر اب نصف سے بھي کم هیں یہہ شہر (۳۶° ۱۱' ۲۵") عرض شمالي اور (۳۷°) طول شرقي میں واقع هی اِس سے جانب جنوب مایل بغروب چھوٹي منزل کے فاصله سے شہر قنسرین هی جو ابتداے ظہور اسلام میں شہر حلب سے بھي بڑا تھا لیکن اب ویران اور خراب هوگیا هی *

ابن حوقل نے لکھا هی که اولاً ملک باسیلیوس نے اسکو خراب کیا پھر بني بسیس تنوخیه کے امیروں نے اسکو آباد کیا دوبارہ پھر سنه ۱۰۰۰ع کے آخر میں تاج الدوله نے ویران کرڈالا اور اُسکے قریب ایک گانوں هی جسکو حاضر قنسرین کہتے هیں اور اسکے قریب قریه فرادیس هی اور حلب سے جنوب شرقي کي طرف بیس میل کے فاصله پر قریه صیفرہ هی جسمیں کل تیس پینتیس گھر هیں اِس سے مشرق کي طرف چھه میل دور دشت نمکین هی محیط اسکا چار دن کي راہ هی زمین اسکي بتمامه نمک سے چھپ گئي هی چنانچه دیکھنے والوں کو دور سے صاف پاني کا ایک بحیرہ معلوم هوتا هی هرن کے سینگوں پر لوهے کي نوکیں لگاکر اُس نمک کو کھودتے هیں اور ایام بارش میں قرب و جوار کے پاني سے جو بہکر آتا هی یهه سب چھپ جاتا هی عمق اُس نمک کا ایک بالشت سے زیادہ نهیں هی *

اِس نمک کو حلب اور اسکے آس پاس کے موضعوں میں لیجاتے هیں اور وهاں کے لوگ نمک معدني سے که جو به سبب سیلاب کے یہاں کے وادیوں میں آکر بعد پاني کے خشک هونے کے جم کر رهجاتا هی ملاتے هیں جسقدر که بارش ایام زمستان میں زیادہ هوتي هی اُسیقدر اس نمک کا گهراؤ زیادہ هوجاتا هی *

اِس دشت سے جنوب شرقي کي طرف زوبا ایک جنگل هی سفر ملوک ثاني کے (ص ۸) میں اسي زوبا کي طرف اشارہ هی اور قدیم مورخوں میں سے ایک مورخ نے لکھا هی که فرات پر کعب ایک شهر تھا بني اسرائیل اُسي میں رهتے تھے نو مرتبه اُسمیں سے وہ نکالے گئے لیکن اُنهوں نے پھر اُس هي میں آکر بود و باش اختیار کي اور اُسکو نه چھوڑا *

دشت مذکور سے فرات مشرق کي طرف بہت قریب هی اور بعضے کہتے هیں که اِس طرف شهر قنسرین هی اور قنسرین کے قریب شهر

خناصرہ ھی خلیفہ عمر بن عبدالعزیز جو خلفاے بني اُمیہ میں سے تھا اِسي شہر میں رھتا تھا اس نے اس وادي کے کنارے پر ایک قلعہ بھي بنایا تھا *

اس اطراف میں في‌زماننا ایک عرب کي قوم ھی جسکا لقب سلیب ھی کہتے ھیں کہ یہہ ھمیشہ سے جاھل ھیں اور انکا کچھہ دین و مذھب بھي معلوم نہیں ھی چارپاؤں اور کشتکاري کي پروا نہیں رکھتے اور نہ روتي کھاتے ھیں نہ بجز اپني قوم کے اَوْر لوگوں سے اختلاط کرتے ھیں چارپایوں میں سے گدھے کے سوا کوئي جانور نہیں پالتے کھانا اُنکا ھرن کا گوشت اور پہنا اُنکا ھرن کا پوست ھی *

حلب سے شمال کي طرف تین منزل کے فاصلہ پر شہر عین‌تاب ھی جسمیں نہریں اور باغات بہت سے ھیں باشندے اسکے ارمن اور ترک اور پروتستانت یعني عیسائي سب باشندے قریب بیس ھزار کے ھیں *

اِس سے جنوب شرقي کي طرف نزب ایک گانوں ھی اُس لڑائي کے سبب سے جو مابین لشکر سلطان روم کے بسرکردگي حافظ باشا اور فوج والي مصر کے بسپہ سالاري ابراھیم باشا اِس گانوں کے قریب جون مہینے کي ۲۳ تاریخ سنہ ۱۸۳۹ ع میں واقع ھوئي تھي مشہور ھو گیا ھی *

عین تاب سے جنوب غربي کي طرف شہر کلّس ھی حلب اور نہر اسود کے درمیان اور حلب کے گرد و نواح میں گانوں بہت بستے ھیں باشندے اسکے عرب اکراد ترکمان یزیدیہ نصیریہ اور نصاریٰ ھیں نصاریٰ اکثر طائفہ ارمن میں سے ھیں اور عین تاب اور کلس کے گرد بھي املاک اور گانوں بہت سے ھیں *

شہر انطاکیہ زمانہ سابق میں تمام عالم کے شہروں سے زیادہ تر مشہور تھا اور سلاطین سلوقیہ کے عہد سلطنت میں مملکت سوریہ کا دارالمملکت تھا ملک سلوقس نے جسکا لقب غالب تھا اِس شہر کو

آباد کیا تھا اُس زمانہ میں باشندے اسکے سات لاکھہ تھے اور ابتدا میں دین مسیحی کو قوت اسي شہر میں هوئي سنہ ۶۳۷ ع میں مسلمانوں نے اِسے فتح کیا پھر سنہ ۱۰۹۸ ع میں فرنگ نے لیا بعد اسکے سنہ ۱۲۶۸ ع میں سلطان مصر نے افرنج کو برشام سے نکال کر اِس شہر کے بہت سے باشندوں کو قتل کیا اور اُنکے کنیسوں کو ڈھادیا اور پھر باوصف اسکے متواتر زلزلوں کے باعث سے باقي باشندے هلاک هوگئے چنانچہ فی‌زماننا بہت ویران اور خراب هی بڑي عمارتوں میں سے بجز شہر پناہ کے کوئي عمارت باقي نہیں رهي یہہ شہر پناہ تین طرف هی اور چوتھي طرف جانب شمال پر نہر عاصي جاري هی اِس شہر کے غرب میں ایک پہاڑ هی یہہ شہر پناہ مغرب سے اُس پہاڑ کي اِنتہاے بلندي تک جاکر پھر بطرف مشرق پھر کر نہر مذکور کے کنارے پر تمام هوگئي هی ابراهیم پاشاے مصر نے اسکو ایک طرف سے توڑکر اُسکے پتھروں سے اپنے لشکر کے واسطے بارگیں بنائیں اب باشندے اسکے ترک روم ارمن نصیریہ اور یہود سب نوهزار کے قریب قریب هیں اِس شہر کے آس پاس بھي کانوں وغیرہ بہت سے هیں *

اِس سے مغرب طرف پانچ گھنٹہ کي راہ پر شہر دفنہ هی جسکو اب بیت‌الماء کہتے هیں یہہ شہر نہر عاصي سے دکن کي طرف واقع هی اور قریب اِسکے کئي پہاڑ هیں جنمیں سے چشمیں بہت نکلے هیں اور هیکلیں بھي بتوں کي پرستش کے واسطے اُسمیں بہت سي بني هوئي هیں موسم بہار میں یہہ مقام اَوْر مقاموں کي نسبت نہایت پر فضا اور سرسبز اور شاداب هوتا هی اور بعد اسکے جاري پاني کے سوا جو سدا بہا کرتا هی اَوْر کچھہ باقي نہیں رهتا *

نہر عاصي کے مصب کے قریب شہر سویدیہ هی جسکے تمام باشندے نصیریہ اور ارمن اور روم سب قریب نوهزار کے هیں *

اِس سے شمال غربي کي طرف چهه ميل کے فاصله پر شہر سلوقيه واقع هی جسکو ملک سلوقس نے جسکا ذکر پہلے مذکور هوچکا آباد کيا تها يهه شہر دامن کوه موسيٰ ميں آباد هی اسميں نہر عاصي کے کنارے پر کشتيوں کے واسطے گهاٹ بنا هوا هی *

اِنطاکيه سے شمال کي طرف کناره بحر پر شہر اسکندرونه هی اور حلب سے جو جهاز آتے جاتے هيں اُنکا لنگر يهيں هوتا هی انطاکيه اور اسکندرونه کے بيچ ميں بيلان ايک گانو هی اسکندرونه سے شمال کي طرف باياس اور باياس سے شمال کي جانب کنيسهٔ سوداء اور کنيسهٔ هارونيه هی جو هارون رشيد کي طرف منسوب هی اور يهه دونوں جبل اکام کي طرف ثغور سے متعلق تهے *

انطاکيه سے مشرق کي طرف ايک منزل پر جبل‌اعلیٰ کے ايک شعبه پر حارم ايک گانو هی جو کثرت کشتکاري اور باغات اور پاني سے خوب سيراب و شاداب هی چونکه يهاں فرنگيوں اور مسلمانوں ميں بہت سي لڑائياں واقع هوئي تهيں اِس سبب سے يهه زياده مشہور هو گيا هی اُسکي پراني عمارتوں ميں سے اب قلعه کے سوا اور کچهه باقي نهيں رها *

اِس سے بطرف مشرق مائل به شمال قريه‌وانا هی جسکے قرب و جوار ميں آثار قديمه مثل هيکلوں وغيره کے بہت سے پائے جاتے هيں مگر اب بباعث ويراني کے ذکر کے قابل نهيں رها *

اِس سے جانب شمال جبل سمعان هی جسميں پرانے کهنڈرات بہت سے هيں بعضے لوگ اسکو قلعه بهي کہتے هيں يهاں زمانه قديم ميں هيکليں تهيں اب لوگوں نے بعضي هيکلوں کے کنيسے بنائے هيں اکثر باشندے اِس اطراف کے چروائے هيں اور مذهب اُنکا يزيديه هی *

قريه حارم سے ايک پهاڑ شروع هو کے جنوب کي جانب نہر عاصي کے مشرق تک چلا گيا هی اِس پهاڑ ميں بڑي بہت سے گانوں آباد هيں

ازانجملہ ایک سفاد هی جسمیں کل پچاس گھر هیں اور نصیري لوگ اُسمیں بستے هیں دوسرا سلقیس جسمیں چارسو گھر کے قریب آباد هیں تیسرا علاني جسمیں سو گھر بستے هیں چوتھا حمری جسمیں تیس گھر پانچواں تل‌عماو جسمیں اسیقدر گھر آباد هیں چھٹے دویلہ جسمیں کل بیس گھر اور ایک قلعہ عظیم‌الشان هی ساتواں قریہ دیوکوش جسمیں سو گھر کي بستي هی مگر ان سارے دیہات میں نصیري رهتے هیں *

اِس پہاڑ سے مشرق کي طرف روج ایک خطہ هی جسمیں کئي گانوں آباد هیں مگر سب میں بارہ سو گھر کے قریب آباد هیں باشندے اُسکے بھي نصیري هیں *

روج سے مشرق کي طرف جبل‌اعلی هی جسمیں اور اسکے تمام ضلع میں پچاس گانوں هیں جنکے باشندے دروز هیں پہلے آبادي خوب تھي لیکن اب تھوڑا عرصہ هوا کہ کچھہ لوگ یہاں سے جبل لبنان کي طرف چلے گئے *

اُن دیہات میں سے کفتین ایک گانوں هی جو قنسرین سے بطرف مغرب ایک دشت میں واقع هی اس میں پالتو کبوتر بہت سے هیں وهاں کے لوگ اُن کو پالتے هیں اور اُن کے جو بچے نکلتے هیں اُن کو حلب میں لیجا کر فروخت کرتے هیں دشت مذکور میں زیتون کے درخت بہت هیں اور وہ دشت قنسرین کي مغرب کي طرف سے شروع هوکے حماۃ تک جنوباً چلا گیا هی کفتین سے جانب جنوب چھہ میل کے فاصلہ پر معرۃ مصرین هی جس کو معرۃ نسرین بھي کہتے هیں زمانہ قدیم میں اس میں ایک قلعہ اور گرد اُس کے ایک شہر پناہ تھي اب کھنڈروں کے سواے اور کچھہ باقي نہیں باشندے اس کے تین هزار هیں اور اس میں ایک بازار هی هر جمعہ کے روز اس میں بازار لگا کرتا هی جبل اعلی میں مقامات مذکورہ سے مشرق کي طرف کو بڑے وسیع وسیع

جنگل هیں اور اِن سے جانب جنوب قریه بشندلابهه هی اس میں بعد اُس لڑائي کے جو سنه ۱۸۳۰ ع میں مابین ابراهیم پاشاے والي مصر اور لشکر عثمانیه کے هوئي تهي مشایخ بني حنبلاط اور نکد نے بود و باش اختیار کي تهي اس پہاڑ میں جنگلي سوئر اور ریچهه اور چیتے بہت پائے جاتے هیں *

کفتین سے جانب جنوب اٹهاره میل کے فاصله پر قریه اِدلب هی جو بہت بڑا قریه هی صابون یہاں اچها بنتا هی باشندے اس کے آٹهه هزار هیں جس میں سے سو گهر روم کے هیں کہتے هیں که سو برس کا عرصه منقضي هوا که اس اطراف میں برف اس کثرت سے پڑا تها که نهر عاصي جم گئي تهي اور ایک مدت جمي رهي اور جتنے درخت زیتون کے وهاں تهے سب خشک هوگئے تهے اب جو اُن اطراف میں زیتون کے درخت هیں سب نئے جمے هوئے هیں *

ادلب سے تین گهنٹه کي راه پر ریحا هی کل حلب میں یهه قصبه نہایت صاف و پاکیزه اور با رونق هی جس میں باغات بہت سے هیں یهه قصبه جبل اربعین کے دامن شمالي پر واقع هی جس میں جا بجا شیریں پاني بهرا هی اور سیر و تماشے کے لیئے کئي خوش مقام اُس میں بنے هوئے هیں اور اس میں بڑے وسیع گهورے اور پتهروں میں کهدي هوئیں قبریں بہت سي هیں اور باشندے اس کے سب مسلمان اور قریب تین هزار کے هیں اس کے قریب ایک بڑا غار هی جس کي نسبت یهه گمان کرتے هیں که رات کو چالیس ولي اس میں آکر جمع هوا کرتے هیں اور اس لیئے یهه پہاڑ جبل اربعین کہلاتا هی *

اس سے آدهي منزل کے فاصله پر البارۃ هی جو ویرانه کے سبب سے قابل ذکر نہیں هی آثار قدیمه میں سے کنیسے اور هیکلیں اور برج اور ایسے مکانات اُس میں موجود هیں جن کي صرف چار دیواریں قایم ره گئي هیں زمین یہاں کي نہایت اچهي هی *

اس سے جنوب شرقي کي طرف معرہ نعمان هی جو نعمان بن بشیرانصاري کي طرف منسوب هی کہتے هیں که یهه نعمان یہاں سے هو کر گذرا تها اور لڑکا اُس کا وهاں مرگیا تها اور جب که نعمان اس میں ٹهر گیا تو اس لیئے یہه قصبه اُس کے نام سے مشہور هوا یہه نعمان بهي سنه ٦٥ هجري میں اهل حمص کے هاتهوں سے مارا گیا *

اکثر فاضل اس معرہ کي طرف منسوب هیں ازاں جملہ ابو علا احمد بن عبدالله بن سلیمان تنوخي اور معري شاعر جو شاعر اعمی کے نام سے اوروں کي نسبت زیادہ تر مشہور هی اس شخص نے ماہ ربیع‌الاول سنه ۴۹۴ هجري میں وفات پائي *

اس معرہ سے جنوب غربي کي طرف کفر طاب ایک بستي هی اور اس کے قریب معرہ حرمه هی یاقوت نے لکها هی که اس کے اطراف میں کئي مقام معرہ کے نام سے نامي گرامي هیں جیسے معرہ بیطر اور معرہ علیا اور معرہ بجولین *

ابوالفدا نے لکها هی که کفر طاب زمانه قدیم میں اس ولایت کي دارالامارت تها گمان کرتے هیں که وہ عرض طوب یهي هی جس کا اشارہ سفرالقضاۃ کے (ص ١١ عـــ ٣) میں پایا جاتا هی *

بحیرہ اقامیه کے قریب جسکا ذکر پہلے هوچکا بطرف مغرب شہر اقامیه هی جسمیں ستونوں اور مکانات اور هیکلوں کے کهنڈر بہت سے هیں اور اُسکي شہر پناہ بهي بالکل منهدم هوگئي اُسمیں ایک قلعه هی جسکو قلعه مضیق کہتے هیں اندر اُسکے ایک گانو آباد هی جو بلند ٹیکرے پر بنا هوا هی اور اُسکے قریب سے کئي چشمے نکلے هیں پاني اُنکا نہر عاصي میں جاملتا هی ایک قسم کي مچهلي جسکو سلور کہتے هیں اسمیں بہت هیں اِس سے جنوب کي جانب نہر عاصي سے حمص کي طرف چار گهنٹه کي راہ پر قلعه شیزر هی جسکے اندر بهي آبادي هی *

قلعہ شیزر سے جنوب شرقي کي طرف پانچ گھنٹہ کي راہ پر شہر حماۃ ھی جو نہر عاصي کے کنارے پر واقع ھی اور نہریں اور باغات اسمیں بہت ہیں باشندے اسکے تیس هزار ہیں ابوالفداحموي نے لکھا ھی کہ شہر حماۃ اور شیزر بہ سبب کثرت نہروں اور باغات اور آبادي کے تمامي بلاد ملک شام سے ممتاز ہیں شہر حماۃ بہت پرانا ھی چنانچہ یوسیفوس مورخ یہودي نے لکھا ھی کہ اس شہر کو حمٔت بن کنعان بن حام بن نوح نے آباد کیا تھا چنانچہ اسي سبب سے اسکا نام توریت میں سفر تکوین کے (ص ۱۰ عـــ ۱۸) اور ملوک ثاني کے (ص ۸ عـــ ۱۰) اور ایام ثاني کے (ص ۸ عـــ ۳ و ۴) میں یھي حمٔت لکھا ھی گرد اسکے شہر پناہ بہت بڑي اور عمدہ بني ہوئي ھی اکثر فضلا مثل یاقوت اور ابوالفدا مورخ اور شیخ تقي الدین اور شیخ الشیوخ وغیرہ اسي شہر کي طرف منسوب ہیں *

حمص اور حماۃ کے بیچ میں شہر رستان واقع ھی جو اب ویران اور خراب ہوگیا ھی اس شہر سے مشرق کي طرف چار گھنٹہ کي راہ پر شہر زفرون ھی جسکا اشارہ سفرالعدد کے (ص ۳۴) میں لکھا ھی حماۃ سے مشرق کي طرف چارگھنٹہ کي راہ پر شہر سلمیہ ھی جو یونانیوں میں اور نیز ابتداے ظہور اسلام میں نہایت مشہور و معروف تھا اگرچہ نہریں اور باغ اسمیں بہت سے ہیں لیکن اب یہہ بھي ویران ھی *

حمص کا شہر حماۃ سے جنوب شرقي کي طرف پچیس میل کے فاصلہ پر نہر عاصي کے قریب آباد ھی وهاں کے لوگ اسکو مقلوب و مقلب کہتے ہیں سنہ ٦٣٦ ع میں خالد بن ولید اور ابوعبیدہ بن جراح نے اس شہر کو فتح کیا آبادي اسکي کثرت سے ھی اور آب و ہوا وهاں کي اَور بلاد شام کي نسبت نہایت عمدہ باشندے اسکے بہت خوبصورت ہوتے ہیں اور سانپ بچھو اسمیں کہیں پائے نہیں جاتے اور اسمیں ایک قلعہ ھی جو بےغوري کي مار مار سے خراب ہونے والا ھی باشندے اسکے

بیس ہزار ہیں جنمیں سے چھہ ہزار رومي ہیں حمص سے جانب جنوب غربي ۲۵ میل کے فاصلہ پر نہر عاصي سے مشرق کي طرف ایک دشت وسیع اور سرسبز اور شاداب میں قریہ ربلہ واقع ہی جسکي نسبت یہہ کہتے ہیں کہ یہہ وہ قریہ ہی جسکا اشارہ سفر ملوک رابع کے (ص ۱۳ عـــ ۲۵) میں لکھا ہی *

اِس قریہ کے جنوب غربي کي طرف قریہ ہومل خوب سیراب و تازہ ہی جسکے قریب ایک تیلے پر ایک مکان عظیم‌الشان زمانہ قدیم سے بنا ہوا ہی جسکو قاموع‌الہرقل کہتے ہیں اسکے پتھروں پر تصویریں کھودي ہوئي ہیں اور یہي مکان حماۃ اور بقاع کے درمیان میں فاصل ہی اسکے اطراف میں ایک چشمہ ہی جسے عین‌اللبنہ کہتے ہیں نہر عاصي اِسي سے نکلي ہی *

دیر مار مارون جسکا نام ابوالفدا نے مغارۃالراھب رکھا ہی اسکے قریب ایک چشمہ ہی اُسکا پاني بھي اُس نہر میں آملتا ہی یہہ دیر زمانہ قدیم سے ویران ہی اور اُس دیر مارمارون سے علاوہ ہی جو حمص کے قریب واقع ہی *

اِس ضلع کے مشہور مقامات میں سے ایک بستي تدمر ہی جو شہر حمص سے پورب طرف نوے میل دور اور حلب سے جنوب شرقي کي طرف ایکسو نوے میل پر اور دمشق سے شمال شرقي کي جانب ڈیڑہ سو میل کي مسافت پر ایک بیابان میں واقع ہی کہتے ہیں کہ اسکو حضرت سلیمان بن داؤد نے بسایا تھا چنانچہ ملوک ثالث کے (ص ۹ عـــ ۱۸) میں لکھا ہی مگر یہہ خیال اُسکي خوبي عمارت پر کیا گیا ہی اور عرب گمان کرتے ہیں کہ یہہ شہر جنوں نے بنایا ہی اسکے زیادہ تر مشہور ہونے کا باعث یہہ ہی کہ جو قافلے کہ مابین راس خلیج عجم اور اُن شہروں کے جو بحر متوسط پر واقع ہیں جاتے آتے ہیں یہہ مقام اُنکي راہ میں پڑتا ہی عہد ملکہ زینوبیہ سنہ ۳۰۰ ع کے آخر میں

یہہ نہایت آباد تھا مگر جب کہ ملک اوریلیانوس رومانی نے ملکہ زینوبیہ پر فتح پائي اور اُسکو قید کرکے رومیہ کي طرف لے گیا تو وہ ویران ھوتا گیا یہاں تک کہ اب ھیکلوں اور عمارتوں قدیمہ کے کھنڈروں کے سوا کچھہ باقي نہیں رھا *

دمشق کے شہروں کا بیان

دمشق کے مشہور شہروں میں سے اصل شہر جو نہایت مشہور و معروف ھی دمشق شام ھی جو (۳۶° ۲۰' ۳۰) طول شرقي اور (۳۳° ۳۰' ۲۰) عرض شمالي میں واقع ھی سفر تکوین کے (ص ۱۴ عـــ ۱۵) میں لکھا ھی کہ یہہ شہر تمام عالم کے شہروں سے قدیم ھی سنہ ۱۴ ھجریہ عہد خلافت عمر بن خطاب میں مسلمانوں نے بسپہ سالاري خالدبن ولید اسکو فتح کیا بعد اُسکے خلفاے بني اُمیہ نے اپنا دارالخلافت اسیکو مقرر کیا یہہ شہر ایک نیچي زمین کے قطعہ میں جو نہر بردي سے نہایت سوسبز اور شاداب اور غوطہ کے نام سے مشہور ھی بسنا ھی اور اُس نہر کا پاني گرد شہر کے چاروں طرف اور مسجدوں اور راستوں میں جاري رھتا ھی اور بباعث ھواے خوش اور فضاے دلکش کے غوطہ مذکور کو بہشت دنیا بھي کہتے ھیں ایسي ھي روے زمین پر تین بہشتیں اَور ھیں شعب بوان اور نہرالابلہ اور سغد سمرقند لیکن یہہ مقام اِن تینوں سے افضل ھی *

اِس سے شمال کي طرف ایک پہاڑ ھی جسے جبل قلسیون کہتے ھیں منجملہ اُنکے شعب بوان سر زمین فارس میں ارجان اور نوبندہ جان کے بیچ میں واقع ھی اور نہر اُبلہ دجلہ کي ایک شاخ ھی جو سرزمین بصرہ میں پھوٹ کر نکلي ھی اس سے بصرہ کي طرف اُبلہ ایک شہر ھی جسکي طرف یہہ نہر منسوب ھی اور سغد سمرقند کا بیان پہلے مذکور ھوچکا ھی کہ صوبہ سغدیانہ یعني سرزمین سمرقند کي تمامي مملکت توران کي نسبت خوب سیراب و شاداب ھی اور اھل عجم میں ضرب المثل ھی *

شہر دمشق میں کوئي عمارت قابل ذکر کے نہیں هی اکثر مکانات اسکے کچي اینٹوں کے هیں جنمیں دریچے و تابدان وغیرہ نہیں لیکن اندر سے نقش و نگار سے خوب آراستہ پیراستہ هیں بازار اِس شہر کے اَور شہروں کي نسبت اچھے هیں لباس ریشمي وغیرہ اور گھوڑے کا اسباب اور ملمع کا کام اسمیں خوب تیار هوتا هی زمانہ قدیم میں تلوار یہاں بہت عمدہ بنتي تھي لیکن اب وہ بات معدوم و مفقود هوگئي باشندے اسکے ڈیڑہ لاکھہ کے قریب اور امانتداري اور نیک نیتي میں معروف هیں زمین یہاں کي سیر حاصل هی لیکن هوا بہ سبب کثرت نہروں اور درختوں کے خراب هی کہتے هیں کہ وهاں کے پاني میں یہہ تاثیر هی کہ اُس سے جذام اچھا هو جاتا هی اور پھر کبھي نہیں عود کرتا اور اگر کوئي جذامي مسافر یہاں آکر رهے تو اس پاني کي تاثیر سے اُسکا مرض تھم جاتا هی زیادہ نہیں هونے پاتا اکثر علماء صرفي و نحوي جیسے شیخ محمد بن مالک اندلسي مولف الفیہ اور شیخ محمد حریري محشي شرح فاکھي اور شیخ حسن بوریني شارح دیوان ابن فارض اور شیخ عبدالغني نابلسي اور عائشہ باعونیہ مصنفہ بدیعیہ اور علاوہ انکے بہت سے عالم و شاعر وهاں پیدا هوئے هیں یہہ شہر قبل ظہور اسلام کے اولاد جفنہ ملوک غسان کے تحت حکومت تھا *

دمشق کے آس پاس بہت سے شہر و دیہات آباد هیں منجملہ انکے ایک قریہ صالحیہ بہت اچھا قریہ هی جسکي تعریف میں شیخ عبدالغني نابلسي نے لکھا هی (الصالحیۃ جنۃ والصالحون بہا اقا موا) یعني صالحیہ جنت هی اور صالحین اُسمیں رهتے هیں دمشق سے اُتر کي طرف ایک قطعہ هی جسے جبہ عسال کہتے هیں اور یہہ منسوب هی مقام عسال کي طرف جو بباعث کثرت گلاب کے پھولوں کے عسال الورد کے نام سے مشہور هی اور اسکے مشہور قریوں میں سے صیدنایا ایک قریہ هی جسمیں رومي راهبوں کا دیر بنا هوا هی اور شمالي شرقي کي طرف

ایک قطعہ معلولا ھی جو قریہ معلولا کي طرف منسوب ھی جسمیں ایک قلعہ نہایت بلندي پر بنا ہوا ھی اُسپر بہ سبب تنگي راہ اور شدت حرارت کے کوئي چڑہ نہیں سکتا اسمیں بھي رومیوں کا ایک بڑا دیر بنا ہوا ھی سنہ ۱۸۵۰ ع میں بادشاھي لشکر دمشق سے آیا تھا کہ اُنمیں اور بني الحرفوش اھل بعلبک کے امیروں میں لڑائي واقع ہوئي چنانچہ وہ بادشاھي لشکر کي ٹکر نہ اوٹھا سکے اور قلعہ معلولا میں پناہ گزین ہوئے بادشاھي لشکر نے تعاقب کرکے بوسیلہ معلولا کے چند باشندوں کے قلعہ کو لیا اور مخالفوں میں سے بعضوں کو قتل کیا اور بعضوں کو قید کرلائے اور قریہ معلولا اور دیر کو خوب لوٹا آس پاس معلولا کے کئي گانوں ہیں جیسے عین التینہ اور نجعہ وغیرہ باشندے اِس اطراف کے ابتک سریاني زبان بولتے ہیں لیکن اصل زبان میں بہت سا فرق اور تغیر آگیا ھی جیسے في زماننا عرب کے عوام الناس کي عربي میں تبدل پیدا ہوا ھی *

معلولا سے شمال شرقي کي طرف قطعہ یبرود ھی یہہ قریہ یبرود کي طرف منسوب ھی جو اِس قطعہ میں ایک قصبہ ھی اور اُسمیں چند آثار قدیمہ تاحال موجود ہیں اسکے قریب راس العین اور معرہ باش کردي اور فلیطا اور سحل اور قسطل دیہات ہیں اور قسطل سے شمال شرقي کي طرف نبک ھی اور مابین نبک اور غوط دمشق کے جو زمین ھی اُسکا نام ارض تحیہ ھی اسمیں ایک سڑک جاري ھی جو دمشق سے بغداد کو گئي ھی اور نبک کے قریب قارہ ھی اور یہہ دونوں مکان آب و ہوا کي خوبي میں ضرب المثل ہیں اور نبک سے شمال شرقي کي طرف دیرعطیہ ھی اور دیرعطیہ اور تدمر کے بیچمیں حمیرہ اور خضر اور صدد ہیں جنکا ذکر سفرالعدد کے (ص ۳۴ عــــ ۸) میں مذکور ھی اور ایک مقام ھی جو قریتین کے نام سے مشہور ھی اور تدمر اور دیر کے بیچمیں فرات پر حلبیہ اور طیبۃ اور سخنہ اور ارک ھی اور وادي فرات کا نام زور ھی *

نہر فرات کے مغرب طرف مسکنا حمام اور رصافہ ہشام اور رحبہ وغیرہ ہیں اور نہر بردی کے وادي میں اور اُسکے شمال و جنوب کي جانب گانو اور آبادیاں بہت ہیں اُنمیں سے ایک فیجہ ہی اسمیں سے نہر بردی کي ایک بڑي شاخ نکلي ہی اور بلودان اور زبداني ہیں اِس اطراف میں سیب بہت ہوتا ہی یہاں سے دمشق تک باغات قریب قریب ہیں اور بہ نسبت اَوْر شہروں کے آب و ہوا اور میوے اور سبزہ و نباتات شہر صالحیہ اور قارہ اور نبک اور نیراب اور ربوہ منشار اور بیت‌الراس کي بہت اچھے ہیں بیت‌الراس میں حبابہ یزید بن ملک اُموي کي حرم مرگئي تھي جسکے غم و اندوہ میں یزید بن ملک بھي وہیں مرگیا تفصیل اُسکي یہہ ہی کہ یزید مذکور تفریح طبع کے لیئے حبابہ کے ساتھہ بیت‌الراس میں آیا تھا اُسنے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ یہاں کے ایک دن کے عیش و عشرت کا وصف احاطہ بیان سے باہر ہی اب میں اِسکا تجربہ کرتا ہوں غرض کہ جب صبح ہوئي تو اُسنے حکم کیا کہ آج صبح سے شام تک کوئي کام مہمات ملکي میں سے پیش نکیا جاوے اور خود حبابہ کے ساتھہ خلوت میں گانا سننے اور عیش عشرت کرنے میں مشغول ہوا یہاں تک کہ دسترخوان بچھا اور کھانا چنا گیا یزید اپني معشوقہ کو ساتھہ لیکر خاصہ تناول کرنے کو بیٹھا اور جب وہ کھانا کھا چکي تو اُسنے بیت‌الراس کا ایک انار جو دسترخوان پر موجود تھا اور اُسکا دانہ نہایت بڑا تھا یزید کي خواہش سے توڑا اور توڑتے ہي اچانک مرگئي یزید کو یہاں تک الم ہوا کہ اِسي رنج و غم میں وہ بھي بیمار ہوکے اُسي مہینے میں مرگیا *

شہر بعلبک فيزمانا قابل‌الذکر نہیں مگر بباعث چند عمارات قدیمہ کے مشہور ہی البتہ زمانہ قدیم میں بہت بڑا شہر تھا بعد غلبہ مسلمانوں کے بھي سنہ ۷۰۰ ہجري تک کچھہ حصہ اُسکا اُسي شان و شوکت پر قایم رہا بازار اور جامع مسجد اور دوکانیں اِسمیں بہت تھیں اور گرد

اِسکے بڑي شہر پناہ تھي ایک بار جانب جنوب سے پاني کا سیلاب آیا اور شہر پناہ کو توڑکر شہر میں آگیا اُسکے صدمہ سے پندرہ سو مکان ڈہ گئے اور بہت سي مخلوق هلاک هوگئي اب وهاں کي پراني عمارتوں میں سے ایک قلعہ باقي رہا هی فصیل اور ستون بڑے بڑے پتھروں کے عجیب طرح کے بنے هوئے هیں اور چھتیں اُنکي پتھر کي چٹانوں سے پٹي هوئیں نقش و نگار مختلف‌الاشکال سے آراستہ هیں اور اوپر چڑھنے کے واسطے اُنمیں گول سیڑھیاں مناروں کے اندر بني هوئي هیں اُسمیں ایک محل قصرالملک کے نام سے مشہور هی سنگین مکانات بہ سبب شدت وصل کے ایک هي پتھر کے معلوم هوتے هیں جن لوگوں نے اسکو بارها دیکھا هی وہ بیان کرتے هیں که هربار کے جانے میں بباعث کثرت صناعي اور نقش و نگار کے ایک شی نئي دیکھنے میں آئي جو قبل اسکے کبھي نہیں دیکھي تھي باوجود اسکے که بباعث انقضاے مدت دراز اکثر مکانات منهدم هوگئے هیں لیکن اب بھي کئي مکان عجیب و غریب موجود هیں لوگ گمان کرتے هیں که یہه قلعہ حضرت سلیمان بن داؤد علیہ‌السلام کا بنایا هواهی رومانیوں نے سنہ ۲۰۰ ع عہد ملک‌انطونیوس بیوس میں جو مکان اُنکے زمانہ سے پیشتر کے بنے هوئے شکستہ ریختہ هوگئے تھے اُنپر اَور نئے مکانات بنائے *

شہر بعلبک وادي بقاع سے شمال شرقي کي طرف واقع هی اور قریب اسکے نہر لیطاني کا بھي مخرج هی جسکا پاني نہر برزولي سے جو جبل لبنان سے نکلي هی اِس نہر میں آکر ملتا هی اور یہه رحلہ اور معلقہ کے بیچ میں بہتي هی اور جبل شرقي کي طرف سے نہر تحھفوفہ اور نہر عنجر کا پاني بھي جبل شرقي کي طرف سے لیطاني میں آملا هی اور عنجر ایک شہر بھي هی جسکا نام ابوالفدا نے عین‌الجر رکھا هی اور قریب اِسکے مجدل ایک گانو هی جو بہت سے مجدلوں کے باعث سے بغرض امتیاز مجدل عنجر کے نام سے نامي گرامي هی *

بعلبک کے اکثر باشندے متاولہ ہیں زمانہ قدیم سے حکام ایکے بنی‌الحرفوش تھے جنہوں سے معلولا میں بادشاہی لشکر سے لڑائی ہوئی تھی اور انمیں سے دو امیر گرفتار ہوکر قسطنطنیہ کی طرف بھیجے گئے تھے *

جبل شرقی عنجر کی طرف سے شروع ہوکے کئی وادیوں میں سے ہوتا ہوا گذرا ہی اُنمیں سے ایک وادی حربر ہی جو سر زمین عنجر سے شروع ہوا ہی اور نشیب اس وادی کا مغرب کی طرف چلا گیا ہی بعد اسکے ایک کم وسیع وادی قرن ہی جسمیں چور اور رہزن چھپے بیٹھے رہتے ہیں اِس سے جنوب کی طرف وادی بکہ ہی اور نشیب ان دونوں وادیوں کا مشرق کی طرف ہی وادی بکہ میں مابین ابراھیم باشا والی مصر اور طائفہ دروز کے جنگ عظیم واقع ہوئی تھی مگر ابراھیم باشا نے فتح پائی اِس وادی کے جنوب کی طرف جبل شرقی کے دوشعبی ہوگئے ہیں جنمیں سے شعبہ غربی نہر لیطانی کے کنارہ شرقی پر اور شعبہ شرقی جبل شیخ کے قریب تمام ہوا ہی اور ان دونوں کے بیچمیں ایک وادی ہی جسکو وادی تیم اعلی کہتے ہیں دیرالعشا بنطہ کفرقوق بکیفا راشیا یہہ سارے تیم اعلی کے گانوں ہیں مگر دارالامارۃ انکا راشیا ہی اِس وادی کے قریب دوسرا وادی تیم اسفل ہی دیہات متعلقہ اُسکے میمس کفیر اور حاصبیا ہیں اور حاصبیا اِس ولایت کا دارالحکومت ہی اور عین‌جرفا سبعہ راشیا الفخار اور هباریہ ہیں هباریہ میں ہیکل قدیم کے دو احاطے ہیں طول اُنکے ستون کا ساٹھہ فٹ اور عرض تیس فٹ ہی حاصبیا کے قریب طائفہ دروز کی خلوتیں بنی ہوئی ہیں جو بیاضہ کے نام سے معروف ہیں بعد فتحیابی کے ابراھیم باشا والی مصر نے کتابیں وہاں کی خوب لوٹیں اسمیں سے مذہب دروز کی کچھہ کتابیں ملک فرانس کی طرف بھیجیں جنکی استعانت سے معلم دساسی نے ایک کتاب مذہب دروز کے بیان میں تالیف کی اور کچھہ کتابیں لوگوں میں منتشر ہوگئیں

جنسے مذهب دروز کا حال و اسرار پوشیدہ کهل گیا ان سب بلاد کے حاکم بلکه بلاد شوف کے بهي شهاب کے امیر هیں باشندے ان بلاد کے مسلمانوں اور عیسائیوں اور دروز سے ملے هوئے هیں حاصبیا کے قریب لعل کي کان هی اِس سے جنوب کي طرف پانچ گهنته کي راه پر ایک تیله هی جسکو تل قاضي کهتے هیں بني‌اسرائیل کا شهر وان جسکا ذکر سفرالقضاۃ کے (ص ۱۸ عـــ ۷ سے عـــ ۲۹) تک مذکور هی اسي تیله پر آباد هی اِس سے مشرق کي طرف شهر بانیناس هی جسکا نام انجیل میں قیساریه فیلس هی چنانچه انجیل کے (ص ۱۲ عـــ ۱۲) میں لکها هی اور وهاں ایک غار سے نهر نکل کر بحیره حوله کي طرف بهتي هی وجهه تسمیه شهر بانیناس کي یهه هی که رومانیوں کے معبودوں میں سے ایک معبود کا مندر بنا هوا تها جو بانیا کے نام سے نامي تها چنانچه وه شهر اسي کے نام پر بانیناس کے نام سے مشهور هوا اسمیں ملک هیرودس نے ایک هیکل قیصر اغسطس کے نام پر بنائي تهي اُسکے کهنڈر ابتک باقي هیں اِس شهر میں اهل اسلام کا بنایا هوا ایک قلعه هی جسکا نام صبیبه هی جبل شیخ کا نام کتب مقدسه میں جبل حرمون هی اور ابوالفدا نے اُسکا نام جبل سنیر اور ثلج رکها هی *

اِس جبل کے جانب شرقي میں اقلیم بولان هی عرنه بیستاجن دربل اور قلعه جندل وغیره اِس اقلیم کے قریے هیں دمشق سے جنوب کي طرف وادي عجم هی اسکے گانوں جدیده قطنا عرطور داریا دیر علي عادلیه اور صحنایا هیں *

وادي عجم سے جنوب کي طرف قطعه جیدور هی بواریث دیرالبخت اور دیرالعدس صنمین کفر شمس وغیره اسکے گانوں هیں بحیره حوله اور بحیره طبریه سے مشرق کي طرف اور قطعه جیدور سے جنوب غربي کي طرف ارض جولان هی *

دمشق سے جنوب شرقي کي طرف ارض حوران هی اور یهه تین ضلعوں پر منقسم هی نقرہ لجاۃ اور جبل حوران یعني کوهستان پس ضلع نقرہ ایک بیابان نهایت وسیع هی وادي عجم سے بادیه تک طول حد غربي پر اسکے جیدور جولان اور جبل عجلون هی اور حد شرقي پر لجاۃ اور جبل حوران یهه ضلع بباعث کثرت کشتکاري کے خوب آباد اور سرسبز و شاداب هی لیکن اشجار اور درخت اسمیں نهیں هیں گانوں اور آبادیاں اسمیں بهت هیں ازانجمله شمسکین هی یهه شهر ارض حوران کي دارالامارۃ هی دوسرا غسان بادشاه اسکے قیاصر روم کي طرف سے عرب شام کے عامل تھے باشندے اسکے ارذبن غوث بن نبت بن مالک بن ادو بن زید بن کهلان بن سبا کي اولاد میں سے هیں یمن سے متفرق هوکر رود غسان پر آکر بود و باش اختیار کي اور اُس رود کے نام سے اِس قریه کو موسوم کیا تیسرا قریه بصري هی ابوالفدا نے لکھا هی که یهه قریه دیار بني فزارہ اور بني مُرہ وغیرہ میں سے هی *

ضلع لجاۃ کي زمین هموار هی لیکن بسبب کثرت پتھروں وغیرہ کے دشوار گذار اور اِسکے گرد کو لحف اللجاۃ کهتے هیں اسکے حصه شرقي وادي لوا میں قریه ام الزیتون براق اور صورہ آباد هیں اور اطراف شمالیه میں شعارہ کرنیم اور خیب اور غربیه میں جنین اور اذرع هی جسکا ذکر یشوع کے (ص ۱۲ عـــ ۱۲) میں مذکور هی اور عرب اسکو اذرعات کهتے هیں اور جهات جنوبیه میں بصرالحریري نجران دیرالسمر اور ام العلق آباد هیں داما اسکي دارالامارۃ هی جدله سور حران جدیا سلاخد خرساء صمید اور دور بني اسرائیل اِسکے گانوں هیں *

جبل حوران کے سب سے بلند تیلے کا نام جبل کلب هی بعض گمان کرتے هیں که برکات وهي هی جنینه عمرہ ثمرہ شهباء غنیل اور قنوات جو کتاب عدد کے (ص ۳۲ عـــ ۴۲) میں مرقوم هی اور سویداء جسمیں نعمان بن عمر بن منذر نے جو غسان کے بادشاهوں میں

سے هی ایک قصر بنایا هی یهه سب جبل حوران کے قریب هیں اور
اِس جبل سے مشرق کي طرف ارض بثنیه هی جسکا نام کتب قدسیه
میں ارض باسان هی اور ابوالفدا نے اسکا نام بثنیه رکھا هی اور لکھا هی
که یهه زمین حضرت ایوب‌صدیق کي ملک تھي بثنیه دومه عیون
مجدل صلخد جسکو صرخد بھي کہتے هیں ارض بثنیه کے گانوں هیں *

شهر صرخد جبل بني هلال کي دارالحکومت هی اور اسمیں ایک
قلعه هی بلند اور مستحکم مگر اسکے حوضوں اور تالاب وغیره میں بجز
بارش کے پاني کے اَور جگهه سے پاني نهیں آتا هی اور اسکے جانب
جنوب اور مشرق میں سواے جنگل کے اَور آبادي نهیں هی اور مشرق
کي طرف سے ایک راسته عراق کي طرف جاتا هی اور یهه راسته رصیف
کے نام سے مشهور هی اِس راسته کي راه صرخد اور بغداد میں دس منزل
کا فاصله هی صرخد کا قلعه بهت دور سے نظر آتا هی اُن مقامات میں
سے جنکا همنے ذکر کیا بعضے ایسے ویران هوگئے هیں که صرف نام اُنکا
باقي هی مکان اِن شهروں کے سنگ سیاه سے خوب مستحکم بنے هوئے
هیں یهه سیاه پتھر مقام ارحیه طواحین سے لوگ اکثر شهروں کے طرف
لیجاتے هیں اور چھتیں اُن مکانوں کي بجاے تختوں کے جسور کے
عمده پتھروں کي چٹانوں سے پٹي هوئي هیں کهتے هیں که شهر بصریت
میں ایک مکان هی جو سرکیس راهب کي طرف منسوب هی جسکو
بحیراء کهتے هیں صرف پانچ پتھروں سے بنا هوا هی چار پتھروں کي
چار دیواریں اور ایک پتھر کي چھت اور دروازه بھي اُسکا پتھر کا هی
لیکن کھلنے اور بند هونے میں لکڑي کے دروازه کي مانند سهولت سے
کھلتا اور بند هوتا هی اکثر مکانوں میں وهاں کے تهه خانے بنے هوئے
هیں *

اِن بلاد کے قلب مقاموں میں سے ارض وغیره هی جهاں طائفه دروز
کے لوگ ابراهیم باشا حاکم مصر سے بھاگ کر جا چھپے تھے اور باوجودیکه

بہت سے لوگ ابراهیم باشا کے هلاک هوئے لیکن بسبب تنگي راہ کے ارض مذکور میں داخل نہوسکے ارض وعرہ ایک وسیع میدان هی بلند پہاڑوں کے بیچمیں ایک منزل طویل اور اُسمیں جانے کا راستہ نہایت تنگ اور دونوں طرف اِس راستہ کے غار بہت هیں باشندے ان شہروں کے عرب نصاری اور دروز هیں خور و پوش اور نازک بدني میں سب ایک دوسرے سے ملتے هوئے هیں *

عرب کي بہت سي قومیں هیں منجملہ اُنکے چار قومیں یعني سرویہ فحیلیہ عیسیہ اور بنوصخر یہہ سب اهل شمال کہلاتے هیں اِنکے ماتحت اور بہت سي قومیں هیں لیکن اُنکے حال بیان کرنے کي یہاں کچھہ حاجت نہیں هی اور اکابرالدروز وهاں ایک قوم هی جسکو بني حمدان کہتے هیں وطن اصلي اِن کا غرب اعلی میں سے قریہ کفرہ هی جو جبل شوف میں عیناب سے اوپر واقع هی آپس کے فتنہ و فساد کے باعث جلاے وطن اختیار کرکے جبل حوران میں آکر بود و باش اختیار کی اب قریہ مذکورہ نیست و نابود هو گیا بجز نام کے اَور کچھہ باقي نہیں رها *

قطعہ جبل عجلون کا بیان

یہہ قطعہ نہر یرموک اور نہر زرقا کے بیچمیں واقع هی منجملہ اِنکے نہر یرموک بطرف شمال اور زرقا بجانب جنوب جاري هی اور اِسي سبب سے خوب آباد اور کثرت کشتکاري سے نہایت سرسبز و شاداب هی اور ایک طرف کو اِسمیں سندیان کے درخت بہت سے هیں یہہ آٹھہ ضلعوں میں منقسم هی کفارات سرو جبامنہ جسکو بطین بھي کہتے هیں اور واسطیہ بنوعبید کورہ جبل عجلون اور معراض اِن ضلعوں میں قصبے اور گانوں بہت تھے مگر اب اکثر ویران هوگئے هیں اور بعضے آباد هیں ازانجملہ ایک کدارہ هی جسکو اب اُم قیس کہتے هیں اور اَبیلا جسکا نام اب بیلا هی اور اربیلا جو اربد کے نام سے معروف هی اور بیلا

کو کفربیل اور محنایم کو محدنه اور ارعوب کو راعب اور کراسا کو جرش کہتے ہیں جرش میں تدمر کي طرح کے آثار قدیمه بنے ہوئے ہیں *

قریه عجلون کے قریب پچھم کي طرف ریض ایک قلعه ہی جسکو باعوثه بھي کہتے ہیں *

نہر زرقا کي جانب جنوب نہر موجب کي طرف بلقاء اور اسکے شمال کي طرف جبل صلت واقع ہی اور ان دونوں مقاموں کے بیچمیں بجز قریه صلت کے اَور کوئي موضع آباد نہیں ہی اور اُسکے قدیم موضعوں میں سے جلعاد اور عمون جسے اب عمان کہتے ہیں اور حشبون جسے اب حسبان کہتے ہیں اور عال بنا ماعین عراعر اور ذیبان ہیں اور اِس قطعه کي جانب جنوب زمانه قدیم میں ارض بني عمون تھي *

نہر موجب کي جانب جنوب جسے نہر ارنون بھي کہتے ہیں احساء کیطرف ارض کرک ہی اور اسکو ارض مواب اور ارض قوم لوط بھي کہتے ہیں کرک جسے اب ربمواب اور ربه جسے رابه مواب اور زعراء جسے صاغر کہتے ہیں ارض قوم لوط کے دیہات ہیں منجمله اُنکے صاغر وہ گانو ہی جسمیں حضرت لوط پیغمبر نے آکر اُس عذاب سے جو اُنکي قوم پر نازل ہوا تھا نجات پائي تھي اور مابین جبال نصیریه اور جبل لبنان اور جبال نابلس کے جو مشرق کي طرف واقع ہیں اور مابین بحر کے جو مغرب کي طرف ہی ایک دشت مختلف العرض واقع ہی اِس دشت کے پہاڑ لاذقیه اور مصب نہر عاصي کے بیچ میں اور طرابلس اور بترون کے درمیان اور مصب نہر کلب کے قریب اور مصب نہر دامور اور نہر اولی کے مابین اور صور اور عکا کے بیچ میں اور جبل کرمل کي طرف شہر حیفاء کے قریب کنارہ بحر سے مل گئے ہیں *

وہ قطعه زمین کا جو مابین طنطورہ کے جنوبي راس کرمل تک اور درمیان نہر کبیر کے شمالي طرابلس تک واقع ہی نام اُسکا جغرافیه بطلمیوس مصري کے مطابق فینیقیه ہی *

بیان اُن شہروں کا جو بحر متوسط کے کناروں پر ہیں

ابتداءً جانب شمال سے شہر لاذقیہ ہی جسکو سلوقس غالب بادشاہ نے آباد کرکے نام اسکا اپني ماں کے نام پر رکھا یہہ اُس راس سے جو بحر میں داخل ہی شمال غربي کي طرف واقع ہی اِس شہر اور جہازوں کے لنگرگاہ میں آدہ گھنٹہ کي راہ کا فاصلہ ہی مکانات قدیمہ اور دیر اور کنیسوں کے کھنڈر جو سنہ ۶۰۰ ع میں بنائے گئے تھے ابتک موجود ہیں *

ابوالفدا نے لکھا ہی کہ اسکو فارس بھي کہتے ہیں زمانہ قدیم میں یہہ شہر معتبر شہروں میں سے تھا اور شراب کي تجارت وہاں بہت ہوتي تھي امراء تنوخ کا جو اس اطراف کے حاکم تھے یہہ شہر دارالامارۃ تھا امیر محمد بن اسحق تنوخي نے بھي اسي شہر میں وفات پائي اِس شہر کو بنابر تمیز لاذقیۃالعرب کہا کرتے ہیں فيزماننا تنباکو جو اسکے قرب و جوار کے پہاڑوں سے آتا ہی اور حریر — روئي — تل — گیہوں جو — جوار — زیت — شہد — گھي — موم اور اُون وغیرہ کي تجارت وہاں ہوتي ہی اکثر زلزلہ وہاں بہت آتا ہی چنانچہ بباعث زلزلہ کے سنہ ۱۷۹۶ ع میں یہہ شہر بہت ویران ہوگیا باشندے اسکے مسلمان اور روم چار ہزار کے قریب ہیں یہہ لوگ نہایت کریم‌النفس ہیں کہ مسافروں اور غرباؤں سے بہت محبت کرتے ہیں اور اُنکو معزز اور مکرم جانتے ہیں *

دوسرا شہر جبلہ ہی اسمیں کوئي عمارت قابل ذکر کے نہیں مگر ایک جامع مسجد جو سلطان ابراہیم نے بنائي تھي اور ایک مکان جو رومانیوں کے کھیل کے واسطے مدور بشکل نصف دائرہ کے بنا ہوا ہی اُسکے دروني میدان کے گرد میں نشست کے واسطے گول چبوترے صف بصف اِس وضع پر بنے ہیں کہ ہر ایک صف دوسري صف سے قدرے بلند ہی نصف قطر اِس دائرہ کا ڈیڑہ سو فٹ کا ہی

اور محیط خارجي اُسکا ساڑھے چار سو فٹ کا اور اُن نشستگاھوں کے نیچے ایک ایسي جگھہ بني ھوئي ھی جہاں وہ جانور جو کھیل کے واسطے لاتے ھیں کھڑے کرتے ھیں فيزماننا باشندے جبلہ کے آٹھہ سو کے قریب ھیں مابین جبلہ اور طرسوس کے ایک دشت ھی خوب سرسبز و شاداب اُسمیں آثار قدیمہ بھي بہت ھیں جو دلالت کرتے ھیں کہ یہہ شہر زمانہ سابق میں خوب آباد تھا اور باشندے یہاں کے نہایت مالدار تھے *

تیسرا شہر طرطوس ھی زمانہ قدیم میں اسکا نام بہ سبب قرب ارادوس کے جسکو جزیرۂ رواد کہتے ھیں انترادوس تھا اور ابوالفدا نے نام اُسکا انطرطوس لکھا ھی مگر اب اُسکا نام بجز طرطوس کے اَور کچھہ مشہور نہیں ھی یہہ شہر بھي اب ویران ھونے کے قریب ھی باشندے اِسکے کل چھہ سو ھیں یہہ لوگ قلعہ کے دروني مکانوں میں رھتے ھیں یہہ قلعہ فینیقیہ قدیم کي عمارتوں میں سے باقي رھگیا ھی اور اُسکے قریب سنہ ۱۲۰۰ ع کا نہایت عمدہ بنا ھوا ایک کنیسہ ھی مگر فيزماننا لوگ اُسمیں چار پائے باندھتے ھیں طرطوس سے شمال شرقي کي طرف چھہ گھنٹہ کي راہ پر مرقب ایک قلعہ ھی ابن منقذ نے تاریخ القلاع و الحصون میں لکھا ھی کہ یہہ قلعہ مسلمانوں نے سنہ ۴۵۴ هجري میں پہاڑ کي چوٹي پر بنایا تھا اور وہ پہاڑ سطح سمندر سے ھزار قدم کے قدر بلند ھی اِس قلعہ میں چشمے اور حوض بہت سے ھیں پہلے انگریزوں نے مسلمانوں سے لیا تھا لیکن پھر سلطان مصر نے سنہ ۱۲۸۲ هجري میں اُنھوں سے مانگ لیا *

مرقب کے قریب کنارہ بحر پر شہر بلیناس واقع ھی مگر اب اسمیں بجز پرانے کھنڈروں کے اَور کچھہ باقي نہیں *

جزیرۂ رواد شہر طرطوس سے بجانب مغرب تین میل کے فاصلہ پر واقع ھی یہہ ایک چھوٹا سا جزیرہ ھی محیط اسکا ۱۵۰۰ خط کا ھی اور اسمیں فنیقین کي عمارات میں سے مثل قلعہ اور شہر پناہ کے بہت

بني هوئي هيں اور اُسکے دونوں طرف بحر کے کنارہ پر دو دیواریں بہت بلند بني هوئي هيں اِسي سبب سے یہہ جزیرہ جہازوں کي لنگرگاہ هی بارش کا پاني جمع هوجاتا هی جس سے کام اُنکا چلتا هی باشندے اِسکے بہت تھوڑے هیں اکثر ملاحي اور چرواہي کرتے هیں اور چارپایوں کي لید اور گوبر کشتیوں میں بھرکر باغوں میں ڈالنے کے واسطے دور دور لیجاتے هیں قدیم باشندے اسکے علم ملاحي میں مشہور تھے چنانچہ ذکر اُسکا کتب مقدسہ میں ملوک رابع کے (ص ۱۸ و ص ۱۹) میں اور اشعیا کے (ص ۱۰ و ۳۶ و ۳۷) اور ارمینیا کے (ص ۴۹) میں حز قیال کے (ص ۲۷) میں مذکور هی *

جبال نصیریہ کا بیان

جبال نصیریہ مقامات مذکورہ کے بجانب مشرق واقع هیں اور یہہ کئي قطعے هیں جنمیں سے ایک قطعہ خوابي هی حکام اِس قطعہ نے مسلمان بني عذراء میں سے هیں اور یہہ سب لوگ خوابي کے قلعہ میں رهتے هیں لقب اُنکا اغادات هی یہہ قطعہ مرقب اور قریہ زمري سے جنوب شرقي کي طرف واقع هی اِس قطعہ میں نوے گانوں هیں باشندے اِسکے نصیریہ اور مسلمان اور نصاری طائفہ موارنہ اور روم هیں *

دوسرا قطعہ قدموس هی حاکم یہاں کے اسماعیلیہ مذهب کے هیں اور منجملہ ان دونوں فرقوں حجادیہ اور سویدانیہ کے اکثر تو قریہ قدموس میں اور بعضے قدموس کے قلعہ میں رهتے هیں اور لقب انکا امراء اور صاحب الولایت هی اِس قطعہ میں ایکسو ستتر گانوں هیں باشندے انکے سب اسماعیلیہ اور نصیریہ هیں یہہ قطعہ قلعہ مرقب سے مشرق کي طرف واقع هی اور اِس سے شمال کي طرف قطعہ قبلہ هی اور یہہ تین حلون پر منقسم هی جنمیں سے ایک حلہ بني باشوط هی اور حاکم یہاں کے کئي فرقے هیں بني قطرہ اور بني عثمان جو قریہ حصان میں رهتے هیں اور بني ابي عامي قریہ عین فیطو میں بستے هیں *

دوسرا حلة الحمام هی جسکے حاکم بنی حجاج هیں اور وہ قریہ حمام میں رهتے هیں *

تیسرا حلة السرامطہ هی جسکے حاکم دو فرقے هیں ایک بشالدہ جو قریہ بعیدہ اور دویرہ بعیدہ میں رهتے هیں اور دوسرے بنی غریب جو قریہ والیہ میں بستے هیں یہہ سب فرقے نصیري هیں اور لقب انکا مقدم هی اِس قطعہ میں ستر گانوں هیں اور باشندے ان سب گانوں کے نصیري هیں *

چوتھا قطعہ بني علي هی جسکے حاکم بنو ابي شلحخہ هیں اور یہہ عین الشقاق میں رهتے هیں انکا بهي لقب مقدم هی اس قطعہ میں چھتیس گانوں هیں اور باشندے اسکے بهي نصیري هیں *

پانچواں قطعہ قرداحہ هی جسکے حاکم کئي فرقے هیں بنواحمد جو قریہ بقذبون میں رهتے هیں اور بنوحرکس جو قریہ مرج معریات میں اور بنو علي اور بنوالعیلہ اور بنوشهاب العین جو قرداحہ میں اور بنوحصون جو قریہ بشلامہ اور براج میں اور بنوعلوش جو قریہ کلماخو میں رهتے هیں اور یہہ سب نصیري هیں اور لقب انکا مقدمین هی اِس قطعہ میں اسي گانوں هیں اور باشندے انکے نصیري هیں *

چھٹا قطعہ جبل المهالبہ هی جسکے حاکم بنوعصن هیں جو قریہ ادینہ میں اور بنوخیبر جو نبک سرسالیہ کے قلعہ میں رهتے هیں اور انکا بهي لقب مقدمین هی اس قطعہ میں سینتالیس گانوں هیں اور باشندے اور حاکم یہاں کے سب نصیري هیں *

ساتواں قطعہ مزیرعہ هی جسکے حاکم بنواحمد اور بنو محمد اور بنوعلي هیں جو مذهب کے نصیري اور لقب کے مقدمین هیں یہہ قطعہ تین ضلعوں پر منقسم هی مزیرعہ اور عمارہ اور ساحل مزیرعہ ان تینوں ضلعوں میں ایکسو دس گانوں هیں *

آٹھواں قطعہ صہیون ہی جسکے حاکم بنوجندي مصطفیٰ ہیں یہہ لوگ قریہ لحفہ میں رہتے ہیں اور طائفہ ارشوکیہ قریہ شیرالفاق میں اور بنوجندي ابراہیم قریہ منجیلا میں اور طائفہ زناقفہ قریہ زنقوفہ میں رہتے ہیں یہہ سب مسلمان ہیں اور لقب انکا اجناد ہی اِس قطعہ میں ۳۷ گانوں ہیں *

ابوالفدا نے لکہا ہی کہ شہر صہیون میں ایک ایسا قلعہ مستحکم ہی کہ ملک شام کے مشہور قلعوں میں سے کوئی قلعہ اُسکے برابر مستحکم نہیں اس قلعہ میں بارش کا پاني چشموں میں بہت جمع ہوتا رہتا ہی اور یہہ قلعہ پتہر کے ٹیلے پر بنا ہوا ہی اور اسکے قریب ایک وادي ہی جسمیں ایسا نیزہ بہت عمدہ پیدا ہوتا ہی کہ اُسکي مانند اُس ملک میں کہیں پیدا نہیں ہوتا اور بلند اِسقدر ہوتا ہی کہ لاذقیہ سے نظر آتا ہی اُس وادي میں مصریوں کے عہد میں مابین ان بلاد کے باشندوں اور جبل لبنان کے باشندوں کے بڑي لڑائي واقع ہوئي تھي ساحل لاذقیہ میں ساتھہ گانوں ہیں جنکے باشندے سب نصیري ہیں *

نواں قطعہ بہلولیہ ہی جو لاذقیہ سے شمال شرقي کي طرف واقع ہی اور بنوعلي اور بنوشمسین اور بنومنصور اُسکے حاکم ہیں اور وہ سب نصیري ہیں اور اُسمیں سینتالیس گانو ہیں اِس سے شمال شرقي کي طرف دسواں قطعہ جبل الاکراد ہی جسکے حاکم کئي فرقے ہیں لیکن وہ سب مسلمان اِس قطعہ میں ایک سو بیس ملکیں اور اراضي مزروعہ اور گانوں ہیں اور باشندے انکے نصیري اکراد اور ارمن ہیں اِس سے مشرق کي طرف جبل اقوع ہی جسمیں ملکیں اور گانوں وغیرہ بہت سے ہیں اور باشندے اسکے ترکمان اکراد اور ارمن اور نصیري ہیں لیکن اِس اطراف کے سب باشندے دیہاتیوں کي مانند جاہل اور بیوقوف اور کند ذہن ہیں *

طرطوس سے مشرق کي طرف مائل بجنوب چهه گهنتہ کي راہ پر مضيطه هى باشندے اسکے پانسو روم اور تين سو مسلمان هيں اور باشندے ان سب قطعوں کے پينتيس هزار کے قريب هيں اُنميں سے پانچهزار آتهه سو نصيري اور آتهه سو روم اور آسي موارنه هيں اور باقي سب مسلمان هيں مضيطه ميں ايک تيله پر رومانيوں کے وقت کا ايک برج بنا هوا هى اِس سے جنوب شرقي کي طرف ديرالحميراء هى جو مارجاورجيوس کي طرف منسوب هى اور اسکے قريب دوريه ايک چشمه هى جسکا پاني چند روز تک جاري رهتا هى اور پهر بند هوجاتا هى اور يهه بهنا اور بند هوجانا بحسب اختلاف فصلوں کے مختلف رهتا هى اور يهه وه نهر سبتي هى جسکي طرف يوسيفوس مورخ يهودى نے اِشاره کيا هى جس صاحب کو حال اُسکا مفصل معلوم کرنا منظور هو تاريخ اعمال الجمعيةالسوريه جو بيروت ميں چهپي هى مطالعه کرے *

اِس دير سے جنوب شرقي کي طرف چهه گهنتہ کي راہ پر قلعه حصن هى جو زمانه قديم ميں حصن‌الاکراد کے نام سے مشهور تها اور قبل فتح طرابلس کے يهه دارالسلطنت تها اور اسکو حصن‌عکار بهي کهتے هيں اور وهاں عکا ايک حصار کا نام بهي هى جس زمانه ميں که ملک صلاح‌الدين يوسف بن ابي ايوب نے حصن‌عکار کا محاصره کيا تها حصار عکا پر بهي کچهه فوج بهيجي تهي چنانچه حصن عکار تو چند روز ميں فتح هوگيا ليکن حصارعکا مفتوح نهوا قلعه اور دير کے قريب ايک وادي هى جسميں نهر کبير بهتي هى وهاں جبل نصيريه تمام هوا هى اور جبل لبنان شروع *

بلاد عکار کا بيان

بلاد عکار اِس حصن سے جانب جنوب اور جبل لبنان سے بطرف شمال واقع هى اور يهه جبل لبنان سے بحر تک لنبا چلاگيا هى اور کره

اس بلاد کے اور خصوصاً جون عکار کے حوالي میں وادي سرسبز اور شاداب بہت ہیں *

جبل لبنان میں ایک مقام ہی جسے شعرہ کہتے ہیں اور اسمیں ایک بہت وسیع خندق ہی جسمیں اکثر چور چھپے بیٹھے رہتے ہیں *

اِس قطعہ عکار میں ایکسو چالیس گانوں ہیں جنکے باشندے سات هزار کے قریب متاولہ اور تین ہزار پانسو نصیري اور آٹھہ ہزار چھہ سو روم اور چار ہزار پانسو موارنہ ہیں اسکے مشہور قریوں میں سے قریہ عکار ہی زمانہ قدیم میں امراء بني سیفا جو مسلمان اور ان بلاد کے حاکم تھے اُنکا یہي دارالحکومت تھا اور بعضے ان امراء میں سے قطعہ کسروان کے بھي حاکم تھے جو جبل شوف کے اعمال میں سے ہی بلکہ بیروت تک اُنکي حکومت تھي اُن امیروں کے کچھہ آثار مثل کاروان سراے وغیرہ کے ابتک موجود ہیں چنانچہ جامع السرایا امیر عساف سیفا کے نام سے مشہور ہی اور شہر سے باہر بھي ایک مکان اُسیکے نام کا فقیروں کے ٹھہرنے کے واسطے بنا ہوا ہی پس جب کہ اِن امیروں نے سلاطین آلِ عثمان سے مخالفت کي تو طرابلس اور بعلبک کي طرف سے لشکر سلطاني آیا اور قریہ مذکورہ پر قابض ہوکر جلایا پھونکا اور امراء بني سیفا کو جو اُسمیں مجتمع تھے قتل کیا اور جب سے حکومت اِن امیروں کي منقطع ہوگئي لوگ ابتک اُسکي تمثیل دیا کرتے ہیں اور قریہ عکار بھي جب ہي سے ویران ہوگیا یہاں تک کہ في زماننا اُسمیں تیس گھروں سے زیادہ نہیں ہیں *

دوسرا قریہ عرقہ ہی جو اگلے وقتوں میں بہت مشہور شہر تھا اُسمیں ایک ہیکل زہرہ ہی ملک تیطس رومانی نے جب شہر اورشلیم کو فتح کیا تو وہ قریہ عرقہ میں آیا اور ہیکل مذکور میں طائفہ یہود پر فتحیابي کا شکر خدا ادا کیا عمارات فینیقیین کے بھي اسمیں کچھہ آثار باقي ہیں اِس شہر کا حال سفر تکوین کے (ص ۱۰ عـــ ۱۷)

هیں اور سفر ایام اول کے (ص ۱ عـــ ۱۵) میں یہي مذکور هی کہتے هیں که هیکل زهره اسکندر بن فیلبس مکدوني نے بنائي تهي قیصر رومانی اسکندر سقیروس اسي میں پیدا هوا تها سنه ۱۰۹۹ ع میں انگریزوں نے اِس شہر کا محاصره کیا لیکن فتح نکرسکے بعد اسکے سنه ۱۱۰۹ ع میں شہر طرابلس کے فتح کرنے کے بعد اِسپر بهي قابض هوگئے *

عکار سے جنوب کي طرف جبل لبنان میں قطعه صبنه هی جسمیں مسلمان اور روم اور موارنه رهتے هیں اِسمیں ایک قسم کا انگور سیاه هوتا هی جسکا دانه بہت بڑا اور نہایت لذیذ اور کمال سخت هوتا هی یہاں تک که اُنکو تهلیوں میں اخروٹ کي طرح بهرکر دور دور تک لیجاتے هیں تو باوصف اسکے وه خراب و خسته نہیں هوتے *

تیسرا شہر طرابلس هی یهه شہر (۳۵° ۴۳' ۲۰") طول شرقي اور (۳۴° ۲۶' ۲۶") عرض شمالي میں واقع هی *

شمالی افریقه میں ایک شہر هی اُسکا نام بهي طرابلس هی لیکن بعضے لوگوں نے بنابر تمیز اسکا نام جو شام میں واقع هی اطرابلس بزیادتي همزه رکها هی اور بعضے اسکو طرابلس شام اور اُسکو طرابلس مغرب کہتے هیں اور یہي نام مشہور بهي هی یهه شہر کناره بحر پر آباد هی اور اصل میں یهه رومیوں کا تها لیکن مسلمانوں نے سنه ۶۸۸ هجري میں فتح کرکے خراب کرڈالا اور اِس سے ایک میل کے فاصله پر اَور شہر آباد کرکے اُسکا نام طرابلس رکها یهه دو حصوں پر منقسم هی ایک مدینه جو خاص شہر هی پس یهه شہر نہر ابي علی کے دونوں کناروں پر آباد هی اور پاني اِس نہر کا بازار اور مکانوں میں جا بجا جاري رهتا هی باشندے اسکے تیره هزار کے قریب هیں انمیں سے تین ربع کے قریب مسلمان هیں اور باقي نصاری اور طائفه روم اور موارنه هیں اور دوسرا مینا راس لسان پر بحر کے اندر واقع هی باشندے اسکے چار هزار کے قریب هیں پرانا شہر یہیں آباد تها کہتے هیں که زمانه قدیم میں صور اور

صیدا اور رواد کے لوگوں نے یہاں آکر بود و باش اختیار کی تھی اور ہر ایک شہر والوں نے اپنا اپنا محلہ علحدہ آباد کیا تھا بعد اسکے کثرت آبادی سے تینوں محلوں کے مکانات باہم ملکے ایک شہر آباد ہو گیا اور چونکہ لفظ طرابلس کے معنی زبان یونانی میں تین شہر کے ہیں اِس سبب سے اسکا نام طرابلس رکھا گیا باغات اسمیں بہت ہیں جنمیں پھل پھلاری بہت پیدا ہوتی ہی خصوصاً بھی اور بردقان اور گلاب یہاں کا مشہور ہی لیکن اِس شہر میں بسبب کثرت آب و اشجار کے تپ کا عارضہ بہت ہوتا ہی خصوصاً آخر ایام گرما میں باشندے اسکے خوش پوشاک اور تن پرور ہوتے ہیں اور علم و علماء سے بہت محبت رکھتے ہیں جب کہ اہل فرنگ سنہ ۱۲۰۰ ع میں برشام میں آئے تو اُنہوں نے طرابلس میں ایک قلعہ بنایا اور اُسکا نام ریموندمن ترلس رکھا اُس زمانہ میں مینا میں ایک کتاب خانہ تھا جسمیں قاضی ابوطالب حسن نے عربی فارسی یونانی کی تین لاکھہ کتابیں جمع کی تھیں مگر اہل فرنگ نے اِس شہر کے فتح کرنے کے بعد سب کتابیں جلاڈالیں سنہ ۱۱۸۸ میں ملک صلاح‌الدین ایوبی نے اسکا محاصرہ کیا تھا لیکن مفتوح نہوا بعد اسکے سنہ ۱۲۸۹ میں سلطان مصر نے اسکو فتح کیا اور بہت باشندوں کو یہاں کے قتل کیا بعد اِسکے ملک قبرس نے سنہ ۱۳۲۲ میں لیا اور شہر کو جلایا اور وہ مقامات مسمار کیئے جو بحر کے کنارہ پر لاذقیہ کی طرف واقع تھے علاوہ اسکے قبل اسکے بھی بباعث زلزلوں کے سنہ۱۲۰۲ میں اور سنہ ۱۷۸۵ میں بھی ایک حصہ اسکا خراب ہو چکا تھا راس لسان سے بجانب شمال بحر کے کنارہ پر بنابر محافظت کے دشمنوں سے چھہ برج بنے ہوئے ہیں اور راس مذکور سے شمال غربی کی طرف دس میل کے فاصلہ تک چھوٹے چھوٹے کئی جزیرے ہیں اشیاے تجارت شہر طرابلس کی بہت ہیں خصوصاً حریر اسفنج صابون مازو اور صجیتہ اور بعض میوے نامی تبغ کی تجارت بہت ہوتی ہی جو حماۃ اور حمص کے اطراف سے یہاں آتے ہیں *

شہر بئروت جسکو یونانی بئریس کہتے ہیں اتہوبعل نے جو شہر صور کا بادشاہ تھا حضرت ایلیا نبی کے زمانہ میں یہہ شہر آباد کیا تھا اب باشندے اسکے تین ہزار کے قریب ہیں اکثر اُنمیں سے موارنہ ہیں اور باقی روم — حریر اور زیت اسفنج یہاں سے لوگ تجارت کے واسطے لیجاتے ہیں اِس سے آدہ گھنٹہ کی راہ پر ایک بیابان وسیع میں پہاری کے تیلہ پر ایک پرانا قلعہ ہی جسکو قلعہ مسیلحہ کہتے ہیں اول یہہ طرابلس کی راہ پر تھا لیکن چونکہ اب اِس قلعہ میں چور چوٹے بیٹھے رہتے ہیں اِس سبب سے لوگوں نے طرابلس کا آؤر راستہ نکالا ہی طرابلس اور بئروت کے بیچمیں ایک پہاڑ حائل ہی جو بحر میں بہی داخل ہی اِس سے شمال کی طرف دیرالنوریہ ہی جو ایک بلند پہاڑ پر آباد ہی لیکن بسبب دشواری راہ کے اُسپر بہت تکلیف سے چڑھا جاتا ہی *

شہر جبیل کو یونانی بیابوس کہتے ہیں اور توریت میں اسکا نام جیبال لکہا ہی چنانچہ ملوک ثالث کے (ص ۵ عـــ ۱۸) میں اور حزقیال کے (ص ۲۷ عـــ ۹) میں لکہا ہوا ہی آثار قدیمہ بہی ستون وغیرہ کے اسمیں کچھہ ہیں اور ایک قلعہ ہی نہایت بلند باشندے اسکے چھہ سو کے قریب ہیں تبغ جو اسکے قرب و جوار کے پہاڑوں سے لوگ لاتے ہیں بہت اچھا ہوتا ہی *

لسان طویل سے شمال غربی کی طرف داخل بحر میں شہر بیروت آباد ہی اور راس لسان (۳۵° ۲۸′) طول شرقی (۳۳° ۵۰′) عرض شمالی میں واقع ہی اور راس سے یہہ شہر بطرف مشرق مائل بشمال ایک گھنٹہ کی راہ پر واقع ہی اور یہہ دمشق کا فرضہ ہی یعنی کشتیاں یہاں بنکر وہاں کے واسطے روانہ کیجاتی ہیں لیکن جہازوں کا لنگر اِس شہر میں نہیں ہوتا جب مغرب کی طرف سے ہوا چلتی ہی تو جہاز خارج مارجرجس میں مقسب نہر بیروت کے قریب جاکر ٹہرتا ہی اور

اگر وهاں هوا شمالي چلے تو بڑا خطرہ هوتا هی گرد اِس شہر کے شہر پناہ هی مگر سنہ ۱۸۴۰ میں لشکر انگلشیہ کي توپوں سے (جو واسطے اخراج دولت مصریہ کے برشام میں آیا تھا) نئي برج اسکے گرگئے هیں آثار قدیمہ اِسمیں بھي بہت هیں اکثر کھنڈر اُنمیں سے متي سے پٹ گئے هیں چنانچہ جب وهاں کي زمین کھودتے هیں تو بڑے بڑے پتھر اور ستون اور سنگ مرمر وغیرہ کي صورتیں اور پوجا کي مورتیں بني هوئي نکلتي هیں اور بعض جگہہ مکانات متي سے پٹے هوئے ویسے هي ظاهر هوئے تھے اور قبل زمانہ سلاطین عثمانیہ کے عہد سلطنت وجیہ باشا سنہ ۱۲۶۲ هجري میں بعضے دروازوں کے قریب پاني کے بنبے نکلے جو نہایت سخت پتھروں میں تراشی هوئے اتنے فراخ هیں کہ اُسمیں ایک آدمي طویل القامت کھڑا چلا جاے پس وجیہ باشا نے حکم کیا کہ اسمیں لوگ گھسیں اور اسکے پاني کا چشمہ معلوم کریں غرض کہ لوگ اُسمیں دور تک چلے گئے مگر بجز پاني کے کچھہ نپایا اور وہ پاني بارش کا جمع هوکر بہتا تھا جبکہ وہ سب نکال ڈالا گیا تو وہ بہنا پاني کا موقوف هو گیا مکانات بیروت کے بہت خوش قطع بنے هوئے هیں فيزماننا شہر سے باهر باغات میں مکانات لوگوں نے بہت بنائے هیں آب و هوا یہاں کي بہت اچھي هی مگر اسکے گرد و نواح کي نہایت خراب هی چنانچہ ایام گرما میں بیماري بہت هوتي هی اور اسکے دیہات میں سے موضع مسیطبہ کي آب و هوا نہایت هي اچھي هی اسمیں بڑے بڑے پتھر بہت سے هیں اُنکو تراش کر تعمیر کے واسطے شہر میں لاتے هیں باغات بیروت اور دامن جبل لبنان کے بیچمیں ایک وادي هی بہت وسیع اور نہایت سرسبز و شاداب جسمیں باغات بہت سے هیں اور بیروت کے باغوں میں اکثر اس وادي کي نہروں کا پاني پہونچتا هی اِس سے جنوب شرقي کي طرف زیتون کي جھاڑیہ هی طول اِسکا تین گھنتہ کي راہ اور عرض ڈیڑہ گھنتہ کي راہ هی اسکو صحراے شویفات

کہتے هیں اسمیں زیتون کے درخت بہت پرانے هیں بعضے کہتے هیں که رومانیوں کے وقت کے هیں اِسي سبب سے اُنکو رومانیه کہتے هیں بلاد عرب میں اس صحرا کي مانند کوئي صحرا نہیں هی اسکے مغرب کي طرف ایک پرانا قریه تها جسکو قرطبه کہتے تھے لیکن اب بباعث گذرنے مدت مدید کے اُسکا نشان بھي باقي نہیں رها هاں نام اُسکا دفتر اموال سلطاني میں لکها هی اِس قریه کي جانب جنوب ایک اَور قریه تها اُسکو قیبجنیه کہتے تھے وه بھي ویران هوگیا هی بجز ایک کنوئیں کے جسکو بیرالتعامه کہتے تھے اور کچھه نشان بھي باقي نہیں رها اب ان دونوں گانوں کي جگہه زیتون کے درخت جمگئے هیں اِس صحرا سے شمال کي طرف بحر کے کنارہ پر بیروت سے ایک گھنٹه کي مسافت پر امام اوزاعي فقیه کا مقام هی ابن خلکان نے لکہا هی که کنیت انکي ابو عمر اور نام اُسکا عبدالرحمن بیٹے عمر بیٹے یحمد اوزاعي تھے جو اهل شام کے امام تھے بیروت میں رهتے تھے سنه ۸۸ هجري میں شہر بعلبک میں پیدا هوئے اور بقاع میں پرورش پائي اور سنه ۱۵۷ میں بیروت میں وفات پائي بیروت کے دروازه پر حنتوش ایک گانو هی جسمیں اُنکي قبر هی اور اوزاعي منسوب هی اوزاع کي طرف جو ایک قبیله هی ذي کلاع میں سے جو یمن میں هی اور بعضے کہتے هیں که اوزاع ایک قبیله هی همدان میں سے اور بعضوں نے کہا هی که اوزاع ایک گاوں هی دمشق کا جو باب الفرادیس کے راسته پر واقع هی *

شہر بیروت مشہور شہروں میں سے تها یہاں تک که اغسطس قیصر روم نے رومانیوں کے اصل شہروں کا صدر اسے مقرر کیا تها اور اُسکا نام اپنے بیٹے کے نام پر جولیافیلکس رکها اور ملک اغریفوس اکبر نے اِس شہر کو خوب رونق دي اور بازي گاهیں اور حمام وغیره اسمیں بنوائے سنه ۲۰۰ هجري میں اسمیں ایک مدرسه علم فقه کا مقرر هوا اور بلاد یونان اور بلاد مصر سے طالب علم آئے چنانچه اُس زمانه میں اِس شہر کا

قصبه مدینةالعلما تها بعد غلبه اهل اسلام کے سنه ۱۱۱۰ ع میں اهل فرنگ نے اسکو لیا لیکن سنه ۱۱۸۷ ع میں ملک صلاح‌الدین ایوبي نے نو روز تک اسکا محاصره کیا یہاں تک که دسویں دن اهل فرنگ نے خود دیدیا بعد اُسکے پهر سنه ۱۱۹۷ میں اهل فرنگ نے اسکو فتح کیا اور سنه ۱۲۹۱ تک اسپر قابض رهے مگر پهر اهل اسلام اسپر غالب هوئے اور اهل فرنگ تواتر محاصرات سے ضعیف و مغلوب هوگئے اُسوقت سے سنه ۱۸۳۰ تک ویران هوتا گیا بعده یهه دارالوزارت برشام کا مقرر هوا پهر آبادي زیاده هونے لگي چنانچه دس برس کے عرصه میں باشندے اسکے دوچند هوگئے اب تیس هزار کے قریب هیں اور تجارت وغیره میں برشام کا ایک بڑا شهر هوگیا هی اشیاے تجارت وهاں کي وه هیں جو برشام میں پیدا هوتي هیں *

شهر صیدا بیروت سے جانب جنوب ایک روز کي راه پر کناره بحر پر آباد هی زمانه قدیم میں اسکا نام صیدون تها یوسیفوس یهودي نے لکها هی که اس شهر کا نام صیدون بکر کنعان بن‌حام بن‌نوح علیه‌السلام کے نام پر هی چنانچه اسکا ذکر سب سے مقدم تکوین کے (ص ۱۰ اور ص ۴۹) یشوع کے (ص ۱۱ اور ص ۱۹) قضاة کے (ص ۱) حزقیال کے (ص ۲۷) میں مرقوم هی اور اُسکي شهر پناه اور اُسمیں قلعه بهي هی مگر سنه ۱۸۴۰ ع میں اهل فرنگ کي توپوں سے ایک طرف سے گر پڑي هی جسکا بیان پهلے مذکور هوا مکانات اسکے بهت مستحکم هیں لیکن بازار اسکے تنگ باشندے اسکے چهه هزار کے قریب هیں زمانه سابق میں تجارت خوب هوتي تهي اب یہاں سے موقوف هوکر بیروت میں هوتي هی شهر مذکور زمانه قدیم میں احمد باشا جزار تک دارالوزارة تها بعد اسکے احمد باشا نے حصن عکا کو دارالوزارة مقرر کیا یہاں تک که اسمعیل باشا هوا سلیمان باشا اور عبدالله باشا تک یهي مقام دارالوزارة رها اور بعد انقطاع دولت مصریه کے شهر بیروت دارالوزارة

مقرر ہوا لیکن باعتبار وضع قدیم کے صیدا کی طرف منسوب رہا چنانچہ
اسی سبب سے اُس ریاست کو ایالت صیدا اور وہاں کے رئیس کو وزیر
صیدا ابتک کہتے ہیں اِس شہر میں باغ وغیرہ بہت ہیں جنمیں انواع
و اقسام کے میوجات وغیرہ پیدا ہوتے ہیں وہ نہر کہ جسمیں سے سارے
اہل شہر پانی پیتے ہیں اُسی میں سے باغوں میں بھی پانی پہونچتا
ہی پانی اِس نہر کا مخرج کے قریب باروک میں تو بہت اچھا ہی
لیکن صیدا کے نزدیک کا نہایت خراب اِس سبب سے کہ یہہ ایک منزل
کی مسافت تک بہتی ہی اور تابش آفتاب اُسپر پڑتی ہی چار پائے اور
آدمی اُسمیں نہاتے دھوتے ہیں اور شہر کے قریب اُن بنبوں میں سے ہوکر
گذرتی ہی جنکی سندہ لید گوبر وغیرہ سے بند کی جاتی ہیں اس لیئے
صیدا کے قریب اسکا پانی نہایت غلیظ اور گندہ ہی سبط اشیر ایک فرقہ
ہی اسباط بنی اسرائیل میں سے یہہ شہر اُنکی جاگیر میں تھا چنانچہ
یشوع کے (ص ۱۹ عـــ ۲۸) میں لکھا ہی لیکن وہ کبھی اُسپر قابض
نہوسکے چنانچہ قضاۃ کے (ص ۱ عـــ ۳۱ اور ص ۱۰ عـــ ۱۲) میں
مرقوم ہی کہ سنہ ۷۲۰ برس قبل از مسیح شلمناصر ملک اثور نے اسکو
لیا تھا اور سنہ ۳۳۲ مسیح تک اہل شہر اسکندر بن فیلقوس مکدونی
کے متحکوم رہے پھر ملوک مصر اور سوریا بعدہ رومانییں پھر مسلمانوں کے
زیر حکم رہے بعد ازاں سنہ ۱۱۱۱ ع میں اہل فرنگ نے اسکو اپنے قبضہ
میں کیا پھر ملک صلاح‌الدین ایوبی نے بعد حطلین کی لڑائی کے سنہ
۱۱۸۷ میں اسکو فتح کیا پھر بار دیگر اہل فرنگ اسپر قابض ہوئے اور
سنہ ۱۲۹۱ تک اسپر قابض رہے سترھویں صدی کے شروع تک تباہ اور برباد
رہا پھر اُسپر امیر فخرالدین معنی نے اسکو لیکر بود و باش یہیں اختیار
کی اور عمارات اسمیں مانند مکانات بیروت کے بنائیں بعد اُسکے اہل
فرانس کا یہہ شہر بہت بڑی تجارتگاہ ہوا اور ابتک دمشق کا فرضہ ہی
یعنی یہاں کشتیاں بنکر وہاں کے واسطے جاتی ہیں احمد پاشا جو یہاں کا

حاکم تھا اُسنے اهل فرانس کو سنه ۱۷۹۱ میں نکالا اور اِسئ سبب سے تجارت انکي بهت کم هوگئي یہاں تک که اب قابل ذکر کے نہیں رهي *

صیدا سے جنوب کي جانب صور کے راسته پر ایک قریه هی صرفند اور قریب اُسکے شهر صارفیه صیدا واقع هی جسکا ذکر کتب مقدسه میں ملوک ثالث (ص ۱۷) لوقا (ص ۴) میں مرقوم هی *

شهر صور راس لسان پر داخل بحر میں واقع هی یهه صیدا سے بطرف جنوب ایک منزل کي مسافت پر هی اور صور اور عکا کے درمیان میں ڈیرھ دن کا راسته هی یهه شهر بهت پرانا هی اور عهد حکومت فینیقیین میں امارت اور عظمت اور وسعت تجارت اور اهل شهر کے علم ناخدائي اور اَور صفتوں میں مشهور اور معروف تها چنانچه نبوت اشعیا کے (ص ۲۲) حزقیال (ص ۲۷) میں لکها هی کہتے هیں که اِس شهر کو صیدون کے بعض باشندوں نے هیکل سلیمان علیه السلام کے بننے سے دوسو چالیس برس پہلے بسایا تها چنانچه ذکر اُسکي آبادي کا سفر یشوع کے (ص ۱۹) اور سفر ملوک ثاني کے (ص ۲۴) میں مذکور هی اُن دنوں میں وه راس لسان جو اب بیابان کے متصل هی ایک جزیره تها اور یهه شهر قدیم بیابان میں واقع هی تها تاریخ یوسیفوس کے مطابق اِس شهر کے باشندوں کے مکانات جزیره میں بهي بنے هوئے تهے عهد حکومت شلمناصر ملک اثور سنه ۷۲۰ قبل مسیح میں یهه شهر نصف سے زیاده جزیره پر آباد تها بخت نصر ملک بابل نے تیره برس تک اسکا محاصره کیا بعد اُسکے اسکندر بن فیلقوس نے قبل مسیح سنه ۳۳۲ میں اُسکو چاروں طرف سے گهیرا اور بعد سات مهینے کے اسکو فتح کیا اور شهر قدیم کے اکثر کهنڈروں کو کهدواکر اِس لیئے دریا میں ڈلوایا که جزیره جنگل کے قریب هوگیا اور ایک سڑک لشکر کي آمد و رفت کے واسطے بنوائي تهي چنانچه دریا کے بالو سے وه سڑک زمین کے برابر هوگئي اور جزیره اِس بیابان سے نہایت هي متصل هوگیا اور یهه راس لسان جسپر

اب شہر صور واقع ھی بن گئي یہہ شہر کئي بار خراب اور کئي مرتبہ آباد ہوا عہد افرنج میں ایک راھب یعني عابد مسیحائي ارض فلسطین میں رھتا تھا سنہ ۱۲۹۱ کے آخر میں وہ وھاں سے چلا گیا بعد اُسکے یہہ شہر نہایت ھي خراب اور تباہ ہوا اور ایسے ھي ابوالفدا نے لکھا ھی کہ ملک حما کے وقت میں بھي خراب تھا چنانچہ کتاب تقویم البلدان میں مندرج ھی کہ یہہ اب خراب اور خالي ھی اسي شہر میں نبوت اشعیا (ص ۲۳) اور حزقیال (ص ۲۶ و ۲۷) کي تمام ہوئي ستون اور بنبہ پاني کے زمین کے نیچے اور کھنڈر وغیرہ کے نشان ابتک باقي ھیں اور بڑے بڑے کنیسوں کے احاطے بھي ابتک کھچے ہوئے قایم ھیں اِس شہر کے اکثر باشندے اُن پتھروں کو نکال نکال کر جو عمارات سابق کي زمین میں دب گئے ھیں انکو بیروت میں لیجاتے ھیں اور فروخت کرکے اپني گذر کرتے ھیں *

اِس سے جنوب شرقي کي طرف ایک گھنٹہ کي راہ پر ایک مقام ھی جسکو راس‌العین کہتے ھیں اُس مقام میں پاني بہت ھی گرداگرد اُسکے چشمے بنے ہوئے ھیں جنکے ذریعہ سے پاني وھاں جاري رھتا ھی اور باغات کو پہونچتا ھی اور پن چکیاں بھي اُس سے پھرتي ھیں مگر یہہ معلوم ہوتا ھی کہ زمانہ سابق میں شہر صور میں بنبا پاني کا کسي نہر سے لائے تھے اُنمیں سے یہہ باقي رہ گئے ھیں اب شہر صور میں کچھہ تھوڑے تبغ اور روئي اور پتھر کے کوٹیلوں کي تجارت ہوتي ھی باشندے اُسکے تین ہزار آدمیوں کے قریب قوم متاولہ اور نصاری کاتو لیک اور روم ھیں *

شہر عکا شہر صور سے ڈیڑہ دنکي راہ پر جنوب کي طرف واقع ھی اور زمانہ قدیم میں ایک بیطلمسہ مصر کے نام پر اسکا نام بھي بطلومایس تھا چنانچہ (ابرکیبسس کے ص ۲۱ عـــ ۷) میں مرقوم ھی چونکہ اِس مقام میں ملک اشرف بن ملک طاھر برقوق کے عہد میں

اهل فرنگ اور مسلمانوں کے درمیان میں لڑائي هوئي تهي اِس سبب سے یهه شهر بهت مشهور هوگیا اهل اسلام نے اهل فرنگ پر فتح پائي اور سنه ۱۷۹۹ تک وهاں فرماں روارهے بعد اُسکے نیپولین بونا پارٹ فرانسیسي نے آکر ایک مدت اسکا محاصره کیا اور اِس شهر میں احمد باشا جزار تها جو بوناپارٹ سے مقابل هوا اور بحر قبطاں سمت انگلیزي کا پاني اُس پر بند کردیا چنانچه اِس سبب سے بوناپارٹ جو احمد باشا پر غالب هوگیا تها وهاں سے لوٹ آیا جب که ابراهیم باشا حاکم مصر یہاں سے چلا گیا سلطان محمود عثماني نے آٹهه مهینے تک اُسکا محاصره کرکے سنه ۱۲۴۸ هجري کي پهلي تاریخ اُسکو فتح کیا اور وهاں کے حاکم عبدالله باشا کو گرفتار کرکے قاهره کي طرف بهیجا اور خود اُسکے بندوبست اور استحکام آلات حرب اور مهمات حصار میں مصروف هوا یہاں تک که سنه ۱۸۴۰ ع میں فرنگیوں کا لشکر آیا اور لڑائي کرکے ایک گهنته میں فتح کیا اب یهه شهر اُن شهروں کي تجارت گاه هی اور گرداگرد اُسکے سرسبز اور سیراب جنگل هیں اس شهر میں پاني بهنے کي راه سے چار گهنته کي مسافت سے بڑے بڑے پلوں کے اوپر سے جو ابتک باقي هیں آتا هی باشندے اسکے اهل اسلام اور نصاری اور روم اور کاتولیک اور موارنه سب قریب چهه هزار کے هیں *

جوں عکا سے جنوب کي طرف ایک شهر حیفا هی جو اب ذکر کے قابل نهیں صرف اُسمیں ایک قلعه شکسته باقي ره گیا هی یہاں سے هر سال کسیقدر گیہوں اور جو وغیره تجارت کے واسطے لیجاتے هیں *

حیفا سے اوپر جبل کرمل هی اور اُسکے مغرب کي طرف ایک بڑا دیر لاٹینیوں کے رهبانوں کا بنایا هوا هی یهه سب مقامات مذکوره صیدا سے جانب شمال اور جبل کرمل سے بطرف جنوب واقع هیں اور یهه بهي سبط اشیر کے حصوں میں سے هیں جو اسباط بني اسرائیل میں سے ایک سبط هی *

اُن پہاڑوں کا بیان جو عکا سے مشرق کي طرف واقع هیں

اب هم اُن پہاڑوں کا ذکر کرتے هیں جو جبل لبنان سے آخر سلسلہ مرج ابن عامر کے نزدیک اور عکا سے بطرف مشرق واقع هیں *

واضح هو که وہ بلاد جو ولایت جبل لبنان کے تابع هیں اکیس قطعے هیں *

قطعہ اول زاویہ کے شمال کي طرف سے طرابلس کے مشرق تک هی اسمیں ایک پہاڑ هی جسے جبل تربل کہتے هیں *

دوسرا کورہ جانب جنوب طرابلس کے واقع هی اور یہہ دو قسم پر هی جسمیں سے کورۂ علیا پہاڑ میں هی اور کورۂ سفلي بحر کے کنارہ پر کورۂعلیا کے گانوں میں سے ایک امیون جو دارالحکومت هی اسمیں بني عازار کے مشایخ جو اِس قطعہ کے حاکم هیں رهتے هیں اور کسبا بزیزا اور بسرما اور کفرعقا اور کفرخریر علاوہ اُسکے هیں اور کورہسفلي کے گانوں نخلہ قلموں فیع اور ملذد هیں منجملہ اُنکے ملذد میں طائفہ روم کا ایک بڑا دیر بنا هوا هی *

تیسرا قطعہ جبہ بشرہ هی یہہ طرابلس سے جانب جنوب اور کورہ سے اوپر جنوب شرقي کي طرف اونچے پہاڑ میں واقع هی بشرہ اس قطعہ کا صدر هی اور اهدن طرزا حصرون کرمسدہ بزعون حدشیت اور حدث اِسکے قریے هیں اِس قطعہ میں دو دیر هیں ایک دیر قنوبین جو وادي کے نشیب میں هی اور دوسرا دیر قزحیا جو کسي اَور جگہہ هی قریہ بشرہ سے اوپر ارزلبنان هی اور وهاں ایک درخت صنوبر کا تھا جو پرانے پن سے گرگیا اور اب اُس جگہہ ایک هیکل بن گئي هی *

چوتھا قطعہ جبۃالمنیطرہ هی جو جبل سے مشرق کي طرف راس جبل میں واقع هی منیطرہ میرویا عاقورہ اور تنورین جسکے قریے هیں *

پانچواں قطعہ بلاد تبرون هی اوربلاد تبرون وہ هی جو شہر تبرون سے جبل کي طرف قریب هی عرنہ کروخلس بقسمیا بسنملہ اور دوما وغیرہ

جسکے قریے ہیں اور صورات اور اصیا اور وحلتا اور حردین اور بشودار اِن پانچوں دیہات میں آؤر بلاد کي نسبت تبغ اچھا پیدا ہوتا ہی *

چھٹا قطعہ بلاد جبیل ہی جو شہر سے اوپر جبل کي طرف واقع ہی اور اُسکے قریوں میں سے ایک عام شیت ہی جو اِن شہروں میں غني کے نام سے مشہور ہی اور بربارہ اور غرزوز اور منصف اور کعوز اور بغعاز ہیں اِن پانچوں گانوں کو دیہات بلاد جبیل کہتے ہیں اور ایک وادي علمات ہی جسمیں تبغ بہت عمدہ ہوتا ہی اور ماسوائے اسکے آؤر وادي بھي بہت ہیں مثل جامات حامات اور جھالین وغیرہ کے بہت سے ہیں بلاد تبرون اور بلاد جبیل اِن دونوں قطعوں میں پاني کي بہت قلت ہی چنانچہ بارش کا پاني اکثر صرف میں آتا ہی اور اکثر باشندے یہاں کے پاني کي تلاش میں صبح سے جاتے ہیں اور باوصف اسکے دو پہر تک پاني نہیں پاتے اور بعضے گانوں میں چشموں پر پاسبان مقرر ہیں کہ وہ کسیکو گھر کي ضرورت سے زیادہ پاني بھرنے نہیں دیتے *

ساتواں قطعہ فتوح ہی جو بلاد جبیل سے جانب جنوب کے واقع ہی اور بوار اور عینہ اُسکے گانوں ہیں اور اسکے مشرق کي طرف جبل شبروح ہی *

آٹھواں قطعہ کسروان ہی مزرعہ کفربیان شیروح ریغون اور جعتیا عجلتون غزیر عرمون غطا ساحل علما عین طورہ اور زوق مکایل زوق مصبح اور زوق الاکراد وغیرہ اِس قطعہ کے قریے ہیں منجملہ اُنکے زوق الاکراد ویران و خراب ہوگیا ہی اور اسي سبب سے اُسکو زوق الخراب کہتے ہیں علاوہ اِنکے اور بہت سے گانوں اور ملکیں ہیں قطعہ کسروان کي دارالریاست قریہ غزیر ہی چنانچہ عہد سابق میں یہہ قریہ دارالحکومت بني سیفا کے امیروں کا تھا اور ابتک اُنکے مدفنوں کے قبے موجود ہیں اور جب اُنکي حکومت منقطع ہوئي تو یہہ قریے دارالریاست بني شہاب کے ہوئے اور جب اُنکي دولت نے بھي انقراض پایا تو بني حبیش حاکم

ہوئے جو اُنکي اولاد میں سے تھے اور کسروان کي حکومت پھر بني خازن کي طرف لوٹ آئي اِس قطعہ کے افصل لوگوں میں سے دولتمندي اور تجارت میں زوقِ مکایل هی جہاں موارنہ نے دو مدرسے بنائے ایک عین‌ورقاہ میں اور دوسرا ہرھریا میں لاٹیبین کا ایک مدرسہ عین‌طورۃ میں تھا دوسرا غزیر میں اور جعبیا کے قریب ایک غار هی جسمیں سے نہر کلب کا ایک چشمہ نکلا هي اور کسروان کے سارے ضلعوں میں سے اُسیکا پاني نہایت عمدہ هی اُسپر ایک بڑا پل بنا تھا مگر اُسی زمانہ میں ایک ایسا بڑا اھلا آیا جسنے بڑے بڑے پتھر اُسکے نکال کر پل کے قریب اِسقدر ڈالدیئے کہ وہ پل بند ہوکر گرگیا چنانچہ آثار اُسکے ابتک باقي هیں اور یہہ سیلاب امیربشیر شہابي کے عہد میں آیا تھا مگر امیر مذکور نے سنہ ۱۲۲۴ هجري میں دوسرا پل بنوا دیا *

نواں قطعہ متن هی اور یہہ بیروت سے مشرق کي طرف واقع هی جسکے دیہات عاریا اور عبادیہ ھلالیہ راس‌المتن جوبیہ شبانیہ صلیما فالوغا کفرسلوان متین شویر بسکنتا بیت شباب بکفیا وغیرہ هیں اور جو دیہات اسکے اطراف میں هیں اُنکو قاطع‌المتن کہتے هیں اور اِس نویں قطعہ میں طائفہ روم اور کاتولیکیین اور موارنہ اور منجملہ طائفہ دروز کے امراء معیبین کے (جو حکام اِس قطعہ کے هیں) بہت سے دیر بنے ہوئے هیں اور یہہ امراء معیبین تین طائفہ هیں منجملہ اُنکے ایک فرقہ بنوقایدیہ نصاری هی جو في‌زماننا بیروت اور بنوصراد اور بنوفارس کے حکام اُنھیں کي اولاد میں سے هیں قرنایل کے قریب پتھر کے کوئیلوں کي کان هی لیکن آجکل بباعث امتزاج گندھک کے کوئیلے اُسکے خراب ہوگئے هیں قطعہ متن کي زمین بہت اچھي هی جسمیں صنوبر کے درخت بہت سے هیں اور اُسکے جو قریے بلندي پر واقع هیں اُنکي هوا بہت اچھي هی اور موسم گرما میں پاني بہت ٹھنڈا ہوتا هی اور موسم سرما میں برف بہت پڑتا هی *

دسواں قطعہ ساحل بیروت هی جسکے دیہات سن ایفل اور بوتریہ اور شیاح اور برج اور حدث هیں وہ بڑا معلم جسکا نام اسدالشدیاق تھا اور غیر مذهب والوں کو اپنے مذهب میں لانا چاهتا تھا اور بطریرک یوسف حبیش مارونی کی قید میں مرگیا قریہ حدث کا رهنے والا تھا اور قریہ لعیدانکفرشیما جہاں سنہ ۱۸۰۰ع میں شیخ ناصف باجي پیدا هوا جو لغت دانی اور شاعری میں بہت مشہور هیں اِسی قریہ میں ساحل تمام هوکر جبل شروع هوا هی اِس بقعہ میں باغات وغیرہ بہت هیں اور آب و هوا یہاں کی بہت اچھی هی مگر جو شہر بیروت کے قریب هیں هوا وهاں کی نہایت خراب اور بیماریاں پیدا کرتی هی *

گیارهواں قطعہ غرب هی اور یہہ دو قسم هی ایک غرب اسفل اور دوسرا غرب اعلی منجملہ اُنکے غرب اسفل کے دیہات شویفات اور بشامون عین عنوب برقوبل اور سرحمول هیں اور شویفات میں بنی رسلان کے امرا رهتے هیں جو اب جبل میں دروز کے حاکم هیں اور عالیہ اور بسوس اور کحالہ اور سوق الغرب اور عیثات شملان اور عیناب وغیرہ غرب اعلی کے قریے هیں اور مشایخ تلاحقہ یہاں کے حاکم هیں سوق الغرب میں طائفہ روم کا مدرسہ بنا هوا هی یہہ گیارهواں قطعہ اَور قطعوں کی نسبت جبل لبنان کی آب و هوا کی حسن و لطافت میں افضل هی اور شملان میں ایک بڑا کارخانہ هی جسمیں انگریزوں کے کارخانوں کی مانند حریر بُنا جاتا هی *

بارهواں قطعہ جرد هی جو قطعہ غرب کے مشرق کی طرف واقع هی اور یہاں کے قریوں میں سے ایک قریہ بناثر هی جہاں مشایخ بنی عبدالملک جو اس قطعہ کے حاکم هیں رهتے سہتے هیں اور یحمدون اور سفارون بدغان عین دارہ اور رشمیا بھی وهاں کے دیہات هیں شیخ بشارہ جو بڑے فقیہ تھے وهاں کے رهنے والے تھے اور نیز جوارہ جنهوں نے کرنال شرشل انگلیزی کو خرید کیا تھا جو منجملہ اولاد شریفہ کے تھے

اور یہہ لوگ افرنجیہ میں الدوک اور مرلسروک کے نام سے مشہور و معروف ہیں *

تیرھواں قطعہ شحار ہی جو غرب اسفل اور غرب اعلی سے جانب جنوب کے واقع ہی اِس قطعہ کے قریوں میں سے عبیہ ہی جسکي آب و ہوا بہت خوب اور اُسکي فضا نہایت مرغوب ہی اور اسمیں تنوخي امیروں کے عہد کي بہت عمدہ عمدہ عمارتیں بني ہوئي ہیں چنانچہ امیر عبداللہ تنوخي کا گنبد بنا ہوا ہی جسکا لقب طائفہ دروز کے نزدیک سید ہی اور اسمیں ایک مدرسہ امریکا والوں کا بھي بنا ہوا ہی کفربیتي اور عین‌درافیل اور بوم اور ناعمہ اور متعلقۃ‌الامور وغیرہ اِس قطعہ کے قریے ہیں اِس قطعہ کے حاکم مشایخ ابي‌نکد کي اولاد میں سے ہیں جو قطعہ مناصف کے بھي حاکم ہیں اور قطعہ مناصف چودھواں قطعہ ہی اِس قطعہ کا اور مدینۃ‌الجبل کا بہت بڑا قصبہ دیرالقمر ہی اِس لیئے کہ اِسمیں تجار رہتے ہیں اور وہاں دوکانیں ہر ایک قسم کي بہت ہیں امرا بني معین کے وقت کي بڑي بڑي عمارتیں بني ہوئي ہیں جو اپنے عہد حکومت میں جبل شوف پر بستے تھے اِس قطعہ میں اہل اسلام اور دروز اور نصاری اور کاتولیکیین اور موارنہ اور یہود آٹھہ ہزار کے قریب ہیں مگر وہ سب شریر اور متعصب ہیں اور یہہ قطعہ مشایخ بني ابن مکد کا جو کبھي یہاں کے حاکم تھے دارالاقامت تھا مگر جب کہ دروز اور موارنہ میں سنہ ۱۸۴۱ میں باہم فساد برپا ہوا اور اُنھوں نے حاکموں کو یہاں سے نکالا تو اُنھوں نے قریہ عبیہ اور قریہ جاھلیہ میں بود و باش اپني اختیار کي علاوہ اُنکے بیت الدین بھي اِس قطعہ کا ایک قریہ ہی جو طائفہ دروز کي معبدگاہ ہی امیربشیر شہابي نے اُسکو خرید کر بڑے بڑے سنگین مکان رنگین پتھر کے بنوائے اور اُسمیں سنہري نقش و نگار کے گھر بنوائے ازانجملہ ایک مکان ہی اچھا بلند اور سوائے اسکے ایک اَور مکان ہی جسکو سقف کہتے ہیں اور بہت بلندي پر بنا ہوا ہی چنانچہ امرا ایام

گرما میں اُسمیں جاکر رهتے هیں اور امیر قاسم اور امیر خلیل اور امیر امین کي آل و اولاد کے واسطے اچھے اچھے مکان اُس جگهه بنے هوئے هیں تعداد ان مکانوں کي سواے اُن مکانوں کے جو لشکر کے واسطے بنے هوئے هیں یا وه مکانات جو باغات بیت‌الدین میں بنے هوئے هیں کل قریب تین سو کے هیں تیع‌القاعه کا پاني تین ساعت کي راه کي مسافت سے یہاں لائے هیں اور اس نهر کے واسطے پہاڑ کو کاٹا اور زمین کے نشیب و فراز کو برابر کیا اسکے برابر کوئي حاکم جبل لبنان میں نهیں هوا جو سنه ۱۲۰۰ هجري سے سنه ۱۲۵۷ ع تک حکمران رها اور یهه حاکم قریه غزیر میں جو قطعه کسروان کا ایک قریه هی سنه ۱۷۶۷ ع میں پیدا هوا تها اور بمقام قسطنطنیه سنه ۱۸۵۱ میں مرگیا *

پندرهواں قطعه عرقوب هی اور یهه بهي دوقسم هی عرقوب اعلی اور عرقوب ادنی منجمله انکے عرقوب اعلی کے دیہات زملتا اور مهریه اور ورهانیه اور عرقوب ادنی کے قریات باروک اور فریدیس اور کفرنبرج هیں عرقوب اعلی مشایخ بني‌العمید کے تحت حکومت هی اور عین‌زملتا اُنکي دارالحکومت هی اور عرقوب ادنی کے حاکم مشایخ بني‌العماد هیں اور اُنکي دارالریاست باروک اور کفرنبرج هی *

سولهواں قطعه شوف هی اور یهه بهي دوقسم هی ایک شوف حیثی هی جسکے دیہات مختاره اور عین‌قنیه اور بغدران اور عین ماطور اور باتر اور یما اور غریفه اور عین بال هیں دوسرا شوف سویجاني هی جسکے قریات جدیده اور سمقانیه اور بعقلین هیں مشایخ بنو جنبلاط اِس قطعه کے حاکم هیں دارالریاست انکي مختاره اور بغدران اور عین قنیه هی قریه مختاره میں شیخ‌بشیرجنبلاط کا مکان هی جو عز و وقار میں بلاد مذکوره کے سارے مشایخوں پر فوقیت رکهتا تها *

سترهواں قطعه غربي‌البقاع هی جو شوف اور عرقوب کے مشرق کي جانب واقع هی اسکے قریوں میں سے زحله ایک قریه هی جو اِس قطعه

کے اَوْر قریوں کي نسبت بہت بڑا هی چنانچه باشندے اسکے نو هزار کے قریب هیں یہه تینوں قوم کے نصاری اور نہایت هي کریم‌النفس هیں اور اسکے ایک جانب معلقه هی اور اُسکي جانب جنوب برمکه اور جدیثه اور مشغره اور سغبین وغیره دیهات هیں اور زحله اور اسکے گرد و نواح کے قریے حکام متن کے تابع هیں اور سغبین وغیره یعني شوف کے مشایخ اِس قطعه کو شوف البیاض کہتے هیں *

آٹھارهواں قطعه اقلیم جزین هی جو آج دارالریاست هی اور کفرجونه اور جرجوع اور بکاسین اور روم اور بسره اور قیتوله پرگنات اُسکے گنے جاتے هیں اور هر ایک پرگنهه کے تحت میں کئي کئي قریے هیں *

اُنیسواں قطعه اقلیم تفاع هی جسکے دیهات براَمیه جبابیه عبرا صالحیه اور هلالیه وغیره هیں اور قریب اُسکے صیدا کي مانند اکثر باغات هیں *

بیسواں قطعه اقلیم خرنوب هی جو شوف سے مغرب کي طرف کو واقع هی اور دیهات اُسکے برعوثیه حسانیه مغیریه دبیه زعرریه اور برجا وغیره هیں *

اکیسواں قطعه جبل‌ریحان هی جو خرنوب کي جانب جنوب واقع هی اور معدون اور وردیه وغیره اسکے قریے هیں اقالیم مذکوره بالا اور جبل ریحان مشایخ جنبلاط کے تحت حکومت هیں جو ان بلاد کے بڑے مشایخ هیں اور اِن سب قطعات کي حکومت ایک ایسے حاکم کے متعلق هی جو دیرالقمر میں رهتا تها سنه ۱۸۴۳ ع تک ایک حکومت قایم رهي مگر بعد اُسکے دو قسموں پر منقسم هوئي ایک شمالي پر جو حاکم نصاری کے تحت حکومت هی اور دوسري جنوبي پر جو حاکم دروز کے تحت حکومت هی اور تمامي لوگ دو قسموں میں منحصر هیں چنانچه نقشه مندرجه هذا سے واضح هوگا *

قسم شمالي کے آدمیوں کي تعداد

قطعات	نصاری	دروز	مسلمان اور متاولہ
قطعہ کسروان	۱۰۰۳۳	*	۱۹
بلاد جبیل اور جبۃ المنیطرہ	۷۳۷۰	*	۳۱۹۶
بلاد البترون	۹۸۰۳	*	۱۸۸
فتوح	۲۰۹۹	*	*
زاویہ	۱۷۳۱	*	۶۰
قویطع	۳۸۵	*	۱۳۹
جبۃ بشرہ	۱۰۲۰۰	*	*
کورہ	۲۵۰۰	*	۱۲۶
قاطع المتن	۳۱۸۱	*	*
متن وزحلہ و ساحل بیروت	۱۳۶۱۷	۲۱۵۴	۲۰۰
بسکنتا و قرب و جواران	۲۸۲	*	۵
میزان کل	۶۰۳۱۲	۲۱۵۴	۳۹۳۳

قسم جنوبي کے آدمیوں کي تعداد		
قطعات	نصاری	دروز و مسلمان و متاوله
قسم ساحل بیروت	۸۷۲	*
غرب اسفل	۱۳۵۱	۱۰۸۱
غرب اعلی	۱۵۶۳	۷۷۱
جرد	۲۰۱۶	۸۹۱
عرقوب اعلی اور اسفل	۱۳۰۵	۱۱۵۳
مناصف	۱۱۱۷	۸۳۸
شحار	۱۶۳۱	۹۹۰
شوف	۱۳۲۵	۳۵۱۷
جبل ریحان	۳۲۷	۶۸۶
اقلیم جزین	۳۲۷۱	۹۷
اقلیم التفاح	۱۷۸۳	۳۱
اقلیم الخرنوب	۱۵۰۲	۱۰۱۵
دیرالقمر	۱۷۷۷	۳۰۰
میزان کل	۱۹۹۴۱	۱۱۳۷۰
مجموعه قسم شمالي	۶۰۴۱۲	۶۰۸۷
میزان هردو قسم	۸۰۳۵۳	۱۷۴۵۷

بلاد متفرقات کا بیان جو نہر اردن کے مخرج اور بحیرہ طبریہ کے درمیان میں واقع ہیں

بلاد شقیف نہرزهراني اور قاسمیہ کے بیچمیں واقع ہی نہر زهراني شمال کي طرف اور قاسمیہ جانب جنوب اسمیں ایک قلعہ مسمی بشقیف ہی جسکا ذکر مذکور ہوا *

بلاد بشارہ یہہ صور سے جنوب شرقي کي طرف واقع ہی اور اکثر باشندے اسکے متاولہ ہیں دارالریاست اسکي تبنین ہی جسمیں ایک قلعہ ہی جو هامیو حاکم طبریہ نے سنہ ۱۰۷ میں بنایا تہا معقل اور لغزو اور صور اور اُسکے قرب و جوار نے دشمن لوگ انگریزوں کي اطاعت نہیں کرتے تھے اور اسي سبب سے انگریزوں کا اِرادہ تہا کہ اُس قلعہ کو فتح کریں لیکن سنہ ۱۱۸۷ میں صلاح‌الدین ایوبي نے بعد جنگ حطین کے اِس قلعہ کو لیلیا بیت جبیل اور حدیث اور طیبہ اور زیریہ اور بدیاس اور قانا جو سبط اشیر کے حصے میں آئے تھے اور ذکر انکا (یشوع کے ص ۹ عـــ ۲۸) میں مذکور ہی دیہات اِس اقلیم کے ہیں اور هونین اِسمیں ایک بہت بڑا قلعہ ہی لیکن اب خراب ہی اور حکومت اِن بلاد کي مشایخ متاولہ کے ماتحت ہی جو اولاد علي صغیر میں سے گنے جاتے ہیں اور اولاد اُنکي مناکرہ اور حیدریہ اور صعبیہ ہی اور بلاد بشارہ مرج عیون کے تابع ہی اور یہہ مرج عیون مابین بشارہ اور وادي تیم کے واقع ہی جو نہر لیطاني کے بائیں طرف کو ہی اور وادي تیم اور بلاد شقیف کے درمیان میں فاصل ہی اور ابل‌القمح جسکا ذکر سفرالملوک ثاني کے (ص ۲۰ عـــ ۱۴ و ۱۵) میں مذکور ہی اور مطلہ اور کفرکلي اور قلیعہ اور جدیدہ اور خیم اور اَبل الهوا جسکو اَبل بھي کہتے ہیں اور مرج عیون اسکے دیہات ہیں بلاد بشارہ کا حصہ شرقي سبط نفتالي منجملہ اسباط بني‌اسرائیل کے ماتحت ہی *

بلاد صفد جسکو بلاد صفتا بھي کہتے ھيں اُسکے اصل قريوں ميں سے قريہ قدس ھی اور يہہ وہ قادس نقشالي ھی جسکا ذکر يشوع کے (ص ۱۹ سے ص ۲۱) تک اور قضاۃ کے (ص ۴ اور ملوک ثالث (ص ۱۵) ميں مرقوم ھی اور قريب اُسکے عہد بني اسرائيل اور نولويس کے مکانوں کے آثار ابتک باقي ھيں اور صفد ايک ايسا بڑا شہر ھی جسکي آبادي تين قسموں پر منقسم ھی اور باشندے اُسکے اھل‌اسلام اور يہود اور نصاری ھيں مگر نصاری کم ھيں اور اسميں ايک قلعہ بھي ھی جسکو سنہ ۱۱۴۰ ميں انگريزوں نے بنايا تھا ملک صلاح‌الدين نے سنہ ۱۱۸۸ ميں اُسکو فتح کيا اور ملک‌معظم نے اُسکو ۱۲۲۰ ميں اوجاڑا بعد اسکے اھل فرنگ نے باتفاق سلطان اسمعيل بادشاہ دمشق کے ۱۲۴۰ ميں فتح کيا پھر سنہ ۱۲۶۶ ميں سلطان مصر ملک بيبرس نے اُسکو لےليا سولھويں صدي کے شروع ميں يہوديوں کا ايک مدرسہ صفد ميں مشہور تھا طلبا جميع اطراف سے آتے تھے علی‌الخصوص اوروپا اور افريقہ کے بہت تھے يہودي صفد ميں رھنے سے نہايت خوش ھيں اور ھميشہ خواھاں رھتے ھيں اِس ليئے کہ وھاں اُنکے علما بہت رھتے ھيں اور وھيں مرے اور مدفون ھوئے سنہ ۱۸۳۷ کے اول روز ايسا ايک زلزلہ عظيم آيا کہ صفد خراب ھوگيا اور تخميناً ايک ھزار مسلمان اور چار ھزار يہودي اُسميں ھلاک ھوئے بلاد صفد کے قريے عکبرہ اور ميرون اور کفرا اور برعم اور جش اور راس‌الاحمر وغيرہ ھيں *

وہ قطعہ زمين کا جو بحيرہ حولہ کے مغرب طرف ميں واقع ھی اُسکو اِس ليئے ارض‌الحنط کہتے ھيں کہ گيہوں يہاں بہت عمدہ پيدا ھوتے ھيں فرعم اور جاعونہ اور قباعہ اور ملاحہ اُسکے قريے ھيں اُس نہر پر جو بحيرہ حولہ اور بحيرہ طبريہ کے درميان ميں ھی ايک پل ھی جسکو نبات يعقوب اور جسربني‌يعقوب بھي کہتے ھيں اور زعم اُنکا يہہ ھی کہ حضرت يعقوب نے جبکہ بين‌النہرين سے مراجعت کي تھي يہاں

ایک نہر کھدوائي تھي چنانچه یہه ذکر تکوین کے (ص ۳۳) میں لکھا هی پل اور کاروان سرا سنه ۱۳۰۰ یا سنه ۱۵۰۰ میں بنے هیں اور وہ زمین جو نہر سے مشرق کي جانب هی اُسکو ارض البثنیه کہتے هیں منجمله قبایل یہود کے جو منسي ابن یوسف کے حصه میں آئي تھي *

صفد میں عرب کے کئي قبیلے یعني عرب الاکراد اور عرب الشعار اور زبید اور سواعد ارر صویلات وغیرہ رهتے سہتے هیں *

صفد سے مغرب کي طرف ایک قطعه هی جسکو جیل کہتے هیں اور منجمله اُسکے دیہات کے سعسع اور ترشیحه وغیرہ هیں اور شیخ صالح ترشیحي اسي ترشیحه سے نسبت رکھتے هیں یہاں کے باشندے نصاری اور دروز اور مسلمان هیں *

قطعه جیل سے جنوب کي جانب کو مابین عکا اور طبریه کے ایک قطعه هی جسکے دیہات شاغور منصورہ اور مغار اور مجدل کروم اور رامه اور کفرعنان وغیرہ هیں باشندے اسکے دروز اور مسلمان اور نصاری هیں بصیه اور زیب اور شیخ داؤد اور شعب اور شفاعمر اور مجدل شہر عکا کے اطراف کے گانوں هیں اور باشندے بھي اُسکے وهي تین قومیں هیں *

بلاد ناصرہ کے گانوں ناصرہ اور کفرکنا اور صفوریه اور اکسل اور اُم جبیل اور تاناالجلیل هیں مگر یہه اب خراب هیں *

بلاد طبریه دارالحکومت شہر طبریه هی جسکو یوسیفوس یہودي کے قول کے بموجب هیرودتوس نے آباد کیا تھا اور نام اُسکا طبباریوس قیصر کے نام پر رکھا تھا وهاں یہودیوں کا وہ مدرسه مشہور تھا جسمیں وہ حاخام یہودي بھي مدرس تھا جسنے کتاب مشنه میں تقلیدات یہود کو جمع کیا هی اور وہ سنه ۱۹۰ سے سنه ۲۲۰ ع تک زندہ رها اِس مدرسه میں وہ حرکات جو لغت عبراني میں مستعمل هیں وضع کي گئي هیں اور اسفارعہد قدیم کو انھوں نے ضبط کیا اِس بلاد کو اهل اسلام نے عہد خلافت عمر بن خطاب سنه ۶۳۷ مسیحي میں فتح کیا پھر اهل فرنگ

نے اُسکو لے لیا اور سنہ ۱۱۸۷ تک اُنکے قبضہ میں رہا مگر پھر ملک صلاح الدین ایوبی نے بعد جنگ حطین کے اُسکو فتح کیا بعد اسکے سنہ ۱۲۳۰ میں اہل فرنگ نے والي دمشق کے اتفاق سے اُسکو حاصل کیا اور انجام کار اُسکو والي مصر نے سنہ ۱۲۴۷ میں اپنے قبض و تصرف میں کرلیا ابتدا سے سنہ ۱۸۳۷ میں نصف سے زیادہ یہہ شہر زلزلہ کے ہل چل سے ویران ہوگیا اور اسکے قریب ایک چشمہ گرم پانی کا ہی اور اُسپر ایک حمام ہی جسمیں لوگ اب نہایا کرتے ہیں ابراہیم پاشا حاکم مصر نے اپنے عہد حکومت میں بہت سے مکان بنوائے اور توتے پھوتے مکانوں کي مرمت کروادي حمام کے قریب ایک بحیرہ ہی بہت بڑا اور وسیع جسمیں ہر چاروں طرف سے پاني آکر جمع ہوتا ہی اور اِس بحیرہ سے کشتي نہر اردن میں جاتي ہی اُسمیں موجیں بہت آتي ہیں اور مچھلیاں کثرت سے ہیں اور گرداگرد اُسکے باغات اور درخت بہت سے ہیں مجدل اور کرک کفرسبت اور عولم اور سیرین اور حطین اور لوبیہ طبریہ کے مکانات اور دیہات ہیں اور اُس میدان میں جو مابین حطین اور لوبیہ کے واقع ہی ایک لڑائي ہوئي تھي جو وقعہ حطین کے نام سے معروف ہی اِس لڑائي میں ملک صلاح الدین ایوبي نے انگریزوں کو ہر چاروں سے گھیرا اور کھیت بھي اہل اسلام کے ہاتھہ رہا اُسوقت میں طبریہ اور ناصرہ دونوں فرقہ زبلون کے ماتحت تھے جو اسباط بني اسرائیل میں سے ہی *

بلاد نابلس کا بیان

یہہ بلاد آتھہ قطعوں میں منقسم ہی *

اول شمال کي طرف قطعہ جانین ہی جسکو حارثہ شمالیہ بھي کہتے ہیں اور مرج ابن عامر میں سے بھي ایک جزو اعظم اسمیں شامل ہی جانین اور عرانہ اور جلبون جسکا اسم قدیم جلبوع ہی اور ملوک اول کے (ص ۲۱ عـــ ۲۱) میں مرقوم ہی اور نورس جہاں گیہوں بہت

عمدہ پیدا ہوتے ہیں اور زرغین جسکا نام اصل میں ازراعیل ہی اور ملوک ثالث کے (ص ۱۸ عـــ ۴۶) میں مذکور ہی اور سولم جسکو زمانہ قدیم میں سوتم کہتے تھے اور ملوک رابع کے (ص ۴ عـــ ۸) میں لکھا ہوا ہی اور نین جو اصل میں ناہین ہی اور جسکا ذکر انجیل لوقا کے (ص ۷ عـــ ۱۱) میں مرقوم ہی اور بیسان جسکا نام اگلے وقتوں میں بیت‌سان تھا اور ملوک اول کے (ص ۲۱ عـــ ۱۰ اور عـــ ۱۲) میں لکھا ہوا ہی اور برقین اِس قطعہ کے دیہات ہیں یہہ قطعہ بھی ساتھدستہ سبط ایساصر کے ہی جو اسباط بني إسرائیل میں سے ہی *

قطعہ ثاني حارثہ ہی جسکے دیہات طوباسن اور سبریس اور جدیدہ اور شیلون اور کفر وغیرہ ہیں *

تیسرا قطعہ شعراویہ ہی جسکی دو قسمیں ہیں شعراویہ شرقیہ شعراویہ غربیہ منجملہ اُنکے قند قومیہ اور وسیلۃالظہر اور نومیر اور رامہ اور فحمہ اور جیع اور سانور جسمیں ایک مشہور قلعہ ہی شعراویہ شرقیہ کے قریے ہیں قلعہ مذکور ایک ایسے پہاڑ پر نہایت متانت کے ساتھہ بنا ہوا ہی جسپر تنگی اور دشواري راہ کے باعث سے کوئي چڑہ نہیں سکتا احمدپاشا جزار کے عہد میں شیخ یوسف جزار لوٹ گیا تھا اور خود احمد پاشا نے اُس قلعہ کا کئي مرتبہ محاصرہ کیا اور اُسکے لشکر کے بہت سے آدمي ہلاک ہوئے مگر فتح نکرسکا اور جب تک وہ قلعہ قائم رہا منتظر وقت کا بیٹھا یہاں تک کہ سنہ ۱۲۱۹ ہجري میں احمد پاشا نے إنتقال کیا یہہ شیخ یوسف ایک مدت تک باغي رہا یہاں تک کہ بلاد شعراویہ شرقیہ کے مشایخ بھي عبداللہ پاشا سے پھر گئے اور عبداللہ پاشا نے اُنکا محاصرہ کیا امیر بشیر ابن امیر قاسم ابن امیرعمرشہابي حاکم جبل لبنان نے دلیري اور مردانگي کو کام فرما کے اپنے آدمیوں سے اُس قلعہ کا محاصرہ کیا اور چند روزہ محاصرہ کے بعد اُسکے قبض و تصرف سے متمتع ہوا بعد اُسکے عبداللہ پاشا نے اس قلعہ کو توڑ پھوڑ کر برابر کیا یہہ سمہ واقعے سنہ ۱۸۳۰ ع کے ابتدا میں واقع ہوئے *

نوسرني قسم شعراویه غربیه جو مابین شعراویه شرقیه اور بحر کے واقع هی اور قاقون اور دیر اور مخالد زیتا اور عیتل وغیره اسکے دیهات هیں اِس سر زمین میں نهر ابي زابوره بهتي هی اور اُن مقامات میں سے جو کنارهٔ بحر پر راس کرمل کي جانب جنوب واقع هیں شهر عثلیت بهي هی جو اب تک قایم هی اور عمارات اسمیں بڑے بڑے پتهروں کي سنگین بني هوئي هیں مگر یهاں تک ویران هیں که رات کو چراغ بهي نهین جلتا اور وهاں آثار اُس قلعه قدیم کے بهي موجود هیں جو اهل فرنگ کا بنایا هوا تها اور طنطوره جسکا نام زمانه قدیم میں دور تها اور خرابه قیساریه جسکو ملک هیرودوس نے آباد کرکے بنام قیصر اغسطس کے قیصریه نام اُسکا رکها اور قیساریه فلسطین اب اِس لیئے مشهور هوا که قیساریه فیلیپس سے ممتاز هووے جسکو بانیاس نے بسایا تها اور ذکر اُسکا پهلے بهي هوچکا منسي بن یوسف کے قبض و تصرف میں هیں *

چوتها قطعه وادي شعیر هی جسکے دیهات بیت‌امرین اور برقه اور اجنسنیا اور رامین اور طول کرم اور سبسطیه هیں پهلے زمانه میں نام اِس سبسطیه کا سامره † تها جیسے که ملوک ثالث کے (ص ۱۶ عــــ ۳۴) میں لکها هی *

پانچواں قطعه بیتاوي هی جو شهر نابلس کے مشرق کي طرف واقع هی اور جسکے قصبات بیتا اور هوولي اور سالم اور بیت‌دجن جسکا پهلا نام بیت‌داغون هی اور عقربه اور سیلون جسکو زمانه قدیم میں شیلو کهتے تهے اور ملوک اول کے (ص ۱ عــــ ۳) میں بهي نام اُسکا لکها هی اسي قطعه کے قصبے هیں *

چهٹا قطعه صعصي هی اور حججه اور قندق اور غرون اور جلجوله جسکو جلجال بهي کهتے هیں اور کفرسابا جسکو اِنطیفاطروس کهتے تهے اور ایرکسیس کے (ص ۲۲ عــــ ۳۱) میں لکها هی اور خرم‌علي بن‌علیم جو

† وه سامري جسکا گوساله مشهور هی اِسي قریه سے منسوب هیں *

بحر اور ارسوف کے قریب واقع ہی اِسي قطعہ کے قصبے ہیں اور یہہ سارے قصبے سب سبطافرام اسرائیلي کے ماتحت ہیں اور سبطافرام اور سبط منسي کے حصوں کي سرحد طنطورہ سے یافا تک بحر سے غرباً اور نہر اردن تک شرقاً ممتد ہی اور مقامات اِسکے مقابل ہیں نہر اردن سے بطرف مشرق جبل عجلون اور جبل صلت اور جلعاد ہیں اور یہہ سب سبط جاد کے ماتحت ہیں اور اِس سے جنوب کي طرف سبطروبیل کے حصہ میں ہی *

ساتواں قطعہ جورۂ عمرہ ہی بورین جسکے شیخ حسن بوریني ہیں اور رجیت بیت ایبا اور رافید وغیرہ اِس قطعہ کے قصبے ہیں *

آٹھواں قطعہ جورۂ مرداہ ہی اور عین ابوس اور حوارہ اور فرخہ اور لبّن اور ساویہ وغیرہ اِسکے قصبے ہیں *

بیان شہر نابلس

نابلس کا نام قدیم شخیم ہی چنانچہ تکوین کے (ص ۱۲ و ۳۳ و ۳۴ و ۳۷) میں یہي نام لکھا ہی اِسمیں نہریں اور باغات بہت سے ہیں یہہ شہر جبل عیبال اور جبل عزریم کے درمیان میں واقع ہی شیخ عبدالغني نابلسي کہ جو علم تصوف اور صناعت شعر میں مشہور و معروف ہیں اِسي شہر سے منسوب ہیں دمشق شام میں پیدا ہوئے اور نابلس میں بارھویں قرن ہجري میں وفات پائي یہہ شہر سبط منسي اسرائیلي کے تحت حکومت ہی اکثر باشندے یہاں کے مسلمان ہیں قبیلہ بنوجرار اور بنوطوقان کے بڑے اکابر اِسي قصبہ میں رہتے سہتے ہیں اور اِن بلاد کے مشایخ اور حاکم ہیں *

شہر یافا

بحر کے کنارہ پر واقع ہی اِسمیں بیابان اور باغات بہت ہیں اور اسکي عمارتیں نہایت مضبوط اور ساري پتھر کي بني ہوئي ہیں یہاں تک کہ بڑے بڑے دروازے بھي پتھر کے ہیں اور کل وہ چیزیں جو اِن بلاد میں

پیدا هوتي هیں یہاں آکر بکتي هیں یہہ شہر (۳۴° ۵۳') طول شرقي اور (۳۲° ۲') عرض شمالي میں واقع هی اِسمیں اور اورشلیم میں چالیس میل کا فاصلہ هی باشندے اِسکے قریب نو هزار آدمیوں کے هونگے *

شہر رملہ

شہر یافا سے جانب جنوب شرقي تین گھنٹہ کي راہ پر زمین سر سبز اور سیرابی میں واقع هی سلیمان بن‌عبدالملک بن‌مروان اموي نے اسکو آباد کیا تھا ایک مدت تک انگریز اِس پر قابض رهے مگر سلطان صلاح‌الدین بن ایوب نے سنہ ۵۵۳ هجري میں انگریزوں سے چھینا ابوالفدا نے عزیزي سے روایت کي هی کہ رملہ شہر قدیم نہیں بلکہ شہر لد قدیم تھا مگر سلیمان بن عبدالملک نے اسکو ویران کرکے رملہ کو آباد کیا انتہی کلامہ بعد اُسکے پھر انگریزوں نے اُسکو لےلیا اور سنہ ۱۲۶۶ مسیحي تک اُسپر قابض متصرف رهے یہاں تک کہ پھر سلطان بیبرس اُسپر غالب آیا اور اُسیوقت میں شہر یافا کو بھي اُسنے فتح کیا یہہ حال ایک پرانی جامع‌مسجد میں جو رملہ کے قریب هی ایک پتھر پر لکھا هوا هی شیخ خیرالدین رملي مصنف فتاواے خیریہ جو فقہاؤں کے نزدیک بہت معتبر هی یہیں کے تھے اور یہہ شہر اگلےوقتوں میں امراء بني‌طغج کي دارالامارت تھا *

شہر لُد

رملہ سے شمال شرقي کي طرف ایک گھنٹہ کي راہ پر واقع هی اسمیں ایک بڑا کنیسہ مارجرجس کے نام کا ویران پڑا هی پہلے وقتوں میں یہہ شہر بہت بڑا تھا اور اهل فرنگ اور مسلمانوں کي لڑائیوں کے باعث سے نہایت شہرت کو پہونچا تھا رملہ اور یافا اور لد کے گرداگرد املاک اور قریے بہت سے هیں اور اکثر باشندے اسکے مسلمان هیں *

اورشلیم کا بیان

یہہ قدس شریف کے نام سے معروف ھی اور یہہ کئی سبب سے تمام عالم کے شہروں سے زیادہ تر مشہور ھی اگرچہ فیزماننا پہلی سی بات اُسکی باقی نہیں رھی مگر بباعث اُن مقامات مقدس کے جو وھاں مشہور و معروف ھیں اور اُسکے اطراف کے قرب و جوار میں جہاں نصارے سب طرف سے جوق جوق آکر زیارت کرتے ھیں اب تک عظمت و بزرگی اُسکی تھوڑی بہت قایم ھی گرد اِسکے ایک شہر پناہ ھی جو سلیمان علیہ السلام نے سنہ ۹۴۸ میں بنائی تھی اور اسکے چار دروازے ھیں دروازہ غربی کی طرف ایک قلعہ نہایت پرانا ھی اور گرداگرد اُسکے خلیج ھی اور دروازہ جنوبی کے قریب محراب داؤد ھی گمان کرتے ھیں کہ داؤد نبی یہیں مدفون ھیں اور مشرق کی طرف شہر پناہ کے اندر حرم شریف ھی اور یہہ ھیکل قدیم کی جگہہ پر بنی ہوئی ھی ابوالفدا نے لکھا ھی کہ وہ عمارت جو صخرہ پر بنی ہوئی تھی خراب ہوگئی مراد اُس عمارت سے ھیکل ھی اور اُس صخرہ پر بباعث دشمنی کے یہودیوں نے شہر کی غلاظت ڈالی یہاں تک کہ عمرالقدس نے اسکو فتح کیا اور جب کہ بعض لوگوں نے صخرہ کا مقام اُسے بتایا تو اُسنے اُس صخرہ کو پاک صاف کرکے اُسپر ایک مسجد بنوائی اور وہ مسجد بہت مدت تک باقی رھی یہاں تک کہ ولید بن عبدالملک وھاں کا حاکم ہوا چنانچہ اُسنے اُس صخرہ کا ایک قبہ یعنی گنبد بنوایا جو اب تک قایم ھی انتہی کلامہ یہہ واقعہ سنہ ۶۶ ھجری میں واقع ہوا تھا مگر کنیسہ قیامہ جسپر لوگ گمان کرتے ھیں کہ یہہ حضرت مسیح کی قبر پر بنا ھی وہ شہر میں داخل ھی مگر یہہ صحیح نہیں ھی کہ وھاں حضرت عیسی کا مزار شریف ہو اِس لیئے کہ حضرت مسیح علیہ السلام شہر سے باھر دفن کیئے گئے تھے اور اورشلیم آبکی نسبت سابق میں بہت بڑا تھا اور اگر فرض کریں کہ یہہ مکان شہر پناہ سے باھر تھا تو یہہ بات لازم آتی ھی کہ یہہ

شہر قلعہ سے شمال شرقي کي طرف پھر گيا ھو يہاں تک کہ حرم شريف کے قريب ھوگيا ھو اور پھر خاص شمال کي طرف پھر گيا ھو يہاں تک معلوم ھوتا ھي کہ يہہ جگہہ اُسوقت ميں شہر پناہ کے داخل تھي اور اِس صورت پر چاھيئے کہ جنوب اور شمال کي طرف بہت وسيع اور عريض ھو اور بيچميں سے تنگ بصورت بالو کي گھڑي کے اور يہہ ايسي عجيب غريب شکل ھي کہ کسي اَور جگہہ سوا اسکے معلوم نہيں ھوتي شمال غربي کي زمين شہر سے بلند ھي اور يہہ بات آبادي شہر اور شہر پناہ کي نسبت خلاف حکمت ھي غرض کہ باعتبار اِن ملاحظاوں کے يہہ نتيجہ حاصل ھوتا ھي کہ يہہ کنيسہ قبر مسيح عليہ السلام پر نہيں اور اب قبر کي جگہہ کسيکو معلوم نہيں ھي الله جلشانہ نے اُسکو ھماري نظروں سے پوشيدہ کيا جيسے کہ حضرت موسى کي قبر کو يہوديوں سے مخفي رکہا اِس شہر کے گرداگرد بحر شمال اور مغرب کي طرف کے سواے کئي وادي محيط و حاصر ھيں چنانچہ جانب جنوب وادي ابن ھينوم ھي اور مشرق کي طرف وادي قدرون جسکو وادي يہوشافاط بھي کہتے ھيں اور وھاں باغ جسمانيہ ھي اور برکۂ سلوان اور ايک گانو ھي جسکو سلوان بھي کہتے ھيں اور شہر کے قريب مشرق کي طرف جبل زيتون اور اُس سے مشرق کي طرف قريہ بيت عنيا ھي جسکو اب عازريہ کہتے ھيں کہ عازر † وھاں مجسم کھڑا ھي اور جنوب غربي کي طرف اورشليم سے دوگھنٹہ کي راہ پر بيت الحم ايک قريہ ھي جو داؤد عليہ السلام کا گانو ھي اور عيسى عليہ السلام اِسي قريہ ميں پيدا ھوئے تھے *

شہر حبرون

جسکو خليل بھي کہتے ھيں قدس سے جنوب کي طرف ايک منزل پر واقع ھي اور يہہ وہ پرانا شہر ھي جسميں حضرت ابراھيم خليل الله عليہ السلام اور اسحاق عليہ السلام اور يعقوب عليہ السلام رھتے تھے اور اپني

† يہہ وہ شخص ھي کہ جسکو حضرت عيسى عليہ السلام نے زندہ کيا تہا *

مستورات سمیت اُسي جگہہ مدفون هوئے عہد بني اسرائیل میں یہہ شہر بهي لاوین کے ایک شہروں میں سے تھا اور یہہ سبط یہودا کے حصہ میں هی جیسے کہ سبط بنیام کے حصہ میں اورشلیم هی یہودي اور وهاں کے اکثر لوگ اس شہر کو نہایت بزرگ جانتے هیں *

شہر غزہ

جنوب غربي کي طرف شہر خلیل سے ڈیڑہ منزل کے فاصلہ پر واقع هی جو بلاد شام میں منجملہ بلاد مصر کے پہلا شہر هی اور اسکو غزهاشم اِس لیئے کہتے هیں کہ عمرو ابن‌عبدالمناف یعني امیرهاشم جدامجد رسول خداصلعم کے برسم تجارت وهاں آئے تھے اور وهیں پر اُنهوں نے وفات پائي ابن حوقل نے لکھا هی کہ هاشم بن عبدالمناف کي قبر یہاں هی اور امام‌شافعي یہاں پیدا هوئے تھے اور عمر بن خطاب ایام جاهلیت میں جبکہ راهزني کیا کرتے تھے یہاں قید هوگئے تھے اِس سبب سے کہ یہہ قصبہ اهل حجاز کي راہ میں واقع هی یہہ ایک قصبہ هی باغات وغیرہ اسمیں بہت هیں کنارہ بحر پر اُسمیں کچھہ درخت کھجور اور انگور کے هیں اور درمیان اِس قصبہ اور بحر کے ریت کے ٹیلے هیں اور قریب اِن ٹیلوں کے باغات هیں اور اِسمیں ایک چھوٹا سا قلعہ بهي هی اِنتهي کلامہ اِس قصبہ سے شمال کي طرف بحر کے کنارہ پر شہر عسقلان هی اسمیں بهی آثار قدیمہ هیں اور یہہ اطراف بلاد فلسطانین میں داخل هی اور یہہ سبط وان اور سبط شمعون اِسرائیلي کے حصہ میں هی *

شہر عرلش کو بعضے ضلع مصر سے جانتے هیں اور بعضے علاقہ فلسطین سے اور یہہ غزہ سے جنوب غربي کي طرف کنارہ بحر پر واقع هی اور اِسکے هرچار طرف بالو هی اور آثار قدیمہ بهي اِسمیں هیں *

تمام هوا حصہ سوم یعني اُن ممالک کا بیان جو قطعہ ایشیا کے مغربي طرف پر واقع هیں آیندہ جو جنوباً واقع هیں بیان کیا جاویگا *